بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ت" و "ث"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالےٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ التّاء

بابُ التّاء مع الھمزۃ

تَاءٌ - تیسرا حرف ہے حروفِ تہجی میں سے عبرانی اور سریانی اور کلدانی زبانوں میں اس کو تاء کہتے ہیں اور اسکو صلیب کی صورت پر لکھتے ہیں۔ یہ حرف عربی زبان میں تانیث کی علامت ہے اور وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کرنے کے لئے، اور واحد کو جنس سے تمیز دینے کے لئے اور تاکید صفت اور مبالغہ کے لئے اور تاکید جمع کے لئے۔ اور تاء مفردہ اوائل اسماء اور ان کے اواخر میں متحرک ہوتی ہے۔ اسی طرح اوائل افعال میں اور ان کے اواخر میں ساکن اور متحرک دونوں ہوتی ہے اور اللہ کے شروع میں بمعنی قسم آتی ہے اور یہ خاص ہے اللہ سے۔ اور بعضوں نے تا لرحمٰن اور تربی بھی ذکر کیا ہے اس کی جمع تاءَاتٌ ہے

تا - اسم اشارہ ہے واحد مونث کے لئے جیسے "ذا" واحد مذکر کے لئے۔ اس کا تثنیہ تَانِ وَتَیْنِ اور جمع اُولٰئِکَ برخلاف ذا۔ جب اس میں کاف خطاب لگائیں گے تو کہیں گے تالِکَ و تِلْکَ۔

حدیث میں ہے کَیْفَ تِیْکُمْ یعنی یہ (عائشہ) کیسی ہے اب یہ اصل میں ذَاکَ تھا

تَاَدَکُمْ - ٹھہرو دم لو۔ ایک روایت میں تَیْدَکُمْ مذکور ہے۔ ہمزے کو یے سے بدل دیا یہ تُؤَدَۃٌ سے نکلا ہے یعنی آہستگی، سنجیدگی، سوچ سمجھ کر کام کرنا

تِیْدَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ ذرا دم لو، ٹھہرو۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں مَہْلًا عَلَیَّ تُؤَدَۃً مجھ پر ٹھہر ٹھہر کر زور دو، ہیچ۔

تا - ڈانٹنا، چلانا۔

اَتْاَرَ - گھور کر دیکھا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَاَتْاَرَ اِلَیْہِ النَّظْرَ۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کو گھور کر دیکھا۔

تَاْتَاۃٌ - یا تَاْتَاً تا نکالنے میں تردد کرنا۔ جنگلی آدمی کا اکڑ کر چلنا۔ نر بکرے کو بلانے کی آواز۔

تَتَیَاءٌ - جس کو جماع کے وقت حدث ہو جائے۔ یا قبل از دخول انزال ہو جائے۔

تَاْزٌ - جڑ جانا، اتمام ہو جانا، نزدیک ہونا۔

تَاَقٌ - بھر جانا، غصہ یا رنج سے بھر جانا، شر کی طرف جلدی کرنا۔

اِتْاَقٌ - بھر دینا۔

تَئِقٌ - جو شر کی طرف جلدی کرے۔

تَاَقَۃٌ - سخت غصہ اور جلدی۔

فَیَمُرُّ الرَّجُلُ کَشَدِّ الْفَرَسِ التَّئِقِ۔ بعض آدمی پل صراط پر سے اس طرح گزر جائے گا، جیسے جوان تازہ دم خوش مزاج گھوڑا جلد بھاگتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ تَئِقٌ وَاَنَا مَئِقٌ فَکَیْفَ نَتَّفِقُ تم غصے سے بھرے ہوا اور میں رونے والا، پھر دونوں ملکر کیونکر رہ سکتے ہیں (یعنی مجھ میں غصہ اٹھانے کی طاقت نہیں اور تم غصہ روک نہیں سکتے۔ پھر دونوں کی یکجائی کیونکر ہو سکتی ہے ؟)

اَتْاَقَ الْحِیَاضَ مِنْ مَّوَاتِحِہٖ حوضوں کو اپنے چرخوں سے بھر دیا۔

تَتْئِمَۃٌ عورت کی بکری جس کا دودھ وہ دوہتی ہو۔

تِتْئِمٌ اور تَوْءَمٌ اور تَتْئِیْمٌ جڑواں آنولہ جانولہ

اِتْآمٌ۔ تمہ کو ذبح کرنا۔

تَوْأَمٌ۔ توأم جانور۔ اس کی جمع تَوَائِمُ اور تُؤَامٌ ہے۔

مِتْآمٌ اور مِتْئَامٌ وہ عورت جو ہمیشہ جڑواں بچہ جنتی ہو۔

تَأْيٌ۔ سبقت کرنا۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ البَاءِ

تَبٌّ یا تَبَبٌ یا تَبَابٌ یا تَتْبِیْبٌ۔ ہلاکت، تباہی

ابو لہب مردود نے آنحضرت صلعم سے کہا:

تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا سارے دن تیری تباہی ہو، کیا اسی لئے تو نے ہم کو اکٹھا کیا تھا؟ (مردود نے آخرت کی بھلائی کو کوئی چیز نہیں سمجھا)

حَتّٰى اسْتَتَبَّ لَهُ مَا حَاوَلَ فِيْ أَعْدَائِكَ تیرے دشمنوں کے باب میں جو اس کا ارادہ تھا وہ پورا ہوگیا۔

تَابُوْتٌ۔ صندوق اور جسم کے اعضاء جیسے دل، جگر، دماغ وغیرہ

وَذَكَرَ سَبْعًا فِي التَّابُوْتِ اور سات بدن کے اعضاء کا نام لیا کہ ان میں نور عطا فرمایا۔ پٹھے۔ گوشت۔ خون۔ بال کھال چربی۔ ہڈی۔ ایک روایت میں مغز بھی ہے)

تِبْرٌ۔ سونے چاندی کا ڈلا جو کان سے نکلا ہو ابھی اس کو گلایا نہ ہو گلانے کے بعد اس کو ذہب اور فضہ کہتے ہیں۔

تَبْرٌ بہ فتحہ تا، توڑنا اور ہلاک کرنا۔

تَتْبِیْرٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَبَارٌ۔ ہلاکت

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا۔ سونا سونے کے بدل خواہ ڈلا ہو (اس پر سکہ نہ پڑا ہو) یا سکہ پڑا ہو۔ اسی طرح چاندی چاندی کے بدل ڈلا ہو یا سکہ پڑا ہوا ہو۔ عُجْزُهَا غَيْرُ دَرَكٍ وَرَأْيُهَا مُتَبِّرٌ سست عاجزی اور تباہ کرنے والی رائے۔

لَيْسَ فِي التِّبْرِ زَكٰوةٌ۔ سونے یا چاندی کے ڈلے میں زکوٰۃ نہیں ہے، جب تک اس پر سکہ نہ پڑے (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

تَبِعٌ۔ یا تَبَاعَةٌ پیروی تابعداری

تَبِعَةٌ یا تِبَاعَةٌ۔ برا نتیجہ یا مطالبہ، حق دعوے

تَبِیْعٌ۔ مددگار، دعوے دار، گائے کا بچہ ایک سال کا

فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ۔ ہر تیس گایوں میں ایک گائے کا بچہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَقَرَةٌ مُتْبِعٌ اور شَاةٌ مُتْبِعٌ اور جَارِيَةٌ مُتْبِعٌ۔ یعنی گائے بچہ سمیت اور بکری بچہ سمیت اور لونڈی بچہ سمیت

اِشْتَرٰى مَعْدِنًا بِمِائَةِ شَاةٍ مُتْبِعٍ۔ ایک کان سو بکریوں کے بدل مول لی، ہر ایک بکری کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔

كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ میں طلحہ بن عبید اللہ کا خدمت گار تھا

اِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ جب تم میں سے کسی کو ایک مال دار شخص کا حوالہ دیا جائے تو حوالہ قبول کرے بعضوں نے فَلْيُتْبَعْ بہ تخفیف تا روایت کیا ہے۔ بعضوں نے اِذَا اتَّبَعَ خطابی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اور یہ امر استحباب کے لئے ہے کہ وجوب۔

مَا الْمَالُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ تَبِعَةٌ مِّنْ طَالِبٍ وَلَا ضَيْفٍ وہ کونسا مال ہے جس میں کسی کا حق دینا نہیں پڑتا نہ مانگنے والے کا نہ مہمان کا لَا تَجْعَلْ لَكَ عِنْدِيْ تَبِعَةً إِلَّا ادَّيْتُهَا تو میرے اوپر اپنا کوئی حق (مظلمہ) باقی مت رکھ، اس کو ادا کر دوں گا

اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ تم قرآن کے پیچھے چلو اس کی پیروی کرو، اس کو امام اور پیشوا بناؤ۔ اور قرآن تمہارا پیچھا نہ کرے (اس طرح کہ اس کو پس پشت ڈال دو، اس کی پیروی اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دو) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ یعنے آخرت میں پروردگار کے سامنے تم پر دعویٰ کرے کہ انھوں نے میرا حق ادا نہیں کیا (مجھ کو سمجھ کر نہیں پڑھا میرے احکام پر عمل کیا) مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے

کوئی ایسا مسلمان ہو، جس کا پیچھا قرآن آخرت میں نہ کرے گا۔ کوئی مسلمان اس وقت میں پورا پورا عمل قرآن پر نہیں کرتا۔ اِلّا ماشاء اللہ شاید چند افراد ہوں باقی اکثر مسلمانوں کا تو یہ کام ہے کہ قرآن کی ایک عمدہ سنہری جلد بنوا کر ریشمین غلاف میں رکھ دیتے ہیں اور کبھی کبھی اس کے الفاظ طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں۔ نہ معنی سے غرض ہے نہ مطلب سے، نہ عمل سے۔ بہت ہوا تو ماہِ رمضان میں ایک ختم قرآن کرا دیا، یا کوئی مرگیا تو اس کے سوم یا دہم یا چہلم میں دو چار ختم کرا دیئے، واہ واہ کیا قرآن اسی لئے اترا تھا۔ قرآن تو ایک قانونِ الٰہی ہے جس کو خوب سمجھ کر استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنا اور اس پر عمل کرنا لازمۂ اسلام ہے۔

بَیْنَا اَنَا اَقْرَأُ اٰیَۃً فِیْ سِکَّۃٍ مِّنْ سِکَکِ الْمَدِیْنَۃِ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِیْ اَتْبِعْ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عُمَرُ فَقُلْتُ اُتْبِعُکَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ۔ ابن عباسؓ نے کہا مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا اتنے میں پیچھے سے ایک آواز میں نے سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ ابن عباس اس کی سند بیان کر (تو نے یہ آیت کس سے سیکھی ہے؟) مڑ کر جو دیکھتا ہوں تو حضرت عمرؓ ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کو اُبَی بن کعبؓ کا حوالہ دیتا ہوں (جو قرآن کے بڑے چار قاریوں میں سے ہیں اور آنحضرت صلعم نے انہی سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا تھا) ان سے پوچھ لیجئے یہ آیت میں نے انہی سے سیکھی ہے۔

اَتْبِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ بِالْخَیْرَاتِ ہم کو نیکیوں میں ان کا تابع کر دے (جو نیک کام انہوں نے کئے ہم بھی کریں)۔

تَتَبَّعْنَا الْاَعْمَالَ فَلَمْ نَجِدْ فِیْھَا اَبْلَغَ مِنَ الزُّھْدِ ہم نے نیک عملوں کو جانچا، تقوے اور پرہیزگاری اور دنیا سے بے رغبتی کے برابر کوئی عمل نہیں پایا۔ (جب دنیا کی طرف رغبت نہ ہوگی تو ان کاموں میں مصروف رہے گا جو آخرت میں کام آئیں گے)

فَاِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ کَسَا الْکَعْبَۃَ تُبَّعٌ (یمن کے بادشاہ) انہوں نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھایا۔ کَانَ لَھَا تَابِعٌ مِّنَ الْجِنِّ اس عورت پر ایک جن عاشق تھا۔ اسی طرح پری اگر جن پر عاشق ہو تو اس کو تابعہ کہیں گے اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ جنازوں کے پیچھے چلنا

اِتَّبَعَ جَنَازَۃً ایک جنازے کے پیچھے گئے۔

ایک روایت میں "تَبِعَ" ہے۔

فَکَانَ یَتَّبِعُ الْحُوْتَ وہ مچھلی کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اِتَّبَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا، آپ حاجت کے لئے نکلے تھے۔ ایک روایت میں تَبِعْتُ ہے۔

فَاَتْبَعَہُ الْمُغِیْرَۃُ بِاِدَاوَۃٍ مغیرہ بن شعبہ پانی کی چھاگل لے کر آپ کے پیچھے چلے۔

اَتْبِعْ وُضُوْءَکَ بَعْضَہٗ بَعْضًا وضو سب ایک ساتھ کر ایک کے پیچھے ایک۔ یہ نہیں کہ منہ دھو لیا پھر ٹھہر گئے اور دیر کے بعد ہاتھ دھوئے۔

مَنْ کَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْ جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ ایک روایت میں فَلْیَتْبَعْ ہے۔

بتخفیف تا اَنْتَ رَبُّنَا فَیَتَّبِعُوْنَہٗ تو ہمارا پروردگار ہے پھر اس کے ساتھ ہو لیں گے (پروردگار بہشت میں ان کو پہنچا دیگا)

فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰی فَاتَّبَعْتُہٗ جب اس نے مجھ کو دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا، میں اس کے پیچھے لگا ایک روایت میں فَاَتْبَعْتُہٗ ہے۔

یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ حَتّٰی خَفِیَ آنحضرتؐ حضرت عباسؓ کی طرف برابر اپنی نگاہ لگائے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے چھپ گئے۔ اُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِیْبِ لَعْنَۃً بدر کے کنویں والوں پر آخرت میں خدا کی پھٹکار پڑی (جیسے دنیا میں مارے گئے، ذلیل ہوئے)

ایک روایت میں اَتْبِعْ اَصْحَابَ الْقَلِیْبِ لَعْنَۃً ہے یعنی کنویں والوں پر لعنت کر۔ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی پھر ایک اور آنسو آپ نے نکالا فَاتَّبَعَھُمْ وَاَتْبَعَھُمْ اس نے ان کی پیروی کی، ان کی چال پر چلا فَتَبِعَتْہُ ابْنَۃُ حَمْزَۃَ حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگ گئی فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ اِیَّاہُ آپ نے پانی منگوا کر پیشاب کے مقام پر ڈال دیا (اس کو دھویا نہیں، چونکہ کچی زمین تھی)

فَتَتَبَّعُ بِھَا اَثَرَ الدَّمِ خون لگا ہو اس پر اس کو پھرائے۔ اصل میں

فَتَتَبَّعَ تھا، باب تفعل سے ایک رُتے تخفیف کے لئے گرا دی، ایک روایت میں فَتَتَبَّعَ ہے باب افتعال سے ایک میں فَتَتَبَّعَ ہے تَبِعَ یَتْبَعُ سے۔
هَلْ یَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ کیا اذان دینے والا اپنا منہ (داہنے بائیں طرف) پھرائے
فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ میں بلال رض کے منہ کی پیروی کرنے لگا (ان کی طرح داہنے بائیں طرف منہ پھرانے لگا)
لَمْ یُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدَايَةِ کسی نے ان کے ساتھ فدیہ کے وجوب میں اتفاق نہیں کیا۔ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ میں نے قرآن کی تلاش شروع کی (گو آنحضرت ہی کے عہد میں قرآن لکھا جا چکا تھا، مگر حضرت زید بن ثابت رض نے اُن مختلف پرچوں کو بھی دیکھنا اور جمع کرنا شروع کیا جو صحابہ رض نے اپنے اپنے پاس آنحضرت صلعم سے سنکر لکھ لئے تھے اس خیال سے کہ شاید اس میں کوئی نئی قرأت ہو)
تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْوَحْيَ پھر تو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی کا تار باندھ دیا۔ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ پھر وحی پے درپے آنے لگی مَا شَبِعَ مِنْ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا آنحضرت صلعم نے گیہوں کی روٹی پے درپے تین راتوں تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی
مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ قریش کے مسلمان مسلمانوں کے سردار ہیں اور قریش کے کافر کافروں کے سردار ہیں (مطلب یہ ہے کہ قریش کے قبیلوں کو عرب کے دوسرے قبیلوں پر ہر حال میں فضیلت ہے)۔
فَاجْعَلْ اَتْبَاعَنَا مِنَّا ہمارے تابعین کو بھی ہم میں سے کردے (ہماری طرح اُن کو شرف اور بزرگی عطا فرما) يَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُوْنِ النِّسَاءِ یہ دونوں عورتوں کے پیٹ کا پیچھا کرتے ہیں (حمل گرا دیتے ہیں)، وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَتْبَعُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا جو لوگ تم میں مزدور پیشہ ہیں نہ ان کے عیال ہیں نہ ان کے پاس مال ہے۔ ایک روایت میں لَا يَبْتَغُوْنَ ہے (یعنی وہ اہل اور مال کے طالب نہیں ہیں) فَلَمَّا رَاٰهُ اَتْبَعَهٗ جب اُن کو دیکھا تو اُن کے ساتھ ہولئے ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ پھر جمعہ پڑھ کر ہم لوٹتے تو سایہ ڈھونڈھتے ہوئے۔ ایک روایت میں نَتْبَعُ ہے۔
فَقُلْتُ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ میں نے کہا میں آپ کے ساتھ رہوں گا (یہیں رہ کر اپنا اسلام ظاہر کروں گا) فَيَتَتَبَّعُ مَوَاضِعَ اَصَابِعِهٖ ابو ایوب رض کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم جب برتن میں سے کھا کر بچا ہوا کھانا اُن کو بھیج دیتے، تو وہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اُنہی مقاموں میں سے کھاتے، جہاں آنحضرت صلعم کی اُنگلیاں پڑی ہوتیں (زہے قسمت حضرت ابو ایوب رض کی کہ ان کو آنحضرت صلعم کا جھوٹا کھانا ملتا)
اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لوگ بھلائی (اسلام) اور برائی (کفر) دونوں زمانوں میں قریش کے تابع ہیں (یعنی سرداری اور خلافت قریش میں رہے گی) تَتَبَّعَ بِهَا اٰثَارَهٗ اس پھوڑے کو ان مقاموں پر پھرا جہاں جہاں خون کا نشان تھا تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ لوگوں نے کھٹا کھٹ طلاق دینا شروع کر دی اِذَا اُعْتِقَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ جب غلام لونڈی آزاد کئے جائیں تو اُن کا مال بھی انہی کے ساتھ رہے (اپنا مال بھی لے جائیں یہ حکم استحبابی ہے اگر مالک نہ چاہے تو آزادی کے وقت سب مال اُن سے لے سکتا ہے)
تَتَابَعَ بِيْ مجھ پر پل پڑتا ہے، بار بار مجھ کو ستاتا ہے
اَلسَّكْرَانُ يَتَتَابَعُ مست اپنی تئیں گرا دیتا ہے
تَتَابَعُوْا فِي الْكَذِبِ بار بار جھوٹ بولو اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ
لَا تُتْبَعُ جنازے کے پیچھے چلنا چاہیئے، نہ یہ کہ جنازہ پیچھے (تم آگے چلو) تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج کے ساتھ عمرہ کرو، عمرے کے ساتھ حج لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ تم اگلے لوگوں کی چالوں پر چلوگے اَلَانَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ جس نے نرمی سے بات کی اور پے درپے روزے رکھے
اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ مردے کے ساتھ اُس کے گھر والے اور اُس کے مال جاتے ہیں (جیسے غلام لونڈی، سواری کے جانور وغیرہ) فَلَمْ يَخْفَ عَلَى التَّابِعِ مِنَ الْمَتْبُوْعِ؟ اِنِّيْ اُرِيْ

کوئی مجھ پر چھپا نہیں رہا۔ مَا يُخْشٰى تَبَاعَتُهٗ وہ اس کے خراب نتیجہ سے کچھ نہیں ڈرتا۔ اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا گناہ کے پیچھے اسی قسم کی کوئی نیکی کر لے، وہ اس کو مٹا دیگی (مثلاً واہیات بک بک کی تو اس کے بعد کچھ ذکرِ الٰہی کر لے۔ کسی کو سخت سست کہا تو اس کے ساتھ کچھ احسان کر دے)

اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ (یہ صحابہؓ کی طرف خطاب ہے) یعنی دوسرے لوگ تمہارے تابع ہیں وہ تمہاری پیروی کریں گے اس لئے تم کو بڑی احتیاط لازم ہے کہ کوئی برا کام تم سے سرزد نہ ہو) وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ جو اس طرح سے نہ آئے (بن مانگے) اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگا۔ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے چھپے ہوئے عیب کے پیچھے لگے، (اس کو کھولنا اور فاش کرنا چاہے) لَا تَتَبَّعُوْا عَوْرَاتِهِمْ ان کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے مت لگو۔ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ (اس عبادت کے دن دوسرے لوگ یہود اور نصاریٰ ہمارے پیچھے ہو گئے (ہم ان سے پہلے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں اور یہود ہفتہ کے دن، نصاریٰ اتوار کے دن) اَلرُّوْحُ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ جان کے پیچھے پیچھے ہی بینائی بھی جاتی ہے (اس لئے مُردے کی آنکھ بند کر دیا کرو کھلی رہنے میں کیا فائدہ ہے)۔

تُبَّعٌ یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا۔ ستر تبع گزرے ہیں ان میں ایک مومن تھا، کامل بن ملکی۔

تَبْلٌ۔ دشمنی کینہ، کسی کو دیوانہ و مفتون کرنا۔ عشق و محبت کا بیمار کر دینا۔

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُوْلٌ سعاد (میری محبوبہ) جدا ہو گئی، اس لئے آج میرا دل پریشان اور بیمار ہے۔

تَبَالَةُ۔ ایک مشہور شہر ہے یمن میں

تَوَابِل۔ گرم مصالحے، کباب وغیرہ۔

تَبْنٌ یا تَبَانَةٌ۔ عقلمند اور باریک بین ہونا۔

تَتْبِيْنٌ۔ عقلمندی اور باریک بینی، موشگافی کرنا۔

تُبَّانٌ۔ جانگیا۔

تِبْنٌ۔ گھانس۔

اَلتِّبْنُ يُطَيَّنُ بِهِ الْمَسْجِدُ۔ گھانس (مٹی میں ملا کر) اس سے مسجد لیپی جائے۔ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَتَبَّنُ فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ۔ آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس میں چترائی کرتا ہے (عقلمندی کی بات سمجھتا ہے) مگر اس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔

مترجم کہتا ہے، یہ باریک بینی اور عقلمندی کچھ کام نہیں آتی ایسی عقل سے جو گمراہی کی طرف لیجائے، خدا کی پناہ مانگنا چاہیے۔ تمام اہل کلام اور معقولی اور فلسفی لوگ اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ سیدھی طرح اللہ اور رسول کے ارشاد کو تسلیم نہیں کرتے اس میں طرح طرح کی تاویلیں اور موشگافیاں کرتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادے، بھولے بھالے اللہ اور رسولؐ کے ارشاد پر جان قربان کرنے والے ہیں۔ من تمسک بدین العجائز فهو الفائز ....

حَتّٰى تَبَنَّنْتُمْ یہاں تک کہ تم نے باریک بینی کی اور دوسری طرح فتوے دینے لگے۔ صَلّٰى رَجُلٌ فِيْ تُبَّانٍ وَّقَمِيْصٍ ایک شخص نے جانگیا اور کرتے میں نماز پڑھی۔ اِنَّ عَمَّارًا صَلّٰى فِيْ تُبَّانٍ وَّقَالَ اِنِّيْ مَمْثُوْنٌ عمار بن یاسر نے جانگیا پہن کر نماز پڑھی، کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی شکایت ہے۔ اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ عمرو بن معدی کرب نے کہا میں دودھ کا بڑا کاسہ (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) پی جاتا ہوں۔

تِبْنٌ سب سے بڑا شاہ کاسہ جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے اس کے بعد صَحْن جو دس کو سیر کر دے۔ اس کے بعد عُسّ جو تین چار کو سیر کر دے۔ اس کے بعد قَدَح جو دو آدمیوں کو سیر کر دے۔ اس کے بعد قَعْب جو ایک آدمی کو سیر کر دے۔ اس کے بعد غُمَر ہے۔ كَانَ يَلْبَسُ رِدَاءً مُتَبَّنًا بِالزَّعْفَرَانِ عمر بن عبد العزیزؒ ایسی چادر پہنتے تھے جس کا رنگ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہو۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ التَّاءِ

تَتْرٰى۔ متفرق اور پریشان۔ یکے بعد دیگرے۔

لا بأس بقضاء رمضان تفریقاً۔ رمضان کی قضا متفرق کرکے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی لگاتار رکھنا ضروری نہیں)

باب التاء مع الجیم

تجر۔ یا تجارۃ۔ سوداگری کرنا۔

انّ التّجار یبعثون یوم القیامۃ فجّاراً الّا من اتّقی اللہ۔ سوداگر لوگ قیامت کے دن گنہگار ہو کر اٹھیں گے، مگر جو سوداگر اللہ سے ڈرتا رہا ہوگا (دغابازی، اپ تول کی کمی، جھوٹ، جھوٹی قسم سود خواری وغیرہ سے بچا رہا ہو)

التّاجر الصّدوق الامین مع النّبیّین والصّدّیقین والشّھداء۔ ایماندار سچا سوداگر قیامت کے دن پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

اوّل من یدخل الجنّۃ التّاجر الصّدوق بہشت میں پہلے سچا سوداگر جائے گا۔ من یتّجر علی ھذا کون اس پر سوداگری کرتا ہے؟ (اس کے ساتھ نماز پڑھ کر دوہرا ثواب کمائے۔ یہ تجارت سے ہے نہ کہ اجر سے) من ولی یتیماً لہ مال فلیتّجر فیہ ولا یترکہ حتّی تاکلہ الصّدقۃ جو شخص کسی یتیم کے مال کا متولی ہو جائے تو اس میں سوداگری کرے اس کو بے کار پڑا رہنے نہ دے، ایسا نہ ہو کہ سالانہ زکوٰۃ اس کو کھا کر تمام کر دے۔

"تجر"، تاجر کی جمع ہے۔

تجفاف۔ گھوڑے کی آہنی پوشش جو لڑائی میں اس کو زخمی ہونے سے بچائے۔

اعدّ للفقر تجفافاً فقیری کا سامان تو تیار کر رکھ کیونکہ فقیری بہت مشکل ہے ہزاروں بلاؤں میں آدمی گرفتار ہو کر فقیری سے نکل جاتا ہے۔ جھوٹے فقیر بھیک مانگنے والے اور لوگوں کو ٹھگنے والے دنیا میں بہت ہیں، پر سچے فقیر بہت کم ہیں)

تجاہ۔[۲] سامنے مقابل۔

وطائفۃ تجاہ العدوّ۔ ایک ٹکڑی دشمن کے سامنے رہے۔

باب التاء مع الحاء

تحت۔ نیچا۔ جمع تحوت ہے۔

لا تقوم السّاعۃ حتّی تھلک الوعول وتظھر التّحوت قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ شریف لوگ مر جائیں گے اور سفلے، کمینے بڑھ جائیں گے (غلبہ حاصل کریں گے بڑھ جائیں گے، اعلیٰ مرتبہ پائیں گے)۔ بعضوں نے کہا تظھر التّحوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کے خزانے کھل جائیں گے۔ انّ منھا ان تعلو التّحوت الوعول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سفلے شریفوں پر غالب آئیں گے (بیچارے شریف اور سید اور خاندانی لوگ کمزور محتاج اور غریب ہو جائیں گے اور کمینے پاجی مجہول النسب دوغلے، زوردار اور مالدار ہوں گے، حکومت کریں گے۔ فمات تحت لیلۃ۔ شب کو ایک حادثہ کی وجہ سے مر گیا۔

تحفۃ یا تحفۃ۔[۳] ہدیہ، حصہ۔

تحفۃ الصّائم الدّھن والمجمر روزہ دار کا تحفہ خوشبودار تیل (عطر) اور خوشبو کی دھونی (کیونکہ روزہ دار ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے) الطّیب تحفۃ الصّائم روزہ دار کا تحفہ خوشبو ہے تحفۃ الکبیر وصمتۃ الصّغیر کھجور بڑے آدمی کے لئے تحفہ ہے اور بچے کو چپ کرنے والی ہے (جب بچہ روتا ایک کھجور اس کو دیدی تو کھا کر چپ ہو جاتا ہے) تحفۃ المؤمن الموت مومن کے لئے موت تحفہ ہے (کیونکہ دنیا کی تکالیف اور جھگڑوں سے نجات پا کر آرام اور راحت حاصل کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں

---

[۱] صاحب نہایہ نے کہا اس میں وتا۔ زائد ہے تو اصل مقام اس کا باب الجیم مع الراء میں تھا ہم نے صرف لفظی مناسبت سے یہاں بیان کر دیا۔ ۱۲

[۲] اصل میں "وجاہ" تھا۔ واؤ کو تے سے بدل دیا۔ ۱۲

[۳] اصل میں "وحفۃ" تھا۔ تو اصل باب اس کا باب الواو مع الحاء ہے۔ زہری سے منقول ہے ہم نے یہاں لفظی مناسبت سے ذکر کر دیا۔ ۱۲ منہ

ہے کہ موت مومن کے لئے راحت ہے۔ أَتْحَفَنِي بِفِنَاءِ فِتْيَةٍ میری مہمانی کرکے مجھ کو عزت دی۔ أَوَّلُ مَا يُتْحَفُ بِهِ الْمُؤْمِنُ يُغْفَرُ لِمَنْ يَمْشِيْ خَلْفَ جَنَازَتِهِ پہلا تحفہ جو مومن کو دیا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ جو اُس کے جنازے کے پیچھے چلے اس کی مغفرت ہوتی ہے۔

تَحِيَّةٌ۔ سلام دعا کورنش آداب تسلیمات مجرا۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سب طرح کی کورنشیں اور تسلیمیں اور آداب اور مجرا اللہ کے لئے ہے

حَيَّاكَ اللّٰهُ اللہ تجھ کو سلامت رکھے۔ حَيَّاكُمَا اللّٰهُ مِنْ كَاتِبَيْنِ تم دونوں لکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے، یا خدا کی طرف سے تم پر سلام۔

بابُ التاء مع الخاء

تَخِذَ۔ لینا، بمعنی أَخَذَ ہے ماضی تَخِذَ مضارع يَتْخَذُ۔ قرآن میں لَتَخِذْتَ اور لَا اتَّخَذْتَ دونوں آئی ہیں

اِتِّخَاذٌ لینا اسی تَخِذَ سے نکلا ہے۔ زہری نے کہا أَخَذَ سے

تُخْمٌ۔ زمین کی نشانی، حدِ فاصل۔

تُخُوْمٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَلْعُوْنٌ مَنْ غَيَّرَ تُخُوْمَ الْأَرْضِ جو شخص زمین کی حد اور علامات حدود کو بدل دے وہ ملعون ہے (کیونکہ اس میں جھگڑا کا اندیشہ ہے، دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف دینا ہے) مِنَّا يُتَاخِمُ دَارَهٗ میرا گھر اس کے گھر سے ملا ہوا ہے۔

بابُ التاء مع الرّاء

تُرْبٌ۔ مٹی، خاک۔

تِرْبٌ۔ ہمزاد ہم عمر۔ جمع أَتْرَابٌ ہے۔

تَرَابٌ۔ گوشت کے وہ ٹکڑے جو زمین پر گر پڑیں اور خاک میں بھر جائیں۔

أُحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ خوشامدیوں کے منہ پر مٹی ڈالو (یعنی اُن کو محروم کرو، کچھ مت دو، مقداد نے ظاہری معنی مراد رکھے۔ حضرت عثمانؓ کی ایک شخص خوشامد کرنے لگا۔ انھوں نے اُس کے منہ پر مٹی ڈال دی)۔

إِذَا جَاءَ مَنْ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهٗ تُرَابًا جب کوئی شخص کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اُس کی مٹھی مٹی سے بھر دے (کیونکہ کتے کا بیچنا درست نہیں۔ مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو) فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَيَقُوْلُ قُمْ يَا أَبَا تُرَابٍ آنحضرتؐ حضرت علی رضؓ کی پیٹھ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے، ابوتراب اُٹھ (یعنی مٹی والے)

مجمعُ البحرین میں ہے کہ "ابوتراب" آپؓ کی کنیت اس لئے ہوئی کہ آپ ساری زمین کے سردار ہیں اور حجت ہیں، اللہ کی زمین پر یعنی زمین والوں پر۔

يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا أَيْ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ۔ کاش میں ترابی ہوتا (یعنی حضرت علی رضؓ کے گروہ میں ہوتا) یہ امامیہ کی روایت ہے۔ عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ تو دیندار عورت اختیار کر، تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (تجھ پر محتاجی آئے) تَرِبَتْ يَدَاكَ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَمَنْ يَعْدِلُ تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، اگر میں ہی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ تیرے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے، اس سے بددعا مقصود نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تعریف کے مقام پر کہتے ہیں جیسے لَا أُمَّ لَكَ لَا أَبَ لَكَ لِلّٰهِ دَرُّكَ) تَرِبَ جَبِيْنُهٗ اُس کی پیشانی خاک آلودہ ہو (یعنی گر پڑے۔ بعضوں نے کہا یہ دعا ہے یعنی کثرت سجدے میں رہے) تَرِبَ نَحْرُكَ تیری گردن کی خاک آلودہ ہو (یعنی تو شہید ہو۔ پھر ایسا ہی ہوا وہ شہید ہوا) أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهٗ معاویہ تو بالکل ننگا محتاج ہے، اس کے پاس پیسہ نہیں بَلْ أَنْتَ تَرِبَتْ يَدَاكَ نہیں تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (کیونکہ تو حق بات کے پوچھنے کو عیب سمجھتی ہے اور

لہ یہ اس کا مادہ حیثیت ہے تو باب الحاء مع الیاء اس کا اصلی مقام ہے مگر صاحب نہایہ نے بمتابعت لفظی یہاں بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ

اُس نے تو اچھا کیا کہ دین کی بات جس کا پوچھنا ضروری تھا، پوچھی)
تُرْبَةُ اَرْضِنَا یہ ہماری زمین کی مٹی ہے (اپنے ملک کی مٹی ہر آدمی کے لئے شفا ہے۔ اسی طرح مسلمان کا تھوک۔ بعضوں نے کہا، خاص مدینہ طیبہ کی مٹی اور آنحضرتؐ کا تھوک مراد ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ کلمہ کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے، پھر مٹی اس میں لگا کر زخم یا درد کے مقام پر پھیرے اور یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ایک روایت میں يُشْفٰى بِهَا سَقِيْمُنَا ہے) يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ. افلح اپنے منہ کو خاک آلودہ ہونے دے (افلح کیا کرتے تھے سجدے کے وقت زمین پر پھونک مارتے، تاکہ مٹی نہ لگے) يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا التُّرَابَ مومن کو ہر مباح کام میں بھی ثواب ملتا ہے (جب نیت بخیر ہو) مگر بے فائدہ عمارت بنانے میں (اس میں ثواب نہیں بلکہ وبال ہے) وَلَا تَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ اب ہم اس پیسہ کو سوائے عمارت کے اور کہاں خرچ کریں وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ ہے حرص نہیں جاتی) لَئِنْ وَلِيْتُ بَنِيْ اُمَيَّةَ لَاَنْفُضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ التِّرَابَ الْوَذِمَةَ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر حکومت ملی تو میں اُن کو جھٹک کر (ایسا صاف پاک کر دوں گا) جیسے قصائی گوشت کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو جھاڑ پونچھ کر صاف کرتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ. اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن بنایا۔ تُرْبَةٌ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں اَتْرِبُوا الْكِتٰبَ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ خط کو لکھ کر اُس پر مٹی ڈالو، ایسا کرنے سے مطلب براری کی زیادہ امید ہے فَلْيُتَرِّبْهُ خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑک دے یا تواضع اور عاجزی کے ساتھ خط لکھے (كَانَ يُتَرِّبُ الْكِتَابَ خط پر مٹی ڈالتے تھے۔

تَوْرَبَاءُ بھی بمعنی تراب ہے۔

تَرِيْبَةٌ۔ سینے کی اوپر کی پسلیاں جو ٹھڈی کے نیچے ہوتی ہیں۔

كُنَّا بِتُرْبَانَ. ہم تربان میں تھے (جو ایک مقام کا نام ہے بہت شاداب مدینہ سے پندرہ میل پر) تُرْبَةٌ، ایک وادی کا نام ہے، مکہ سے دو دن کی راہ پر۔ اِرْجِعُوْا اِلَى الَّذِيْ كُنْتُمْ تُرَابًا جب جانوروں کا حساب و کتاب ہو لے گا تو ان سے کہا جائے گا (اب جیسے تم تھے (یعنی مٹی) وہی ہو جاؤ۔

تُرَاثٌ۔ میراث، ترکہ (اصل میں وُرَاثٌ تھا۔ واؤ کو تے سے بدل دیا۔ اصل مقام اس کا باب الواؤ مع الراء ہے مگر صاحب نہایہ نے برعایت لفظی یہاں بیان کر دیا)۔

اِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ تُرَاثِيْ۔ تیری ہی طرف میرا ٹھکانا ہے اور تو ہی میرا ترکہ لے گا۔

تَرْجٌ۔ چھپ جانا۔ اور وہ جنگل جس میں شیر ہوں۔

تَرَجٌ۔ مشکل اور مشتبہ ہونا۔

تُرُنْجٌ اور تُرُنْجَةٌ مشہور میوہ ہے (یعنی لیموں)۔

اُتْرُنْجٌ اور اُتْرُجٌّ اور اُتْرُجَّةٌ بھی وہی میوہ ہے (یہ باب الالف میں گزر چکا ہے) نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ الْمُتَرَّجِ آنحضرتؐ نے ریشمی ڈنڈا دار سرخ کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مثال ہے (جس کا ظاہر بھی خوش رنگ اور باطن بھی مزیدار)

تَرْجَمَةٌ یا تَرْجُمَةٌ۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان تفسیر کرنا، کسی شخص کے حالات بیان کرنا (بایوگرافی لائف) ہر فن کا شروع۔

قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ یا تَرْجَمَانِهٖ یا تُرْجُمَانِهٖ اپنے ترجمان سے کہا۔

تَرْجَمَان۔ وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بیان کر کے سمجھائے۔ اس کی جمع تَرَاجِمَةٌ اور تَرَاجِيْمُ ہے۔

اَلْاَئِمَّةُ تَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ امام تیرے وحی کا ترجمہ اور تفسیر کرنے والے ہیں اَلْاِمَامُ يُتَرْجِمُ عَنِ اللهِ تَعَالٰى۔ امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مترجم ہوتا ہے (یہ دونوں روایتیں آئمہ کی ہیں) اُتَرْجِمُ لَهٗ. میں ابن عباس رضؓ کو عربی زبان میں ترجمہ کرکے لوگوں کا مطلب سمجھا تا جاتا تھا (جو فارسی بولتے تھے بعضوں نے کہا۔ ابن عباس رضؓ کی بات کو پکار کر یا اس کی شرح کرکے لوگوں کو سُنا یا سمجھا دیتا تھا، جو اژدحام (بھیڑ بھاڑ) یا اختصار کی وجہ سے اچھی طرح سُن یا سمجھ نہیں سکتے تھے) لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ ہر حاکم کے لئے مترجموں کی ضرورت ہے (ایک روایت میں یہ صیغہ تثنیہ ہے یعنی دو مترجموں کی، کہ اگر ایک غلط ترجمہ کرے تو دوسرا اُس کی غلطی بیان کردے)، تَرْجَمَةُ بَابٍ. باب کی شرح مثلاً باب الصلوٰۃ، باب الطہارۃ وغیرہ۔

تَرَحٌ۔ رنج اور غم۔ یہ فَرَحٌ کی ضد ہے۔ اور تَرْحٌ بسکون را محتاجی، فقیری۔

مَا مِنْ فَرْحَةٍ اِلَّا وَتَبِعَهَا تَرْحَةٌ ہر خوشی کے بعد ایک رنج لگا ہوا ہے (جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ، دنیا میں تو ام ہیں شادی و غم اور اسی میں پروردگار کی بڑی حکمت ہے۔ اگر دنیا میں نری خوشی ہی خوشی ہوتی یا نری تکلیف ہی تکلیف تو آدمی کی زندگی اور صحت قائم نہیں رہتی، خوشی میں روح کو انبساط ہوتا اور رنج میں انقباض دونوں امر حیات اور صحت باقی رکھنے کے اعتدال کے ساتھ ضروری ہیں جیسے رنج زیادہ ہونے سے آدمی مرجاتا ہے ویسے ہی خوشی بھی بہت ہونے سے شادی مرگ ہو جاتی ہے)۔

تَرَارَةٌ یا تُرُورٌ موٹا پُرگوشت ہونا۔

تَارٌّ۔ موٹا، فربہ

رَابِعَةٌ مِّنَ الرِّجَالِ تَارٌّ میانہ قد پُرگوشت تَرْتِرُوْهُ وَمُزْمِزُوْهُ ابن مسعود رضؓ کے پاس ایک بدمست شخص لایا گیا انہوں نے کہا اس کو ہلاؤ جُلاؤ (ایک روایت میں تَلْتِلُوْهُ ہے اس کے بھی معنی ہلاؤ) اَلتِّرُّ اَلتُّرُّ جَمْعُهُ اِتْرَارٌ اُنْ مُّدِّ الْبِطْمَرِ اِنْ رَبِّهِ ڈوری پردہ ڈوری کھینچ تُرَّاءِ مِطْمَرٍ وہ ڈوری جو معمار (راج) کھینچ کر اس سے دیوار وغیرہ عمارت کا سیدھا پن دیکھتے ہیں لَمْ اُتَرْتَرْ میں لرزا نہیں۔

تَرَزٌ۔ سوکھنا، سخت ہو جانا۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ التُّرَازُ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ ناگہانی موت بہت نہ ہو جائے وَاشْتَرَطَانْ لَا يَاْخُذَ تَمْرَةً تَارِزَةً یہ شرط لگائی کہ سوکھی سخت کھجور نہیں لینے کا (ہر ڈول کے بدلے ایک اچھی تازی کھجور لوں گا۔ میت کو بھی تارز کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے)۔

تَرَاصَدَةٌ۔ مضبوط اور پائدار ہونا۔

لَوْ وُزِنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وَخَوْفُهٗ بِمِيْزَانٍ تَرِيْصٍ مَا زَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ۔ اگر مسلمان کی امید اور اس کا ڈر دونوں ایک ٹھیک ترازو سے تولے جائیں (جس میں بالسنہ نہ ہو) تو دونوں پلڑے برابر رہیں گے کمی بیشی نہ ہوگی، مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی، اسی طرح حق تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا دونوں کفر ہیں (اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ)۔

اِتْرَاصٌ۔ ٹھیک کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اَتْرِصْ مِيْزَانَكَ فَاِنَّهٗ شَائِلٌ اپنا ترازو برابر کر وہ ایک طرف سے اٹھا ہوا ہے۔

تَرَعٌ۔ برائی میں جلدی کرنا، کسی کام میں خوشی سے گھس پڑنا، بھر جانا، جلدی سے غصہ ہو جانا

تَرْعٌ۔ پھیرنا، موڑنا۔

تَتْرِيْعٌ۔ بند کرنا۔

اِتْرَاعٌ۔ بھر دینا۔

تَتَرُّعٌ۔ جلدی کرنا۔

وَاَنْصِبِ الْخَيْمَةَ عَلَى التُّرْعَةِ اونچے چمن پر ڈیرہ لگا۔

اِنَّ مِنْبَرِيْ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ میرا منبر بہشت کی بلند کیاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے یا بہشت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ پر ہے یا بہشت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی

پر ہے۔ بعضوں نے کہا "تُرْعَةٌ" سریانی لفظ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ، یہاں عبادت کرنا بہشت کی کیاری ملنے کا سبب ہے۔ ایک روایت میں عَلٰی تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْحَوْضِ یعنی حوضِ کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے (نالہ، منبع جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے) فَتَرَمَى الْاَنْصَارِيَّ بِسَهْمٍ فَنَزَعَهٗ اُس مشرک نے انصاری کو (جو نماز پڑھ رہا تھا) ایک تیر مارا، انصاری نے اُس کو سرکا دیا ہٹا دیا، نکال ڈالا لیکن نماز نہ توڑی نہ اپنے رفیق کو جگایا۔ اسی طرح تین تیر کھائے۔ نماز کے بعد اُس کو جگایا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سب خون ہی خون۔ اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا انصار نے کہا، میں قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو اچھا نہیں لگا (سبحان اللہ! صحابہ رضؓ کی نماز کا کیا کہنا، اُن کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے) فَاَخَذْتُ بِخِطَامِ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَعَنِيْ۔ میں نے آنحضرتؐ کی اونٹنی کی نکیل تھام لی۔ آپ نے جلدی سے مجھ کو منع نہیں کیا یا مجھ کو پھیرا اور موڑا نہیں۔ فَتَرَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا ہم نے حوض میں سے ایک ڈول بھرا۔ اَلْمُتَرِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ برائی کی طرف جلدی کرنے والیاں اور خلع کرنے والیاں وہی نفاق کرنے والیاں ہیں حَتّٰى تَرَعَكَ غَيْرُهٗ اس کے سوا اور بھی کسی نے تجھ کو بھڑکایا۔

تَرَفُّهٌ۔ چین اور آسائش سے بسر کرنا، دنیا کی لذتوں میں ڈوبے رہنا۔

تُرْفَةٌ۔ آرام اور آسائش کی زندگی اور تحفہ، ہدیہ۔

اِتْرَاف۔ چین اور آسائش کی وجہ سے پھول جانا، سرکشی اور نافرمانی پر اصرار کرنا۔

اٰدِهٍ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِيْفَةٍ يُّسْتَخْلَفُ عِتْرِيْفٍ مُّتْرَفٍ۔ ہائے محمدؐ کے بچوں کا ایک ناپاک دنیا کے مزوں میں ڈوبے ہوئے خلیفہ کی وجہ سے کیا حال ہوتا ہے (مراد یزید مردود ہے جس نے آنحضرتؐ کی آل کو تباہ و برباد کیا۔ ایسی ایسی مصیبتیں اُن پر ڈالیں جن کے لکھنے سے قلم تھراتا ہے)۔

مِنْ جَبَّارٍ مُّتْرَفٍ ایک ظالم عیش میں ڈوبے ہوئے

تَرْقُوَةٌ۔ ہنسلی (فارسی میں چنبر گردن) جمع تراقی ہے۔

يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ۔

وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن ہنسلیوں کے نیچے نہیں اُترنے کا، بس حلق تک رہے گا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ زبان سے پڑھیں گے، اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کو قرآن پڑھنے کا کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ ہمارے زمانہ میں بھی اہلِ بدعت نے خوارج مردود کی پیروی اختیار کی ہے۔ قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں، اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں نہ اس کے معنی میں غور کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں سے بچائے رکھے) دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ اس کی ہنسلی تک اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ وہ سویرے صبح کو تریاق ہے (تریاق وہ دوا جو زہر کا اثر دُور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے) اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ تِرْيَاقًا عالیہ (مدینہ کے اطراف میں گاؤں) کے عجوہ (کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے، ہمارے زمانہ میں شاید اس کو شلبی کہتے ہیں) میں تریاق ہے۔ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اگر میں تریاق پیوں تو پھر مجھ کو کسی کام کے کرنے میں باک نہیں (تریاق کو آپ نے مکروہ جانا، کیونکہ اس میں سانپ وغیرہ حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ابنِ اثیر نے کہا اس میں شراب شامل ہوتی ہے وہ حرام ہے اور نجس۔ اگر تریاق میں یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ بعضوں نے ہر حال میں مکروہ جانا ہے۔ کیونکہ حدیث مطلق ہے)۔

فائدہ اوپر گزر چکا کہ شراب کی نجاستِ ظاہری پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جب شراب دوسری دواؤں میں مل کر اپنا اثر کھودے تو اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ ایک طائفہ اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ اِس صورت میں یہ حدیث تقوے پر محمول ہوگی مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ

تَیِمْمَةً اَوْ قُلْتُ شِعْرًا (مجھ کو کوئی (بُرا) کام کرنے کی پرواہ نہ ہوگی۔ اگر میں تریاق پیوں یا گنڈا لٹکاؤں یا شعر کہوں (طیبی نے کہا مراد جاہلیت کے گنڈے اور تعویذ ہیں۔ اسی طرح شعر سے بھی مُراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر کے مضامین ہوں۔)

تَرْكٌ۔ چھوڑ دینا۔

تَرِكَةٌ۔ شتر مرغ کا انڈا، بال بچے جن کو آدمی چھوڑ کر مرجائے۔

تَرِكَةٌ۔ مال و اسباب جو میت چھوڑ جائے۔

اِنَّهٗ جَاءَ اِلٰی مَكَّةَ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ حضرت ابراہیمؑ مکہ آئے اپنے بال بچے دیکھنے کو (یعنی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو) تَرِكَتَهٗ بکسرۂ را بھی ہوسکتا ہے۔

وَاَنْتُمْ تَرِيْكَةُ الْاِسْلَامِ وَبَقِيَّةُ النَّاسِ تم لوگ اسلام کے ترکہ اور آدمیوں کے باقیماندہ ہو اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تَرَائِكَ فِیْ خَلْقِهٖ اللہ تعالٰے نے اپنی مخلوق میں چند اگلی باتیں (غفلت، دنیا میں استغراق، آرزو کی درازی) باقی رکھی ہیں

تَرِيْكَةٌ۔ شتر مرغ کے انڈے اور اس رمنہ کو بھی کہتے ہیں جس سے لوگ غافل ہوں وہاں چرایا نہ کرتے ہوں۔

فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ جس نے نماز کو (عمدًا) ترک کیا (گو اس کے فرض ہونے کا اقرار کرتا ہو) وہ کافر ہوگیا (ہمارے امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے۔ اور شافعی نے کہا، ترک نماز پر اس کو قتل کریں گے لیکن نماز جنازہ اُس پر پڑھیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ اس کو دفن کریں گے۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کا انکار کر کے ترک کرے، ایسا شخص تو بالاتفاق کافر ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو نماز کو نری اٹھ بیٹھ بے فائدہ سمجھے وہ بھی بالاتفاق کافر ہے) اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ۔ تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں اگر کوئی دسواں حصہ ان باتوں کا ترک کرے، جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے بجالائے) جب بھی وہ ہلاک ہوگا۔ اور ایک زمانہ (آخری) ایسا آئے گا کہ اس میں اگر کوئی دسواں حصہ بھی ان باتوں کا بجالائے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے اُس سے نہ ہو سکیں) تو بھی وہ نجات پائے گا (فتنی نے کہا حکم دی گئی باتوں سے مستحبات اور سنن مراد ہوں تو بہتر ہے۔ میں کہتا ہوں مستحبات اور سنن کو مامور بہا نہیں کہتے اور نہ اُن کے ترک سے آدمی ہلاک ہوسکتا ہے۔ اس لئے فتنی کی تفسیر صحیح نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں بوجہ بُعد زمانۂ نبوت نجات کے لئے یہ بھی کافی ہوگا کہ آدمی منجملہ فرائض اور واجبات دسواں حصہ ہی بجالائے بشرطیکہ موحد ہو اور امور ایمان کا انکار نہ کرتا ہو۔

تَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ ذمّی کی دیت اپنے حال پر رہنے دی (یعنی چار ہزار درہم جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی، اس وقت مسلمان کی دیت آٹھ ہزار درہم تھی تو ذمّی کی نصف دیت تھی۔ حضرت عمرؓ نے مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم کردی اور ذمّی کی دیت وہی قائم رکھی تو ذمّی کی دیت مسلمان کی دیت کی تہائی ہوگئی) لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ۔ نہیں ابوسعید مروان نے وہ بات چھوڑ دی جس کو تم جانتے ہو (یعنی عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کو)

اَلتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ اپنے دین کو چھوڑنے والا، جماعت سے الگ ہو جانیوالا (مرتد) هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِیْ اُمَرَائِیْ تم میرے امیروں کا پیچھا چھوڑو گے یا نہیں (ان کی بدگوئی اور مخالفت سے باز آتے ہو یا نہیں) مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عبد القیس کے قاصد جانے کے بعد آنحضرتؐ نے عصر کے بعد ایک نفل دوگانہ ترک نہیں کیا (یہ دوگانہ آپؐ کا خاصہ تھا۔ دوسرے لوگوں کو عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا غروب آفتاب تک منع ہے) اَطْعَمَ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتّٰى تَرَكُوْهُ آپ نے لوگوں کو روٹی گوشت کھلایا اتنا کہ وہ چھوڑ کر چلدیئے (شکم سیر ہوگئے)۔

تُرْك - ایک قوم ہے یافث بن نوح کی اولاد میں۔
قُبَّةٌ تُرْكِيَّةٌ - ایک ترکی ڈیرہ (یعنی چھوٹا خیمہ) اِئْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا آپ اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے (حضرت عباس رض) کو فدیہ معاف کر دیں (عبد المطلب کی والدہ انصار میں سے تھیں) مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ جو شخص دعوت و ضیافت میں نہ آئے اِنْ اَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ (یہ حضرت عمر رض کا قول ہے) اور میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جو بہتر تھے (یعنی آنحضرت ﷺ) انھوں نے بھی کسی کو خلیفہ نہیں بنایا (یعنی صاف صراحت کے ساتھ ورنہ اشارہ تو حضرت صدیق اکبر رض کی خلافت کی طرف کیا کہ، اُن کو نماز پڑھانے کا حکم دیا) فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ - میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے پر ظہر سے پہلے دو نفل رکعتوں کو ترک کیا ہو (تفتنی نے کہا یہ دوگانہ شاید وقتی سنتوں کے علاوہ تھا)۔

تِرَةٌ - نقص، الزام۔
مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ - جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے (بے فائدہ بک بک لگا رہے) تو اس کو نقصان ہوگا۔ مَنِ اغْتَابَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَةٍ بَيْنَهُمَا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بغیر کسی الزام کے ناحق غیبت کرے وہ شیطان کا ساجھی ہے۔

تُرَّهَةٌ - باطل، جھوٹ، غلط، واہیات۔
تُرَّهَاتٌ - اس کی جمع ہے۔
اَخَذَنَا فِيْ تُرَّهَاتِ الْبَسَابِسِ وَخُزَعْبِلَاتِ الْوَسَاوِسِ ہم کو واہیات بے فائدہ جنگلوں میں لے گیا۔ اور بیہودہ وسوسوں اور خیالات میں پھنسا دیا (یہ عرب لوگوں کی ایک مثل ہے)۔

تَرْمُدٌ - ایک مقام کا نام ہے، بنی اسد کے ملک میں۔
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِحُصَيْنِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَسَدِيِّ كِتَابًا اَنَّ لَهٗ تَرْمُدَ وَكَتِيْفَةَ آنحضرت صلعم نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے ایک سند لکھ دی کہ ترمد اور کتیفہ دونوں اس کی جاگیر ہیں (بعضوں نے ترمد کے بدلہ ثرمد پڑھا ہے)۔

تِرْمِذٌ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں، امام ترمذی صاحب سنن وہیں کے تھے۔

تَرِيَّةٌ - وہ زردی یا خاکی رنگ جو حائضہ عورت پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد دیکھے۔ بعضوں نے کہا کہ سفیدی جو پاکی کے وقت دیکھے۔ بعضوں نے کہا وہ چیتھڑا جو عورت اپنے مقام مخصوص پر رکھتی ہے۔ حیض اور طہر پہچاننے کے لئے۔
كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ وَالتَّرِيَّةَ شَيْئًا ہم حیض سے پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد تیرگی اور زردی اور سپیدی وغیرہ کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے (یعنی اس کو حیض نہیں گنتے تھے)۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ السِّيْنِ

تَسْخَنٌ - (اس کو باب السین مع الخاء میں ذکر کرنا تھا) موزہ
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى التَّسَاخِيْنِ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ موزوں پر مسح کر لیں تَمَسَّحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ عماموں اور موزوں پر مسح کر لو۔

تِسْعٌ یا تِسْعَةٌ - نو عورتیں یا نو مرد۔
تَاسُوْعٌ نویں تاریخ۔ بعضوں نے کہا عاشورہ
لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ تَاسُوْعًا اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ روزہ رکھوں گا (کیونکہ یہود دسویں تاریخ محرم کو روزہ رکھتے ہیں، میں ان کی مخالفت کروں گا۔ بعضوں نے کہا "تاسوع" سے خود دسویں تاریخ مراد ہے اور آنحضرت ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اُس دن روزہ رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى ہم موسیٰ کے زیادہ حق دار ہیں) اَمْرَضَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے

تو باتوں کا حکم دیا، حالانکہ حدیث میں دس باتیں مذکور ہیں۔ مگر دسویں بات گویا نو باتوں کا مجموعہ ہے۔ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً اذان کے انیس کلمے سکھلائے (یعنی ترجیع سمیت) كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ وَهُنَّ تِسْعٌ آپ اپنی سب عورتوں کے پاس گھوم آتے، وہ نو تھیں (یعنی بیویاں اور لونڈیاں ماریہ اور ریحانہ) اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے نو بیویوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا (یعنی نکاح دائمی۔ تو آپ کے پاس نو بیویوں سے زیادہ کبھی جمع نہیں ہوئیں)۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں (اس حدیث سے حصر مقصود نہیں ہے، ان ناموں کے سوا اور بہت سے نام حدیث اور قرآن میں وارد ہیں بعضوں نے کہا اللہ کے ہزار نام ہیں)

تَسْنِيْمٌ۔ بہشت کی ایک لطیف شے ہے جو شراب کے اوپر ڈالی جائے گی۔ بعضوں نے کہا ایک نہر ہے جو ہوا میں بہتی ہے (اس لغت کو باب السین مع النون میں ذکر کرنا تھا)۔

بابُ التاء مع العین

تَعَبٌ۔ تھک جانا۔

اِتْعَابٌ۔ تھکانا۔

وَمَا لَا فَلَا تُتْعِبْهُ نَفْسَكَ جو تیری قسمت میں نہیں اس کے لئے اپنی جان مت تھکا۔

تَعْتَعَةٌ۔ گھبرانا، پریشان کرنا، بات کرنے میں عاجز ہونا۔

حَتّٰى يُؤْخَذَ لِلضَّعِيْفِ حَقُّهٗ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ ضعیف ناتواں کا حق بے اس کے پریشان کئے ہوئے وصول کیا جائے گا نَطَقْتُ اِذْ تَعْتَعُوْا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں نے اس وقت گفتگو کی جب لوگ گفتگو نہ کر سکے (عاجز ہو گئے) مَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ لَمْ يُؤْخَذْ لِضَعِيْفِهَا مِنْ قَوِيِّهَا بِحَقِّهٖ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ وہ قوم کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی، جس میں کمزور کا حق زور آور سے بغیر پریشان کئے نہ لیا جائے اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرَانِ جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھے اس کو دہرا ثواب ملے گا (اور جو شخص قرآن کا ماہر ہے، اس کا درجہ تو بہت بڑا ہے)

تَعَرٌّ۔ چیخنا۔

تَعَارٌّ لڑائی بھڑکنا۔

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ جو شخص رات کو چونک اٹھے مَا طَمَا الْبَحْرُ وَقَامَ تِعَارٌ جب تک سمندر اونچا ہوا کرے اور "تعار" جو ایک پہاڑ ہے قائم رہے۔

تَعْسٌ۔ ہلاک ہونا، گر پڑنا، پھسل جانا، گھٹنا۔ بعضوں نے کہا تَعْسٌ منہ کے بل گرنا، اور نَكْسٌ سر کے بل گرنا

تَعِسَ مِسْطَحٌ۔ مسطح اوندھا گرا، تباہ ہوا کیونکہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں وہ بھی شریک ہوا تھا۔ یہ اس کی ماں نے اس کو بددعا دی تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ کپڑوں کا بندہ (یہ اس کا ترجمہ ہے جو ایک روایت میں عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ بھی ہے۔ یعنی چادر کا بندہ مراد وہ شخص ہے جو اپنی قدرت سے زیادہ عمدہ عمدہ کپڑے بنانا چاہے، رات دن اسی فکر میں رہے) منہ کے بل گرے، پھر سر کے بل الٹ جائے (تباہ ہو) اگر اس کو کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نہ نکالے (اتنی بھی مدد نہ کرے کیونکہ وہ بندۂ زر ہے اس کو کسی سے محبت نہیں)۔

تِعْهِنُ یا تُعْهِنُ یا تَعْهِنُ ایک مقام کا نام ہے کہ اور مدینے کے درمیان۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا آنحضرتؐ اس وقت تعہن میں تھے اور دوپہر کو سقیا میں آرام کرنے والے تھے (بعضوں نے قَابِلَ السُّقْيَا پڑھا ہے یعنی تعہن میں تھے جو سقیا کے سامنے یعنی مقابل ہے)۔

تَعْضُوْضٌ۔ کالی کھجور جو بہت میٹھی ہوتی ہے۔

وَاَهْدَتْ لَنَا نَوْطًا مِّنَ التَّعْضُوْضِ ہم کو کالی کھجور کا ایک تھیلا بھیجا اَتُسَمُّوْنَ هٰذَا التَّعْضُوْضَ کیا تم اس کو

تفضوص کہتے ہو؟ (اس لغت کو باب الغین مع الضاد میں ذکر کرنا تھا)۔

بابُ التاء مع الغین

تَغَبٌ یا تَغَبَۃٌ۔ بگڑ جانا خراب ہونا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔
تَغَبَ الشَّیْءُ۔ یہ چیز خراب ہوگئی تَغَبَ الذِّئْبُ الْغَنَمَ بھیڑیے نے بکریوں کو تباہ کر دیا لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ شَہَادَۃَ ذِیْ تَغْبَۃٍ اللہ تعالیٰ بدکار بدمعاش کی گواہی قبول نہیں کرتا۔
تَغِرَّۃٌ۔ (اس لغت کو باب الغین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) ڈرنا۔
فَلَا یُبَایَعُ ہُوَ وَلَا الَّذِیْ بَایَعَہٗ تَغِرَّۃً اَنْ یُّقْتَلَا نہ تو اس شخص سے بیعت ہوگی، نہ اس سے جس نے اس سے بیعت کی، کیونکہ دونوں کے مارے جانے کا ڈر ہے (تابع اور متبوع دونوں پٹیں گے، کیونکہ بغیر صلاح اور مشورے عامۂ ملک کے خلافت اور بادشاہت نہیں ہوسکتی) اَیُّمَا رَجُلٍ بَایَعَ اٰخَرَ فَاِنَّہٗ لَا یُؤَمَّرُ وَاحِدٌ مِّنْہُمَا تَغِرَّۃً اَنْ یُّقْتَلَا جب ایک شخص (بغیر صلاح اور مشورے کے) دوسرے سے بیعت کرلے تو دونوں میں سے کوئی امیر نہیں ہوسکتا۔ کہیں دونوں مار نہ ڈالے جائیں۔

بابُ التاء مع الفاء

تَفَثٌ۔ میل کچیل یا پریشانی دور کرنا (بعضوں نے کہا محرم احکام کھولنے پر جو کام کرتا ہے، جیسے ناخن و مونچھ کتروانا، بغل کے بال نکالنا، زیر ناف کے بال مونڈنا وغیرہ)۔
فَتَفَثَتِ الدِّمَاءُ مَکَانَہٗ خونوں نے اس کی جگہ لتھیڑ دی۔
اَلتَّفَثُ حُقُوْقُ الرَّجُلِ مِنَ الطِّیْبِ۔ تفث خوشبو استعمال کرنے کے حقوق کو کہتے ہیں۔
تَفَثٌ۔ پریشان حالی۔
ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَہُمْ یعنی اپنی پریشان حالی دور کریں

ازہری نے کہا یہ تفسیر نضر کے سوا اور کسی نے نہیں کی۔
تُفٌّ۔ تھوتھو۔
اصل میں "تُفٌّ" ناخن کے میل کو کہتے ہیں۔
اُفٍّ وَّتُفٍّ وَقَعُوْا فِیْ رَجُلٍ لَّہٗ عَشَرَۃٌ اُف اور تھو ہے ان پر، اس شخص کو برا کہنے لگے (یعنی حضرت علی کو) جن کے دس فضائل (دس کیا سیکڑوں فضائل) ہیں۔
تَفْلٌ۔ تھوتھو کرنا، جس میں کچھ تھوک بھی نکلے (یہ بزق سے کم ہے لیکن نفث سے زیادہ ہے نفث کے بعد پھر نفخ ہے یعنی پھونکنا جس میں بالکل تھوک نہ نکلے)۔
تَفَلٌ۔ بدبودار ہونا۔ خوشبو کا استعمال چھوڑ دینا یہاں تک کہ جسم یا کپڑوں میں سے بری بو آنے لگے۔
کُلَّمَا خَتَمَہَا جَمَعَ بُزَاقَہٗ ثُمَّ تَفَلَہٗ جب سورۃ ختم کرتے تو تھوک منہ میں جمع کرکے اس پر تھوک دیتے۔ نووی نے کہا، برکت کے لئے جیسے اسماء حسنی کے دھوون سے برکت لیتے (یعنی قرآن شریف کی آیات یا اسمائے الٰہی رکابی یا کاغذ پر لکھ کر ان کو دھو کر وہ پانی پیتے ہیں۔ اکثر زعفران سے لکھتے ہیں)۔ اَلتَّفْلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَّکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا مسجد میں ذرا بھی تھوکنا ایک خطا ہے (اگر تھوکے تو) اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی میں دبا دے (تاکہ دوسرے لوگوں کو ایذا نہ ہو، گھن نہ آئے)۔
لَہُمْ تَفَلٌ ان میں سے بری بو آتی تھی وَہُنَّ تَفِلَاتٌ بدبودار تھیں مَنِ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ آنحضرت سے پوچھا (حاج) حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا پریشان حال (بال بکھیرے) بدبودار وَلْیَخْرُجْنَ اِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ عورتیں باہر نکلیں (کام کاج، ضرورت سے) تو یونہی سادگی سے نکلیں (یعنی بن ٹھن خوشبو لگائے بن بنے سنورے) الشَّمْسِ فَاِنَّہَا تُتْفِلُ الرِّیْحَ دھوپ میں سے اٹھ جاؤ (وہ) بو کو بدبودار کر دیتی ہے (کیونکہ پسینہ لاتی ہے اور بری بو بدن کپڑوں سے پھوٹ نکلتی ہے) فَتَفَلَ فِیْہِ آپ نے اس میں (تھوک) دیا فَلْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا بائیں طرف تین بار تھوکے

(اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے)۔

تَفَہٌ یا تُفُوْہٌ۔ کم ہونا خسیس ہونا، ذہنی ہونا، احمق ہونا، بے مزہ ہونا اُسی سے ہے۔

تَافِہٌ۔ حقیر، ذلیل، تھوڑا۔

قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الرُّوَیْبِضَۃُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِہُ یَنْطِقُ فِیْ اَمْرِ الْعَامَّۃِ۔ آنحضرت سے پوچھا رویبضہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک چھوٹا حقیر آدمی، جو قوم کے بڑے کاموں میں گفتگو کرے (مصلح قوم بنے چھوٹا منہ بڑی بات) لَا یَتْفَہُ وَلَا یَتَشَانُّ (نہ حقیر ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (یہ قرآن کا وصف بیان کیا) لَا یُقْطَعُ الْیَدُ فِی الشَّیْءِ التَّافِہِ حقیر چیز کے چرانے میں (جس کی مالیت ربع دینار سے کم ہو) ہاتھ نہ کاٹا جائے اِیَّاکَ وَمُصَادَقَۃَ الْفَاجِرِ فَاِنَّہٗ یَبِیْعُکَ بِالتَّافِہِ بدکار کی دوستی سے بچارہ، وہ تو تجھ کو ایک حقیر چیز کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

تَفَاءٌ۔ گرم ہونا، غصہ ہونا۔

تَفِیْئَۃٌ اور تَفِیَّۃٌ۔ زمانہ اور وقت

دَخَلَ عُمَرُ فَکَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی تَفِئَۃِ ذٰلِکَ یا تَفِیَّۃِ ذٰلِکَ حضرت عمر اندر آئے اور آنحضرت سے باتیں کیں، پھر ابو بکر بھی اسی وقت (ان کے بعد ہی) اندر آئے۔

باب التاء مع القاف

تَقَدَۃٌ۔ دھنیا، زیرہ۔

وَعَدَّ فِیْہَا التَّقْدَۃَ ان دانوں میں جن میں زکوٰۃ واجب ہے دھنیے کو بھی شمار کیا (بعضوں نے تَقِدَۃٌ پڑھا ہے)۔

تِقْرِدَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَقْفٌ۔ ٹھہر گیا۔ اصل میں اِوْتَقَفَ تھا وُقُوْفٌ سے۔

وَقَفَ حَتّٰی اتَّقَفَ النَّاسُ کُلُّہُمْ انہوں نے لوگوں کو ٹھہرایا سب ٹھہر گئے (اس کو باب الواو میں ذکر کرنا تھا)

تِقْنٌ۔ طبیعت، معاش کا سامان، حاذق، ہوشیار۔

اِتْقَانٌ۔ مضبوط کرنا۔

تَتْقِیْنُ الْاَرْضِ۔ غلیظ پانی زمین میں دینا کہ اس میں زور آجائے۔

وَخَلَقَ التِّقْنَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ منگل کے دن کمانے اور جینے کے سامان پیدا کئے۔

تُقَاۃٌ۔ پرہیزگاری، بچاؤ، ڈر۔ اصل میں وُقَاۃٌ تھا۔ اسی طرح تَقْوٰی اصل میں وَقْوٰی تھا۔ کُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب لڑائی سخت ہوتی خون ریز تو ہم کیا کرتے آنحضرت صلعم کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ دشمن کے سامنے آگے رہتے اور ہم آپ کے پیچھے۔ سبحان اللہ آپ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا؟) اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُتَّقٰی بِہٖ وَیُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ امام کیا ہے لوگوں کی سپر ہے، لوگ اپنا بچاؤ اُس سے کرتے ہیں اُس کے پیچھے رہ کر جنگ کرتے ہیں مَنِ اتَّقٰی عَلٰی ثَوْبِہٖ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ اکْتَسٰی جس شخص نے نماز میں اپنا کپڑا (گرد و غبار وغیرہ سے) بچایا، اُس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا (ورنہ اللہ کی عبادت میں وہ کپڑے کا خیال کیوں رکھتا کپڑا کیا چیز ہے جان تک اس پر تصدق کرنا چاہئے)۔

تَقِیٌّ۔ پرہیزگار۔ اور امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے کیونکہ اللہ نے ان کو مامون کے شر سے بچایا۔

اٰلِیْ کُلُّ تَقِیٍّ۔ ہر پرہیزگار میری آل ہے ہَلْ لِلسَّیْفِ مِنْ تَقِیَّۃٍ قَالَ نَعَمْ تَقِیَّۃٌ عَلٰی اَقْذَاءٍ وَّھُدْنَۃٌ عَلٰی دَخَنٍ تلوار کا کچھ بچاؤ بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں بچاؤ ہوگا، لیکن خرابیوں کے ساتھ اور صلح ہوگی مگر دل میں میل رکھ کر (نفاق کے ساتھ)۔

اَلتَّقِیَّۃُ۔ اس کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی اپنا اعتقاد عزت یا جان جانے کے ڈر سے چھپائے (یہ اہل سنت اور امامیہ سب کے نزدیک جائز ہے۔ قرآن میں ہے: وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗ اور اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْہُمْ تُقٰۃً اور حضرت عمار رضی نے تقیہ کیا تھا اور محمد بن مسلمہ نے بھی)۔

باب التاء مع الکاف

تُکَأَۃٌ۔ بروزن ھُمَزَۃٌ بہت تکیہ لگانے والا
لَا آکُلُ مُتَّکِئًا میں فرش پر بیٹھ کر اطمینان سے نہیں کھاتا
جیسے دنیادار لبسیار خواروں کی عادت ہوتی ہے کہ نرم گدہ بچھا کر اس
پر چار زانو بیٹھ کر بڑے اطمینان سے کھاتے ہیں لٰکِنِّیْ اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا
وَّ اٰکُلُ بُلْغَۃً لیکن میں پھرتی سے بیٹھتا ہوں (یعنی اُکڑوں یا گھٹنے
ٹیک کر اور سرین اُٹھا کر) اور تھوڑا سا کھانا (جو زندگی قائم رکھے)
کھا لیتا ہوں (بعضے لوگوں نے مُتَّکِئًا کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ تکیہ
لگا کر یا ایک طرف ٹیک دے کر نہیں کھاتا، یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ
عرب لوگ مُتَّکِی اُس کو کہتے ہیں جو ایک فرش پر اطمینان کے ساتھ
بیٹھا ہو)۔
(اس حدیث کی رُو سے بعضوں نے تکیہ یا ہاتھ پر ٹیک دیکر
یا ایک طرف جھک کر کھانا مکروہ رکھا ہے مگر امام جعفر صادق رض سے
منقول ہے، قسم خدا کی آنحضرتؐ نے اِس سے منع نہیں کیا۔ بہر حال
سنت یہ ہے کہ اُکڑوں بیٹھ کر کھالے اور شکم سیر ہو کر نہ کھائے۔ بلکہ
تہائی یا آدھا پیٹ کھائے) وَاِنَّھُمْ لَیُزَاحِمُوْنَ عَلٰی تُکَاۗءٍ نا فرشتے
ہمارے بچھونے پر ہجوم کریں گے۔ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا مُنْذُ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ قُبِضَ آنحضرتؐ
نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا، کبھی فرش پر اطمینان
سے بیٹھ کر (یا تکیہ لگا کر ٹیک دے کر) کھانا نہیں کھایا، یہاں تک
کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اُٹھا لیا لَا تَتَّکِأْ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّہٗ
یُذْھِبُ شَحْمَ الْکُلْیَتَیْنِ حمام میں ایک طرف ٹیک دیکر
مت بیٹھ ایسا کرنے سے گردوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے ھٰذَا
الْاَبْیَضُ الْمُتَّکِیُ یہ سفید رنگ گورے جو فرش پر اطمینان سے بیٹھے
ہیں اَلتُّکَاَۃُ مِنَ النِّعْمَۃِ بچھونا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے (آج
کل اہل مکہ اور مدینہ ان دو نعمتوں میں غرق ہو رہے ہیں فِرَاشٌ
طَیِّبٌ وَّطَعَامٌ طَیِّبٌ فرش عمدہ ہو اور کھانا عمدہ ہو)۔ ھُوَ
مُتَّکِئٌ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ وہ
پروردگار کے سامنے بیٹھیں گے۔ جب تک کہ پروردگار حساب سے فارغ ہو

باب التاء مع اللام

تَلْبِیْبٌ کسی کے کپڑے سینے پر اکٹھا کرنا۔ پھر اُس کو کھینچنا جیسے
لڑائی جھگڑے میں کرتے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں،
لَبَّبَہٗ یا اَخَذَ بِتَلْبِیْبِہٖ یا بِتَلَابِیْبِہٖ اُس کے کپڑے
اُس کی دگدگی پر جوڑ کر اس کو کھینچا۔
مُتَلَبَّبٌ ہار کا مقام گلے میں فَاَخَذْتُ بِتَلْبِیْبِہٖ وَ
جَرَرْتُہٗ میں نے ان کے کپڑے اُن کے سینے پر جوڑ کر اُن کو کھینچا
فَاَخَذَتْ بِتَلَابِیْبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْہُ اِلَیْھَا حضرت فاطمہؓ نے
حضرت عمر رض کے کپڑے پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ
وَّاحِدٍ مُتَلَبِّبًا آنحضرتؐ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اس کو
سینہ پر لا کر باندھ لیا تھا۔
تَلْتَلَۃٌ۔ سختی، جلد بازی، بہت ہلنا ہلانا۔ جانور کو سختی سے
تَلْتَلَۃٌ۔ وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے، جیسے بچے تتلاتے ہیں
اس کی جمع تَلَاتِلُ ہے۔
اُتِیَ بِشَارِبٍ فَقَالَ تَلْتِلُوْہُ (عبد اللہ بن مسعود
کی حدیث میں ہے) ایک شرابی آپ کے پاس لایا گیا، فرمایا اس کو
ہلاؤ، جھنجھوڑو، بو سونگھو (تا کہ معلوم ہو اُس نے شراب پی ہے
نہیں)۔
تَلَدٌ یا تِلْدٌ یا تُلْدٌ یا تَالِدٌ پرانا مال جو تیرے پاس پیدا ہو
(اس کی ضد طَارِفٌ ہے یعنی نیا مال جو دوسرے ہاتھ آئے
اٰلُ حٰمٓ مِنْ تِلَادِیْ وہ سورتیں جن کے شروع میں
حٰمٓ ہے میرے پُرانے مال ہیں (یعنی سب سے پہلے مکہ میں میں نے ان
کو یاد کیا تھا) فَھِیَ لَھُمْ تَالِدَۃٌ بَالِدَۃٌ خلافت تو اُن کا پرانا مال
ہے اِنَّھَا اَعْتَقَتْ عَنْ اَخِیْھَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ تِلَادًا مِّنْ
تِلَادِھَا یا تِلَادًا مِّنْ اَتْلَادِھَا حضرت عائشہؓ نے اپنے
بھائی عبد الرحمٰن کی طرف سے اپنے پرانے بردوں میں سے ایک
آزاد کیا (کیونکہ وہ سوتے سوتے گزر گئے تھے) اِنَّ رَجُلًا

جَارِيَةً وَشَرَطَ أَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِيدَةً ایک شخص نے ایک لونڈی خریدی اس شرط پر کہ وہ عرب کی پیدائش ہو پھر معلوم ہوا کہ وہ عجم میں پیدا ہوئی تھی، لیکن اوائل عمر ہی میں اس کو عرب لے آئے تھے وہیں جوان ہوئی تو اس نے اس کو پھیر دیا مَنْ بَاعَ تَالِدًا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَلَفًا جو شخص اپنی پرانی جائداد بیچ ڈالے (بے ضرورت روپیہ اڑائے) اللہ تعالیٰ اس کے مال پر ہلاکت ڈالے گا أَئِمَّةٌ مِنَ اللّٰهِ تَتَمَنَّوْا بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادَ وہ امام جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں گے، ان کی برکت سے پرانے مالوں کی آرزو کرو گے عَلَيْكَ بِالتِّلَادِ وَإِيَّاكَ كُلَّ مُحْدَثٍ لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا أَمَانَةَ وَلَا مِيثَاقَ اپنے قدیمی یار کو مت چھوڑ اور نئے یار سے بچارہ، جس کے نہ عہد کا اعتبار ہو، نہ امان کا نہ اقرار کا۔

تَلْعَةٌ۔ پانی بہنے کا راستہ اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف بعضوں نے کہا تلعۃ بلند اور پست زمین دونوں کو کہتے ہیں إِنَّهُ كَانَ يَبْدُو إِلَى هٰذِهِ التِّلَاعِ آپ انہی ٹیلوں پر جایا کرتے۔ يُبْعَثُ مَطَرٌ لَا يَمْنَعُ مِنْهُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ ایسا مینہ برسے گا کسی نالے کی دم بے پانی کے نہ رہے گی (یعنی ہر طرف پانی ہی پانی ہو جائے گا) لَيَضْرِبَنَّهُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لَا يَمْنَعُوا ذَنَبَ تَلْعَةٍ مسلمان ان کو ایسا ماریں گے کہ وہ کسی نالے کی دم کو نہ بچا سکیں گے وَ أَوْحَفَتِ التِّلَاعَ مینہ نے نالوں کو یکساں کر دیا تَلَعُوا أَعْنَاقَهُمْ إِلَى أَمْرٍ لَمْ يَكُونُوا أَهْلَهُ فَوُقِصُوا اپنی گردنیں ایسے کام کی طرف اٹھائیں جس کے لائق نہ تھے دنیں ٹوٹ گئیں اور مطلب بھی حاصل نہیں ہوا لَتَدَهْدُهُ الْبَلَاءِ إِلَى الْمُؤْمِنِ أَسْرَعُ مِنْ تَدَهْدُهِ السَّيْلِ مِنَ التَّلْعَةِ بلائیں مومن پر اس سے بھی جلد ڈھل جاتی ہیں جیسے سیلاب کا پانی نالے کی بالائی جانب سے بہتا ہے۔

تِلْعَابَةٌ۔ (اس کو باب اللام مع العین میں ذکر کرنا تھا) یا تِلْعَابَةٌ یا تِلْعِيبَةٌ بہت ٹھٹھا کرنے والا زعم ابْنُ النَّابِغَةِ أَنِّي تِلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ أُعَافِسُ وَأُمَارِسُ[1] نابغہ کا بیٹا (عمرو بن عاص) یہ سمجھا کہ میں ایک کھلنڈرا گن عورتوں کا شیفتہ ہوں (مجھ کو امور مملکت اور انتظام سلطنت میں کچھ دخل ہی نہیں ہے) كَانَ عَلِيٌّ تِلْعَابَةً فَإِذَا فَزِعَ إِلَى ضَرِسٍ حَدِيدٍ حضرت علی رضہ ظریف بامذاق و خوش مزاج آدمی تھے، مگر جب کوئی ڈر کر آپ کی پناہ لیتا تو گویا اس نے ایک کرارے سخت فولادی شخص کی پناہ لی یا ایک فولادی پہاڑ کی پناہ لی (اب کس کو کیا مجال کہ اُسے ستائے، بعضوں نے ضرس حدید بہ کسرۂ ضاد روایت کیا ہے یعنی فولادی پہاڑ یا داڑھ۔)

ف۔ ہمیشہ بہادر اور فصیح آدمیوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ امن کے وقت بڑے ہنس مکھ، خوش مزاج، ظریف اور ملنسار ہوتے ہیں اور جنگ کے وقت آفت کے پرکالے، یہ نہیں کہ ہر وقت چڑ چڑ کاندھے، بات بات پر کاٹ کھانے والے، ایسے لوگ دل کے محض بودے ہوتے ہیں اور صرف تھان کے ٹرّے۔

تِلْكَ۔ ذٰلِكَ کا مونث ہے تِيْ اسم اشارہ مونث ہے اور لام بعد کے لئے اور کاف خطاب کا ہے

تِلْكَ بِتِلْكَ یعنی سورۂ فاتحہ میں جو دعا ہے وہ اس آمین کی وجہ سے قبول ہوتی ہے یا آمین اس کا ایک جزء ہے بعضوں نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ اشارہ ہے امام کی نماز کی طرف، یعنی تمہاری نماز امام کی نماز کے تابع ہے بعضوں نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ سے یہ مقصود ہے کہ تم ہر رکن امام کے بعد ادا کرو اور امام کے بعد اس سے فارغ ہو، امام کی ایک ذرا سی تقدیم اس کا بدل وہ تاخیر ہو جائے گی، جو تم فارغ ہونے میں کرو گے)۔

تَلٌّ۔ ٹیلہ۔ گرنا گرانا، اوندھا پچھاڑنا گردن اور منہ کے بل ڈالنا۔

أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَتُلَّتْ فِي يَدِي زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں ڈال دی گئیں۔ فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ آپ نے وہ پینے کا پیالہ (جس میں دودھ یا شربت تھا) اس لڑکے کے ہاتھ میں ڈال دیا (جب اس نے بائیں طرف کے بوڑھے لوگوں کو پہلے دینا منظور نہیں کیا دیکھتے ہیں یہ لڑکے

[1] علی رض کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

ابن عباس نے وَتَرَکُوْكَ لِمَتَلِّكَ تجھ کو تیرے گرنے کے مقام میں چھوڑ دیا۔ قرآن میں ہے وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ اس کو پیشانی کے بل گرایا فَجَاءَ بِنَاقَةٍ کَوْمَاءَ فَتَلَّهَا ایک بڑی کوہان والی اُونٹنی لائے اُس کو بٹھایا۔ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ اَلْقَاتِلُ یُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ۔ خونی کو رسّی سمیت (جس سے وہ بندھا ہو) مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیں گے۔

تُلُوٌّ۔ پیچھے جانا، پیروی کرنا، چھوڑ دینا۔

تِلَاوَةٌ۔ پڑھنا۔

اِتِّلَاءٌ۔ پیچھے لگانا، آگے بڑھ جانا۔

اَتْلَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی نے اپنی اولاد چھوڑی۔

لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ اصل میں وَلَا تَلَوْتَ تھا واؤ کو یے سے بدل دیا کہ دَرَیْتَ کا ہموزن ہو جائے) یعنی نہ تو خود سمجھا نہ تو نے سمجھدار کی پیروی کی (بلکہ بے وقوف باپ دادوں اور جاہل خاندان والوں کی پیروی کی) اور صحیح وَلَا اَتْلَیْتَ ہے جیسے اوپر گزر چکا (بعضوں نے کہا وَلَا تَلَیْتَ کے معنی یہ ہیں نہ تو نے کچھ پڑھا۔ ایک روایت میں وَلَا اَتْلَیْتَ ہے، تو یہ بددعا ہوگی اُس کے لئے یعنی تیری اونٹنیاں لاولد مر جائیں ان کی نسل ہی نہ رہے یَتْلُوْنَ اٰیَاتِهٖ وَیَتَفَقَّهُوْنَ فِیْهِ۔ قرآن کی آیتوں کو پڑھتے ہیں، اُن کا مطلب سمجھتے ہیں (اُن پر عمل کرتے ہیں یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے۔ آپ فرماتے ہیں قسم خدا کی قرآن کی تلاوت یہ نہیں ہے کہ آیتوں کو زبانی یاد کر لیا حروف اور الفاظ اور اخماس اور اعشار (اور رکوع) منضبط کرنا۔ بلکہ تلاوت یہ ہے کہ آیتوں کے مضامین میں غور و فکر کرنا، قرآن کے احکام پر عمل کرنا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ہزاروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جو قرآن کی تلاوت اِس طرح کرتا ہو۔ بلکہ الفاظ کا رٹنا بس اسی کو تلاوت قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ تلاوت نہیں ہے۔ جیسے امام صاحب نے فرمایا فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْهُ جب وحی کی حالت موقوف ہوئی۔ ایک روایت میں فَلَمَّا اُجْلِیَ عَنْهُ ہے۔ یعنی جب وحی کی حالت دُور ہوگئی مَا اَصْبَحَتْ اَتْلِیَتُهَا میں ابھی تجھ پر باقی نہیں رکھے کا یعنی ابھی میرا قرضہ دیدے عرب لوگ کہتے ہیں اَتْلَیْتُ حَقِّیْ عِنْدَهٗ میں نے اپنا حق اُس پر باقی رکھا۔ اَتْلِیَتُهٗ میں نے معاف کر دیا تَلِیَتْ لَهٗ تَلِیَّةٌ یا تُلَاوَةٌ اس کا کچھ قرض باقی رہ گیا ہے۔

تَلَانَ اصل میں اَلْاٰنَ تھا، شروع میں تے کو زیادہ کیا اور ہمزہ گرا دیا جیسے اَلْحِیْنَ میں تَحِیْنَ کہتے ہیں) اِذْهَبْ بِهٰذِهٖ تَلَانَ مَعَكَ اب اِن تینوں باتوں کا جواب اپنے ساتھ لے کر جا (یہ ابن عمرؓ نے اس شخص سے کہا جس نے حضرت عثمان رضؓ کو بُرا کہا تھا)۔

بَابُ التَّاءِ مَعَ الْمِیْمِ

تَمْتَمَةٌ۔ بات کرنے میں تے اور میم کی سی آواز نکالنا، یا ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے۔

تِمْثَالٌ۔ مورت (پتلی) (اس کو بابُ المیم مع الثاء میں ذکر کرنا تھا)

یَجِیْئُ مَعَهٗ تِمْثَالُ الْجَنَّةِ دجال آئے گا اُس کے ساتھ بہشت کی تصویر ہوگی۔ ایک روایت میں بِمِثَالِ الْجَنَّةِ ہے یعنی بہشت کی تصویر اپنے ساتھ لائے گا (ظاہر میں بہشت ہوگی اور حقیقت میں دوزخ ہوگی کیونکہ اس میں جانا عاقبت خراب کرنا ہے) وِسَادَةٌ فِیْهَا تَمَاثِیْلُ ایک تکیہ جس میں مورتیں تھیں اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِیْلِ ہم نصاریٰ کے گرجوں میں مورتوں کی وجہ سے نہیں جاتے (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک نصرانی نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ گرجا میں مورتیں نہ ہوں تو وہاں جا کر نماز پڑھنا منع نہیں) كَانَ لَنَا تِمْثَالُ طَائِرٍ ہمارے پاس ایک پرندے کی تصویر تھی سِتْرٌ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ پردے پر مورتیں بنی تھیں (یہ مورتیں جاندار کی ہوں گی اِس لئے آپ ناراض ہوئے یا اس لئے کہ دیوار اور پتھر اور مٹی پر کپڑا منڈھنا منع ہے۔ دوسری روایت میں ہے اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو کپڑا اُڑھائیں وہ لوگ شرمندہ ہوں جو قبروں پر چادریں اُڑھاتے ہیں۔ زندہ لوگ تو ننگے پھرتے ہیں، سردی کھاتے ہیں ان کی تو خبر نہیں لیتے اور قبروں اور مشہدوں اور عَلَموں اور جھنڈوں پر کمخواب اور زر

اُڑجاتے ہیں۔)

تَمْرٌ۔ سُوکھی کھجور۔ جمع تَمَرَاتٌ ہے۔

عَیْنُ التَّمْرِ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

اَسَدٌ فِیْ تَامُوْرَتِہٖ۔ شیر اپنے ڈربے میں (یا شیر کا دل) کھا ہے اَکَانَ لَا یَرٰی بِالتَّتْمِیْرِ بَاْسًا گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھجور کی طرح سکھا کر اگر محرم (احرام والا) رکھ لے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا کھانا تیار نہیں ہوتا اور بھوک لگ آتی ہے، کھجور موجود ہو تو بھوک لگتے ہی اس کو کھا سکتے ہیں)

تِمْرَاحَۃٌ۔ خوش، مگن، پھولا ہوا (اس کو باب المیم مع الراء میں ذکر کرنا تھا)

تِمْرَاحَۃٌ (رفانے معجمہ سے بھی ہوسکتا ہے) یعنی مزاح کرنے والا زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَۃِ اَنِّیْ تِلْعَابَۃٌ تِمْرَاحَۃٌ نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص اُن کی ماں فتنہ پردازی اور فساد میں مشہور تھیں۔ "نبغ" کے معنی ظاہر ہونا) یہ سمجھا کہ میں ایک کھیل کود کرنے والا خوش و خرم مگن آدمی ہوں (مجھ کو بھلا حکومت اور انتظام سلطنت سے کیا واسطہ؟)۔

تَتِمَّۃٌ یا تِمَامٌ یا تَمَامَۃٌ پورا ہونا قصد کرنا، ایک کام کو چلانے

اِتْمَامٌ۔ پورا کرنا، دینا۔

تَتْمِیْمٌ۔ پورا کرنا، لٹکانا۔

تَمِیْمَۃٌ۔ چتکبرے (سیاہ سفید) مہرے جو جوڑ کر عرب نظر لگنے کے لئے بچوں کے گلے میں لٹکاتے۔

مجمع البحرین میں ہے تَمِیْمَۃٌ تعویذ کو بھی کہتے ہیں جو آدمی پر لٹکاتے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں یا اپنی جان کو ان کی پناہ میں دیتا ہوں ان کے سب کلمے پورے ہیں، ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں یا اس کے کلمے پورا فائدہ دینے والے ہیں یا پورا بچانے والے ہیں اس کو جو اُن کی پناہ میں آئے) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ اے پروردگار اِس پوری دعوت کے صاحب، پوری دعوت اذان کو فرمایا، کیونکہ وہ اللہ کی عبادت کی دعوت ہے جو سب دعوتوں سے بڑھ کر ہے) وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اور اس نماز کے صاحب جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے (اب کسی دین سے منسوخ نہیں ہوسکتی۔ بعضوں نے کہا پوری دعوت یعنی حجت قائم کرنے میں اور نماز کے لئے آنا واجب کرنے میں پوری ہے۔ بعضوں نے کہا پوری سے یہ غرض ہے کہ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا، یا اس میں تمام عقائد پوری طرح سے موجود ہیں۔ مثلاً توحید، رسالت اللہ کی عظمت وغیرہ) کَانَ یَقُوْمُ لَیْلَۃَ التَّمَامِ یا تِمَامِ بکسرۂ تا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کی چودھویں شب میں عبادت کرتے (اس کو تمام اس لئے کہا کہ چاند اس شب میں پورا ہوجاتا ہے۔ بعضوں نے کہا لَیْلَۃُ التِّمَامِ بکسرۂ تا وہ رات جو سال بھر میں سب سے بڑی ہوتی ہے) اَلْجَذَعُ التَّامُّ التَّمُّ یُجْزِیْ (قربانی میں) پورے ایک سال کی بھیڑ پورے بدن کی کافی ہے (ایک روایت میں اَلتَّامُّ التَّمَمُ ہے، معنی وہی ہیں) بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ اللہ کی پوری لعنت لے کر فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ (یہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا قول ہے) میں اس وقت نکلی جب پورے دنوں سے تھی (نو مہینے کا پیٹ تھا) مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ جو شخص صبح تک روزے کی نیت نہ کرے بلکہ بے روزہ صبح کرے، وہ بھی اپنا روزہ پورا کرے (شام تک کچھ کھائے پیئے نہیں رمضان کا احترام کرے) تِمَّ عَلٰی صَوْمِکَ اپنا روزہ چلائے جا، قائم رکھ اِنْ تَمَّمْتَ عَلٰی مَا تُرِیْدُ یا اِنْ تَمَّمْتَ اگر تو جو چاہتا ہے وہی کئے جائے۔ فَتَتَامَّتْ اِلَیْہِ قریش کے لوگ کثرت سے دیکھے اُن کے پاس آئے اَلتَّمَائِمُ وَالرُّقٰی مِنَ الشِّرْکِ گنڈے اور منتر شرک کی باتیں ہیں (اگر یہ سمجھے کہ گنڈہ اور منتر خود کوئی اثر رکھتا ہے، یعنی اللہ کے بے حکم تب تو حقیقۃً مشرک اور کافر اور اسلام سے خارج ہوگیا۔ جیسے دوا کے نسبت کوئی یہ اعتقاد رکھے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اثر کرتا ہے

تب حقیقۃً مشرک نہیں ہوا، مگر مشرکوں کا سا کام اُس نے کیا۔ کیونکہ گنڈے لٹکانا اور منتروں سے جھاڑ پھونک کرنا مشرکوں کا طریق تھا۔ ہمارے بعضے علماء نے بچوں کے گلے میں ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ لٹکانا مکروہ رکھا ہے۔ اور طیبیؒ نے کہا مُراد وہ گنڈے اور منتر ہیں جو جاہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں مثلاً اُن میں شیاطین اور کافروں کے نام لئے جاتے ہوں یا شرک کے مضامین ہوں مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا: ان سے تندرستی چاہنا اگر اسمائے الٰہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دُعائیں ہوں، تو ایسے تعویذ لٹکانا یا مکان پر لگانا جائز ہے۔ مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَكَ جس نے گنڈا لٹکایا اُس نے شرک کیا (مشرکوں کا سا کام کیا) مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً۔ اگر میں گنڈا لٹکاؤں تو پھر کوئی بُرا کام کرنے کی مجھ کو پرواہ نہ رہے گی (کیونکہ سب سے بُرا کام شرک ہے جب وُہی کر لیا تو اب اس سے کم بُرے کاموں کی کیا پرواہ رہے گی)۔ مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهٗ جس نے گنڈا یا تعویذ لٹکایا اللہ اُس کی مُراد پوری نہ کرے۔

ابن اثیر نے کہا ان کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گنڈے سے ضرور شفا ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے اس کو شرک فرمایا کیونکہ وہ اِس گنڈے سے تقدیر الٰہی کو روکنا چاہتے تھے اور غیر خدا سے بلا دفع کرنے کی درخواست کرتے تھے، حالانکہ بلا اور درد اور مصیبت کا دفع کرنے والا اللہ ہی ہے (جو کوئی خدا کے سوا کسی پیر یا ولی یا پیغمبر یا امام یا درویش کو مشکل کشا، بلا کا دور کرنے والا بیماری اور دکھ سے چنگا کرنے والا سمجھے، وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہے۔ اللہ کے بے حکم کوئی کچھ نہیں کر سکتا وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے البتہ اگر یہ سمجھے کہ ولی یا پیغمبر یا امام یا پیر بہ حکم خداوندی مدد کر سکتے ہیں یا بیماری کو دفع کر سکتے ہیں دوا کی طرح تو وہ مشرک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ان کو ہر جگہ اور ہر مقام میں حاضر و ناظر اور سننے والا نہ جانے قرآن میں ہے وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی میں اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہوں اور مُردے کو جلا دیتا ہوں ہو عَقَدْتُ التَّمَائِمَ اور گنڈوں میں گرہیں دینا اُن کو لٹکانا۔ وَاِنَّ غُلَامًا بَيْنَ كِسْرٰى وَهَاشِمٍ لَاَكْرَمُ مَنْ نِيْطَتْ عَلَيْهِ التَّمَائِمُ ایک لڑکا کسریٰ اور ہاشم کے درمیان، اُن سب میں زیادہ عزت دار ہے جن پر تعویذ باندھے گئے (یہ ابوالاسود نے امام زین العابدینؓ کی تعریف میں کہا) امام حسن رضؓ نے معاویہ کے جواب میں، جب یہ شعر پڑھا

وَتَجَلُّدِيْ لِلشَّامِتِيْنَ اُرِيْهِمْ اَنِّيْ لِرَيْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ

یعنی میں ملامت کرنے والوں اور عیب کرنے والوں کے مقابلہ میں اپنی مضبوطی دکھلا کر یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں زمانہ کے حوادث سے بیقرار نہیں ہوتا۔ علی الفور یہ شعر پڑھا:

وَاِذَا الْمَنِيَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا اَلْفَيْتَ كُلَّ تَمِيْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

(محیط میں ہے کہ یہ ابوذویب شاعر کی بیت ہے۔) یعنی جب موت اپنے پنجے مار دے اس وقت ہر ایک گنڈے اور تعویذ کو بے فائدہ پائے گا۔

سعدیؒ نے یہی مضمون لے کر یوں کہا ہے دو چوں مخطط اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج اَلْكَفَنُ الْمَفْرُوْضُ ثَلٰثَةُ اَثْوَابٍ تَامٌّ۔ فرض کفن، یعنی تین کپڑوں کا پورا ہے (اِس سے زیادہ اور کپڑے بڑھانا جیسے عمامہ اور قمیص اوپر کی ایک چادر، یہ سب بدعت ہیں) لَمَّا نَفَرْتُ مِنْ مِنًى اَقَمْتُ اَنَا الْمُقَامَ بِمَكَّةَ فَاَتْمَمْتُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ جَاءَنِيْ مِنَ الْمَنْزِلِ فَلَمْ اَدْرِ اَتِمَّ اَمْ اَقْصُرُ فَذَكَرْتُ الْقِصَّةَ عَلٰى اَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَى التَّمَامِ عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں: میں نے جب منا سے کوچ کیا تو مکہ میں ٹھہرنے کی نیت کر لی اور نماز پوری پڑھی پھر گھر سے ایک منزل میں نے جانا چاہا) اب مجھ کو شک ہوا کہ نماز پوری پڑھوں یا قصر کروں؟ میں نے یہ قصہ جناب امیر سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا پھر قصر شروع کر دے بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جو لوگ اندھیروں میں نمازوں کے لئے مسجدوں کو جاتے ہیں، اُن کو یہ خوشی کی خبر سنا دے

کے دن ان کو پوری روشنی ملے گی فَتَمَّتْ صَلٰوتُهٗ اُس کی نماز پوری ہو گئی ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اخیر تک کہہ کر سو کا عدد پورا کیا کَانَ لَا یُتِمُّ التَّكْبِيْرَ۔ آنحضرتؐ اللہ اکبر کو بڑھا کر نہیں کہتے تھے (یعنی نماز میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ کے لفظ میں یا اکبر کے لفظ میں مد کرتے ہیں) اِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِاَرْبَعٍ اگر اُس نے ایک رکعت جو اور پڑھی اس سمیت پوری چار رکعتیں ہو گئیں لَيْسَتِ التَّمِيْمَةُ مَا يُعَلَّقُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ وَلٰكِنَّ التَّمِيْمَةَ مَا يُعَلَّقُ قَبْلَهٗ گنڈا یا تعویذ جس کو تمیمہ کہتے ہیں (اور اُس کا لٹکانا منع ہے) وہ ہے جو بلا اُترنے سے پہلے لٹکایا جائے (اور یہ اعتقاد ہو کہ اُس کے لٹکانے سے بلا نہ آئے گی) لیکن جو تعویذ بلا اُترنے کے بعد لٹکایا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اسی طرح جس تعویذ میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی یا ادعیہ ماثورہ لکھے ہوں اس کا بھی لٹکانا منع نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شرک نہیں ہے۔ خود اللہ ہی کے کلمات سے پناہ لینا ہے۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں اور اصحابؓ سے ایسے تعویذوں کا لٹکانا منقول ہے)۔

تَمَنٌّ۔ ایک مقام کا نام ہے۔ یعنی ہرشی کی گھاٹی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔

وَهِيَ بِمَكَانٍ مِنْ تَمَنٍّ بِسَفْحِ هَرْشٰى وہ تمن میں ہے جو ہرشی کے نشیبی جانب یا ہرشی کے عرض میں ہے۔ ہرشی ایک گھاٹی ہے جحفہ کے قریب۔

بابُ التاء مع النون

تَنَاءٌ یا تِنَاءَةٌ۔ مقیم ہونا، رہنا۔

اَلتَّانِيْ۔ کسان، کاشتکار، گاؤں کا رہنے والا۔

اِبْنُ السَّبِيْلِ اَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ التَّانِيْ۔ مسافر کو (کنویں سے) پانی لینے کا حق وہاں کے رہنے والے سے زیادہ ہے کیونکہ وہاں کا باشندہ تو دوسرے وقت بھی پانی لے سکتا ہے، مسافر تو جانے والا ہے۔ اس کو پانی نہ ملے تو سخت تکلیف ہو گی لَيْسَ لِلتَّانِيَةِ شَيْءٌ جو جماعت اپنی بستی میں رہے (مجاہدین کے ساتھ نہ جائے) اس کو لوٹ کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملے گا مَنْ تَنَاءَ فِيْ اَرْضِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَيْرُوْزَهُمْ وَمِهْرَجَانَهُمْ حُشِرَ مَعَهُمْ جو شخص ایران میں رہے اور پارسیوں کی طرح نوروز اور مہرگان (شروع جاڑے) کی عید کرے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہو گا (اسی طرح کوئی ہندوستان میں رہے اور ہندوؤں کی رسمیں دیوالی، ہولی، تل سنکرات دسہرہ رام نومی، جنم اشٹمی وغیرہ میں شریک ہو اس کا بھی حشر انہی کافروں کے ساتھ ہو گا۔ معاذ اللہ اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، ان مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوں اور مسلمان بادشاہوں کے لئے جو نوروز کی عید کیا کرتے ہیں)۔

تِنْبَلٌ یا تِنْبَالٌ یا تُنْبُوْلٌ۔ چھوٹا، سست، اَبدی۔ اصل میں یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جمع تَنَابِيْلُ اور تَنَابِلَةٌ ہے کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں يَمْشُوْنَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِيْلُ وہ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو پاؤں پھیلا کر ہر درخت میں سے کھاتے ہوئے چلیں (یعنی آہستہ آہستہ) ان کو مار بچاتی ہے۔ جب کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں بھاگتی ہیں۔

تُنُوْخٌ۔ مقیم ہونا ٹھہرنا

اِنَّهٗ اٰمَنَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنْ يَهُوْدَ فَتَنَخُوْا عَلَى الْاِسْلَامِ عبد اللہ بن سلام اور اُن کے ساتھ والے یہودی ایمان لائے، اور ایمان پر ثابت قدم رہے، ایک روایت میں فَتَنَخُّوْا ہے پہلے نون پھر خائے معجمہ یعنی اسلام میں پکے ہو گئے۔

تَنْدُوَةٌ (یہ صاحب مجمع البحار نے باب التاء مع النون میں لکھا ہے اور لغت میں نہیں ملتا۔ البتہ ثُنْدُؤَةٌ یا ثُنْدُءَةٌ یا ثَنْدُوَةٌ مرد کے پستان پر جو گوشت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں۔ اور حدیث میں جو آیا ہے دَفَاَنَ جَنْبَ ثُنْدُءَتِهٖ یہاں ثُنْدُءَةٌ سے ناک کا سرا مراد ہے جہاں تک گوشت ہوتا ہے یہ بھی ثائے مثلثہ سے ہے۔ جیسے کتاب الثاء میں مذکور ہو گا مگر صاحب مجمع نے اس کو تائے فوقانی اس باب میں لکھا ہے۔)

تَنُّوْرٌ۔ تنور جس میں روٹی پکاتے ہیں یہ لفظ عبرانی یا سُریانی ہے، "رتن" کہتے ہیں دُھوئیں کو اور نور کے معنی آگ۔ بعضوں نے کہا اصل میں تَنْوُوْرٌ تھا۔ پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر ہمزہ کو نون سے اور نون کو نون میں ادغام دیدیا تَنُّوْرٌ ہوگیا۔ تَنُّوْرٌ سطح زمین کو بھی[1] کہتے ہیں۔ اور پانی کے بہنے کو بھی۔

قَالَ لِمَنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ لَوْ اَنَّ ثَوْبَكَ فِي تَنُّوْرِ اَهْلِكَ اَوْ تَحْتَ قِدْرِهِمْ كَانَ خَيْرًا لَّكَ۔ ایک مرد کُسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنے تھا۔ آپؐ نے فرمایا کاش تیرا یہ کپڑا تیرے گھر والوں کے تنور میں ہوتا یا دیگ کے تلے، تو تیرے لئے بہتر ہوتا (یہ سنکر وہ شخص گیا اُس کپڑے کو جلا دیا۔ حالانکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس کپڑے کی قیمت کو اپنے گھر والوں کی روٹی میں یا لکڑی میں خرچ کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا) فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ جب خاوند اپنی جورو کو صحبت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہیئے گو تنور پر روٹی پکا رہی ہو (بشرطیکہ یہ روٹی خاوند کا مال ہو، کیونکہ اس نے ایسے وقت میں بلا کر اپنا نقصان آپ پسند کیا)۔

تَنُوْفَةٌ۔ بنجر اُجاڑ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ آدمی۔ بعضوں نے کہا دور دراز۔

سَافَرَ رَجُلٌ بِاَرْضٍ تَنُوْفَةٍ۔ ایک شخص نے ایک اُجاڑ یا دُور دراز زمین میں سفر کیا

تَنُّوْمَةٌ۔ ایک پھلدار درخت ہے۔ بعضوں نے کہا شاہدانہ کا درخت یعنی کھونجی کا۔

تِنٌّ۔ ہم عمر برابر والا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِنِّيْ وَتِرْبِيْ (عمار کہتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہم عمر اور ہم سن ہیں۔

تِنٌّ اور تِرْبٌ دونوں کا ایک ہی معنیٰ ہے۔

اَتْنَانٌ اور اَتْرَابٌ جمع ہے

تِنِّيْنٌ اژدہا اور بڑی مچھلی۔ عجائب المخلوقات میں ہے کہ تِنِّيْن یعنی اژدہا ایک موذی سانپ ہے اُس کے دانت بھالے کی انیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کھجور کے جھاڑ برابر قد و قامت آنکھیں سُرخ بہت جانوروں کو نگل جاتا ہے جنگل کے سب جانور اس سے ڈرتے ہیں ایسی طرح دریا کے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ تِنِّيْنًا اللہ تعالےٰ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہا مسلط کریگا[2] (وہ اس کو ڈسیں گے اور کاٹیں گے)

تِنَاوَةٌ یا تِنَايَةٌ درس تدریس چھوڑ دینا۔ کھیتی باڑی کرنا۔

كَانَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَاَضَرَّتْ بِهِ التِّنَاوَةُ۔ حمید بن ہلال عالم تھے، مگر درس تدریس کے چھوڑ دینے اور کھیتی باڑی میں لگجانے سے اُن کو نقصان پہنچا (ایک روایت میں بِنَاوَةٌ ہے بائے موحدہ سے، یعنی شرف اور بزرگی نے اُن کو نقصان پہنچایا)۔

باب التاء مع الواو

تَوْبٌ یا تَوْبَةٌ یا مَتَابٌ یا تَابَةٌ یا تَتُوْبَةٌ گناہ سے باز آنا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ۔ گناہ پر شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وہ خداوند بندوں کی توبہ قبول کرنے والا، اُن کے گناہ بخشنے والا ہے۔ اَلتَّوْبَةُ يَجْمَعُهَا سِتَّةُ اَشْيَاءَ توبہ میں چھ باتیں ہونا چاہئیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے) پچھلے گناہ پر شرمندگی، اگر فرض ترک ہوگیا ہو تو اُس کا اعادہ، مظلوم کو بدلہ دینا، جن سے جھگڑا ہوا ہو، ان سے معافی حاصل کرنا، آئندہ کے لئے عزم صمیم کرنا کہ اب گناہ نہ کروں گا، اللہ کی عبادت میں اپنے تن بدن کو گھلانا جیسے پہلے گناہ ہوں میں موٹا کیا تھا۔ عبادت کی تلخی نفس کو چکھانا جیسے گناہ کا مزہ اس کو چکھایا تھا۔ نَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ آنحضرتؐ توبہ اور رحم کے پیغمبر ہیں (حضرت موسیٰ کی شریعت

[1] وفار التنور میں حضرت علی رض سے منقول ہے کہ سطح زمین مراد ہے۔ ۱۲

[2] مجمع البحرین میں ہے کہ ننانوے کی تعیین اس وجہ سے ہے کہ آخرت میں اللہ نے مومنوں کے لئے ننانوے رحمتیں رکھی ہیں اور کافر اللہ کی رحمت سے محروم ہیں اور ہر رحمت کے مقابلہ میں گویا ایک اژدہا مقرر ہوگا۔ ۱۲ منہ

میں گناہ کی سزا ملنا ضروری تھی ہندؤں کے مذہب میں بھی کرنی کا ثواب یا عذاب ملنا ضروری ہے اور توبہ سے سزا معاف نہیں ہوتی، ہماری شریعت میں توبہ سے گناہ معاف ہوجاتا ہے، آپ کی ذات بابرکات سے سب پر اللہ کا رحم ہوا، اگلی اُمتوں کی طرح عام عذابوں سے بچ گئے، جیسے خسف ومسخ وغیرہ مَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا جو شخص پچھم کی طرف سے سورج نکلنے سے پیشتر توبہ کرے اللہ اُس کی توبہ قبول کرے گا (کہتے ہیں قیامت کے قریب تین دن تک سُورج پچھم کی طرف سے نکلے گا۔ اور صحیح یہ ہے کہ ایک دن ایسا ہوگا پھر معمول کے موافق پورب کی طرف سے نکلا کرے گا) اَنْ تَابَ لَمْ يُقْبَلْ اب اگر (جو متقی بازمیں) توبہ کرے گا تو اُس کی توبہ قبول نہ ہوگی (مراد یہ کہ صرف زبان سے توبہ کرے اور دل میں پھر شراب پینے کی نیت ہو۔ ایسی توبہ تو خود ایک گناہ ہے۔ جیسے حضرت رابعہ فرماتی ہیں۔ ہمارا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے۔ اگر دل سے توبہ کرے، اخلاص کے ساتھ اور گناہ پر نادم ہو تو وہ ضرور قبول ہوگی، گو ستر بار ہر روز وہی گناہ کرے) فَاسْتَتَابَهُمْ عُمَرُ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ حضرت عمرؓ نے ان سب مرتدوں سے توبہ کرائی، سوائے ابن نواحہ کے اس کی توبہ منظور نہیں کی قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔)

قائلا لا۔ ہم سمجھتے تھے کہ مسیلمہ کذاب کے تابع اور معتقد دنیا میں نہیں رہے مگر دبستانِ مذاہب سے معلوم ہوا کہ اس کے تابع اِس کے مصنف کے زمانہ تک موجود تھے جو مسیلمہ کو سچا پیغمبر جانتے تھے۔ دنیا بھی عجب بھیڑیا دھسان ہے۔ کہیئے مسیلمہ کا کونسا کلام اس قابل تھا کہ اُس کو پیغمبر سمجھا جائے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

يَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ جو شخص حرص سے توبہ کرے اللہ اس کو معاف کرے گا یا اس پر تخفیف کرے گا اُسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ توبہ کا ستون (جو مسجد نبوی میں تھا بعض صحابہ اس کے پاس توبہ کیا کرتے تھے اس لیے اُس کا نام توبہ کا ستون ہوگیا)

تَوَّابٌ بہت توبہ کرنے والا یہ بندہ ہے اور بہت توبہ قبول کرنے والا پروردگار ہے۔

تَابُوْت. توراۃ کا صندوق (بعضوں نے کہا اس میں دس نصیحتیں لکھی ہوئی رکھی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کی تھیں، بعضوں نے کہا، کچھ تبرکات تھے جیسے عصا کے ٹکڑے ٹوٹے پھوٹے تختیاں توراۃ کی) جَعَلَكُمُ اللّٰهُ تَابُوْتَ عِلْمِهٖ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے علم کا تابوت بنا دیا (یہ آنحضرتؐ نے اہلِ بیت کے حق میں فرمایا) ثَلٰثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نہیں دیتا۔

تُوَيْتَات۔ تُوَيْت بن حبیب کی اولاد جیسے حُمَيْدَات حمید کی اولاد یا اُسَامَاتٌ اُسامہ کی اولاد، یہ ابن عباسؓ نے تحقیر کی راہ سے کہا۔

تَوَجٌ۔ تاج پہنا، اُنگلی، سُوجن میں گھس جانا۔

تَاجٌ۔ وہ جو بادشاہوں کے سر پر رکھنے کے لیے سونے اور جواہر سے بنایا جاتا ہے۔

تَوَّجْتُهٗ۔ میں نے اُس کو تاج پہنایا۔

اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔ عمامے عرب لوگوں کے تاج ہیں کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے سر رہتے، کوئی کوئی صرف ٹوپی رکھتے) اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ وَيُعَصِّبُوْهُ مدینہ والوں نے ارادہ کیا تھا کہ عبداللہ بن اُبَیّ کے سر پر تاج رکھیں (اس کو سردار بنائیں، سرداری کا پٹکا اُس کے سر پر لپیٹیں) تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں بادشاہی تاج پہنائے گا۔ هٰكَذَا تِيْجَانُ الْمَلٰٓئِكَةِ فرشتوں کے عمامے ایسے ہی ہوتے ہیں (جب وہ انسانی صورت میں نمودار ہوں) وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ اُس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا۔ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا اُس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا۔

تَوْرٌ۔ چھوٹا پیالہ یا پیتل یا پتھر کا لوٹا جس میں پانی پیتے ہیں۔ کبھی اس سے وضو بھی کرتے ہیں، کبھی اس میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں۔

اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ میں ایک کونڈے یا ڈول یا چھاگل میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا اُتِيَ بِطَشْتٍ اَوْ تَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ ایک طشت یا ایک لوٹا پانی کا لایا گیا۔

اَوْ حِفِيْهِ فِيْ تَدْرٍ۔ اس مشک کو ایک کونڈے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال (یہ حضرت سلمان فارسی رضہ نے اپنی بیوی سے وفات کے وقت کہا)۔

تُوْسٌ۔ طبیعت، خلقت۔

كَانَ تُوْسِيَ الْحَيَاءُ میری طبیعت میں شرم تھی (عرب لوگ کہتے ہیں مُؤْمِنٌ تُوْسِ صِدْقٍ وہ سچائی کے اصل میں سے ہے)۔

تَوْقٌ۔ بروزن شَوْقٌ معنی بھی وہی ہیں جو شوق کے ہیں۔

مَالَكَ تَتَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَّتَدَعُنَا آپ کو کیا ہوا ہے، قریش کی لڑکیاں کرتے ہیں اور ہم کو (یعنی بنی ہاشم کی لڑکیوں کو) چھوڑ دیتے ہیں (ایک روایت میں تَنَوَّقُ ہے نون سے، یعنی آپ قریش میں شادی کرنا اچھا سمجھتے ہیں، پسند کرتے ہیں، اور بنی ہاشم جو قریش کا افضل ترین خاندان ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہاشم آنحضرت ہ کے پردادا تھے۔ آپ نے کنبے میں شادی کرنا پسند نہیں فرمایا اور قریش کے دور تر خاندانوں میں شادی کرنا پسند کیا جو سراسر حکمت اور دانائی پر مشتمل تھا کیونکہ کنبے میں شادی کرنا طبّاً خوب نہیں ہے اور بعضے بیوقوف کم علم اسی کو اچھا سمجھتے ہیں۔ چچا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی کی بیٹیوں پر جان دیتے ہیں) اِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهٗ مَالَكَ تَتَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُ سَائِرَهُمْ ایک عورت نے آنحضرت صلعم سے کہا آپ کو کیا ہوا ہے آپ قریش ہی کی عورت کرتے ہیں، عرب کے دوسرے قبیلوں کی نہیں کرتے (یہ آپ کی عین دانائی اور حکمت تھی اپنی قوم اور ملک کی عورت سے جیسی راحت ہوتی ہے وہ دوسرے ملک اور قوم کی عورت سے نہیں ہوتی افسوس ان جوان طبیعت بیوقوفوں پر جو اپنی نیشن (قوم) چھوڑ کر غیر قوم میں شادی کرتے ہیں پھر ساری عمر پچھتاتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں۔ بنی ہاشم کی عورت جو آپ نہ کرتے اس میں وہی حکمت تھی جو ابھی بیان ہوئی) كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَّقَةً آنحضرت کی اونٹنی بہت عمدہ تھی (او صحیح مُنَوَّقَةً ہے نون سے یعنی تعلیم یافتہ مؤدب تھی)۔

تِوَلَةٌ۔ محبت کا ٹوٹکہ جو عورتیں اپنے خاوند کا دل ملانے کے لئے کیا کرتی ہیں (اس میں حُب کا تعویذ اور دھاگہ وغیرہ سب آگیا، کیونکہ یہ جادو میں داخل ہے)

اَلتِّوَلَةُ شِرْكٌ محبت کا گنڈا اور تعویذ اور منتر کرنا شرک ہے (یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آنحضرت کے زمانے میں اس قسم کے عملیات میں شرکیہ مضامین ضرور ہوا کرتے تھے بعضوں نے کہا مطلب آپ کا یہ ہے کہ اگر ٹوٹکہ کرنے والا یہ سمجھے کہ عمل کے زور سے خدا کی تقدیر رک جائے گی، تو وہ مشرک ہوگیا۔ میں کہتا ہوں کہ آیات قرآنی اور ادعیہ ماثورہ سے حُب کا عمل کرنا یا حُب کا تعویذ بالتزام لکھنا شرک نہیں ہوسکتا غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ مکروہ ہوگا)۔

قَالَ اَبُوْجَهْلٍ اِنَّ اللّٰهَ——

قَدْ اَرَادَ بِقُرَيْشٍ التِّوَالَةَ ابوجہل کہنے لگا اللہ تعالےٰ نے قریش پر مصیبت لانا چاہی ہے (مردود یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو بھیجکر قریش پر وہ مہربانی کی کہ سارے عالم میں ان کا نام روشن ہوگیا ورنہ قریش کو پوچھتا کون تھا) اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ وَتَشْرَبُ الْمَاءَ فِيْ كَرِشٍ لَمْ تَثَّغِرْ قَالَ تِلْكَ عِنْدَنَا الْفَطِيْمُ وَالتِّوْلَةُ وَالْجَذَعَةُ (ابن عباسؓ سے کہا) ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو درخت چرتا ہے اور پانی ایسے پیٹ میں پیتا ہے جس میں ابھی دانت نہیں نکلے (یعنی کھانے کے دانت) یا ابھی دودھ کے دانت نہیں گرے انھوں نے کہا ہمارے نزدیک تو یہ وہ بکری کا بچہ ہے جس کا دودھ چھٹا ہو اور تولہ اور ایک سال کا بچہ۔ خطابی نے کہا یوں ہی مروی ہے۔ تَوَلَةٌ اور صحیح تِلْوَةٌ بکری کے بچہ کا جب دودھ چھڑا دیا جائے وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے رہے تو اس کو تِلْوٌ اور تِلْوَةٌ کہتے ہیں یعنی ماں کو متلی اس کی جمع مَتَالِيْ ہے۔

تُوْمٌ۔ لہسن بروزن و معنی ثُوْمٌ ہے۔

تُوْمَةٌ۔ موتی یا انتی جس میں بڑا موتی پڑا ہو۔ بالی۔

اَتَعْجِزُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تُوْمَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ کیا تم عورتوں میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کرسکتی (اگر سچے موتی نہ ملیں تو چاندی کے دو موتی بنالے یا چاندی کی دو انتیاں پہن لے یا کانوں میں ڈال لے) اس کی جمع تُوَمٌ اور تُوْمٌ ہے وَمَا قَدْرُ اُذُنِهٖ اِلَّا

اس کی کنکریاں موتی ہیں (یہ حوضِ کوثر کا ذکر ہے)۔

تَوٌّ۔ اکیلا طاق۔

اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَالسَّعْيُ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ۔ کنکریاں طاق ماری جاتی ہیں (یعنی سات) اور صفا مروہ کی دوڑ بھی اور طواف کے پھیرے بھی طاق ہی ہیں بعضوں نے استجمار سے استنجا مراد رکھا ہے۔ فَمَا مَضَتْ اِلَّا تَوَّةٌ حَتّٰى قَامَ الْاَحْنَفُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ۔ صرف ایک گھڑی گزری تھی کہ احنف اپنی مجلس سے کھڑا ہو گیا۔

تَوًی۔ ہلاکت تباہی بربادی۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ۔ ایسے شخص پر کوئی تباہی نہیں، یا کوئی نقصان نہیں (اگر ایک دروازہ چھوڑ دے تو دوسرے دروازے سے بہشت میں جا سکتا ہے) تَوِيَ الْمَالُ روپیہ تباہ ہو گیا اَتْوَاهُ اللّٰهُ اللہ اس کو تباہ کرے فَاِنْ تَوِيَ اگر ہلاک ہو جائے اَلْقَصْدُ مَثْرَاةٌ وَالسَّرَفُ مَتْوَاةٌ میانہ روی (کفایت شعاری) سے دولت بڑھتی ہے اور اُڑانے سے ہلاکت ہوتی ہے (آخر میں کوڑی کوڑی سے محتاج ہو جاتا ہے)۔ اَلسَّلَفُ فِي اللَّحْمِ يُعْطِيْكَ مَرَّةً السَّمِيْنَ وَمَرَّةً التَّاوِيَ۔ جب تو گوشت میں سلم کرے تو کبھی تجھ کو موٹا تازہ گوشت لے گا کبھی خراب نکما فَمَا تَوِيَ عَلَيَّ جو نقصان ہو وہ مجھ پر ہے جِهَادُ الْمَرْأَةِ اَنْ تَصْبِرَ عَلٰى تَوِيِّ عورت کا جہاد یہی ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرے۔ ف

مترجم کہتا ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرنے والی عورتیں ہندوستان کی عورتوں کے برابر جہان بھر میں نہیں ہیں۔ خاوند اُن بیچاریوں کو مارتے کوٹتے ہیں، نان و نفقہ برابر نہیں دیتے، ان کی کمائی ان کے ذاتی مال، زر و زیور چھین کر کھا جاتے ہیں، اگر وہ اُف نہیں کرتیں ایک حرف شکایت کا زبان پر نہیں لاتیں، نہ قاضی یا حاکم کے پاس فریاد کرتی ہیں۔ ساری عمر ایک ڈربہ میں بند رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کا درجہ آخرت میں نہایت بلند ہوگا اور ان کے بہشتی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مکہ مدینہ اور تمام بلادِ عرب اور فارس میں یہ حال ہے کہ عورتیں اپنی ذاتی دولت و اموال میں سے ایک دمڑی بھی خاوند کو نہیں دیتیں، نہ خاوند ان کا ذاتی مال لے سکتا ہے اگر ایک دن بھی ان کا معینہ مصرف نہ دو تو اُسی وقت قاضی کے پاس فریاد کر کے یا تو مصرف لیتی ہیں یا طلاق کرا لیتی ہیں۔

بابُ التاء مع الهاء

تَهَمٌ۔ بدل جانا، بگڑ جانا، حیران ہونا، ہوا کا رک جانا، گھمس ہونا۔

اَتْهَمَ۔ تہامہ میں اُترا، آب و ہوا ناموافق ہوئی۔

تِهَامَةٌ۔ مکہ اور حجاز کی شمالی بستیاں۔ سیوطیؒ نے کہا ذات عرق سے سمندر اور جدہ تک۔ بعضوں نے کہا کہ ذات عرق سے لے کر مکہ کے پرے دو منزل تک، اس کے بعد غور ہے اور مدینہ منورہ نہ تہامہ ہے نہ نجد۔ کیونکہ وہ غور سے بلند ہے اور نجد سے پست ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ بِهٖ وَضَحٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُنْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَا مُنْجِدٍ وَلَا مُتْهِمٍ ایک شخص کو برص تھا وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا ایک نالے میں جا، جو نہ نجد میں ہو نہ تہامہ میں (یعنی دونوں کے بیچ میں سرحد پر ہو) نجد وہ ملک ہے جو عذیب سے ذات عرق اور تہامہ اور یمن تک ہے۔ ابن اثیر نے کہا مُتْهِمٌ وہ مقام جس کا پانی تہامہ تک بہتا ہے۔ زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ میرا خاوند تو تہامہ کی رات کی طرح ہے (یعنی کوئی تکلیف نہیں دیتا) جیسے تہامہ کی رات کوئی تکلیف نہیں دیتی، نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم (مگر تہامہ کا دن تو بہت گرم ہوتا ہے دھوپ ایسی سخت کہ معاذ اللہ)۔

اِنَّهٗ حَبَسَ فِي تُهْمَةٍ۔ آنحضرت صلعم نے ایک شخص کو گمان پر قید رکھا گو اس پر پورا ثبوت نہ تھا۔ یعنی ثبوت حاصل ہونے کے انتظار میں جیسے زیر تفتیش قیدی ہوتے ہیں)۔

تُهْمَةٌ یا تُهَمَةٌ۔ اتہام۔ یعنی کسی شخص پر کوئی عیب لگانا۔

هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهَمَتُنَا وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر عیب لگانے والے ہیں اِتَّهِمُوْا اٰرَاءَكُمْ۔ یہ سہل بن سعد کا قول ہے۔ جب حضرت علی رضؓ کی خلافت میں لڑائی کی ٹھہری، اور سہل نے جنگ میں توقف کیا تو لوگوں نے اُن پر ملامت کی سہل

کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ پر کیا عیب لگاتے ہو، اپنی رائے پر عیب رکھو دیکھو حدیبیہ میں اگر میں آنحضرت ﷺ کی رائے کے خلاف کر سکتا تو کافروں سے خوب لڑتا۔ میری رائے یہی تھی، مگر ہم نے آنحضرت ﷺ کی متابعت کی اور اپنی رائے کا کچھ خیال نہیں کیا آخر اس کا انجام بخیر ہوا ایسے ہی اس وقت بھی جنگ میں جلدی نہ کرو ذرا توقف کرو، سو جو اِذَا اتَّہَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ اِنْمَاثَ فِیْ قَلْبِهِ الْاِیْمَانُ کَمَا یَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللهَ فِیْ قَضَائِهٖ سب میں برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی تقدیر پر عیب رکھے اس کی قضا کو برا سمجھے حالانکہ وہ بڑا حکیم ہے، اس کی ہر ایک قضا حکمت اور مصلحت سے بھری ہوئی ہے۔)

تَهَنٌ۔ سونا۔

اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ تَهِنَ اب یہ پکار دے کہ بندہ سو گیا تھا (اس وجہ سے مغالطہ ہوا اور وقت سے پہلے اذان دیدی بعضوں نے کہا تَهِنَ اصل میں تَهِمَ تھا۔ مطلب وہی ہے۔ یعنی گرمی اور گھمس کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا تھا، سمجھا کہ وقت آگیا میم کو نون سے بدل دیا۔)

تَهُوْعٌ۔ غافل ہونا۔

تِهْوَاءٌ۔ ایک ٹکڑا ایک حصہ۔

باب التاء مع الیاء

تَیْحٌ۔ تیار رہنا تقدیر میں ہونا۔ جھکنا

اِتَاحَةٌ۔ تیار کرنا، مقدر کرنا۔

مُتَاحٌ۔ جو امر تقدیر میں ہو۔

مِتْیَاحٌ۔ بہت حرکت کرنے والا، جو امر مقدر ہو۔

اَتَاحَ اللهُ لَهُ الشَّرَّ اللہ اس کی تقدیر بری کرے اس کی خرابی کا سامان کرے فَبِیْ حَلَفْتُ لَاُتِیْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانَ میں اپنی قسم کھاتا ہوں ان کی قسمت میں وہ بلا رکھوں گا کہ ان میں کے عقلمند شخص کو بھی حیران کر دے گی (بیوقوف کا تو ذکر کیا ہے) اُتِیْحَتْ بَعْدَ مُوْسٰی فِتْنَةٌ عَمْیَاءُ حِنْدَاسٌ حضرت موسیٰ ؑ کے بعد ایک سخت تاریک بلا قسمت میں لکھی گئی کَمَدٌ مُتَیَّحٌ وَّهَمٌّ مُهَیَّجٌ ایک پھیلا ہوا (عریض) رنج ہے اور ایک جوش مارنے والا صدمہ ہے (یہ حضرت علی رضؓ نے حضرت فاطمہ رضؓ کی وفات پر فرمایا)۔

تَیْخٌ۔ تیخہ (لکڑی) سے مارنا۔

مِتْیَخَةٌ۔ لکڑی عصا۔

تَیْدٌ۔ نرمی ملائمت۔

تَیْدَكَ زَیْدًا۔ زید پہ نرمی کر۔

تَیَرَانٌ۔ جوش مارنا، بڑی موجیں اٹھنا

اِتَارَةٌ۔ ایک کے بعد ایک لوٹانا۔

تَیَّارٌ۔ سمندر کی موج

تَارَ تَیَرَانًا۔ دریا نے موج ماری۔

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالتَّیَّارِ پھر سمندر کی موج کی طرح جھین اٹھاتا ہوا آیا۔

تَارَةٌ۔ ایک بار۔

تَیْرَانِیٌّ۔ لغت کا ایک عالم تھا اس کا نام محمد بن عبد اللہ لغوی ہے۔ مجنّ تَیَّارٌ خرد، متکبر شخص تَارَةً بَعْدَ تَارَةٍ بار بار جیسے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور کَرَّةً بَعْدَ کَرَّةٍ۔

تَیَزَانٌ۔ مرجانا۔

تَیْزٌ۔ غلبہ کرنا۔

تَیَّازٌ۔ پست قد، غلیظ، سخت۔

تَیْسٌ۔ بکرا یا ہرنا یا مینڈھا، جاہل بیوقوف۔

تَتْیِیْسٌ۔ تابعدار کرنا، مسخر کرنا۔

تِیْسِیْ۔ ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ کسی بات کو جھٹلانے اور باطل کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

تِیْسِیْ جَعَارِ اور تَیْسِیْ جَعَارِ دونوں ایسے مقام پر کہتے ہیں، جب کسی کو جھٹلانا منظور ہوتا ہے۔ (تو جھوٹا ہے ہرگز)۔

زُوْجِی جَعَارِ ہے۔ نامرد اور بھگوڑے کے لئے کہتے ہیں۔ جَعَارِ بِجُو کا نام ہے یہ جَاعِرَۃٌ سے معدول ہے جیسے قَطَامِ قَاطِمَۃٌ سے جعر کہتے ہیں ہگنے کو، بجو بہت ہگتا ہے اس لئے اس کا نام ”جَعَارِ“ ہوا، وَاللّٰہِ لَاُتِیْسَنَّہُمْ عَنْ ذٰلِکَ قسم خدا کی میں تو ان کو اس بات سے پھیر دوں گا اور ان کی بات باطل کر دوں گا۔ وَلَا تَیْسُ اِلَّا مَاشَاءَ الْمُصَدِّقُ زکوٰۃ میں نر یعنی بکرا نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیلدار نر جانور لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو) لِیْ تَیْسٌ اُکْرِیْہِ میرے پاس ایک بکرا ہے جس کو میں کرایہ پر چلاتا ہوں۔

تَیْعٌ یا تُیُوْعٌ یا تَیَعَانٌ۔ نکلنا، بہنا، گلنا، جانا، توڑنا، طے کرنا، مشتاق ہونا، جلدی کرنا۔

اَتَاعَ۔ قے کی۔

تَتَیَّعَ۔ جلدی کی۔

تَتَایَعَ فِی الشَّرِّ۔ بن سوچے سمجھے برے کام میں گر پڑا فِی التِّیْعَۃِ شَاۃٌ تیعہ یعنی کم سے کم والے نصاب مثلاً پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی لَا تَتَایَعُوْا فِی الْکِذْبِ کَمَا یَتَتَایَعُ الْفَرَاشُ فِی النَّارِ۔ جھوٹ میں اتنی جلدی مت کرو جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں (بن سوچے سمجھے بے ضرورت جھوٹ مت بولو) لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ اِنْ رَاٰی رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا فَیَقْتُلُہٗ تَقْتُلُوْنَہٗ وَاِنْ اَخْبَرَ جُلِدَ ثَمَانِیْنَ اَفَلَا یَضْرِبُہٗ بِالسَّیْفِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالسَّیْفِ شَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْلَ شَاھِدًا اَفَامْسَکَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ یَتَتَایَعَ فِیْہِ الْغَیْرَانُ وَالسَّکْرَانُ جب یہ آیت اتری وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ تو حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے (جو خزرج قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھے (تو کیا کرے؟) اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی (اس کے بدلے جان) اس کو مار ڈالو گے۔ اگر چھوڑ دے اور لوگوں سے بیان کرے (کہ فلاں مرد نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے) تو تم لوگ اس کو (حد قذف کے) اسّی کوڑے مارو گے (کیونکہ گواہ نہیں ہیں) یہ سُن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تلوار کی گو (آپ نے ہی کا حرف نہیں فرمایا) کافی ہے۔ آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تلوار کی گواہی بس ہے، پھر آپ ٹھہر گئے اور یوں فرمایا اگر غیرت والے اور نشہ باز لوگ خون کرنے میں جلدی نہ کریں (یہ ڈر نہ ہوتا) (شرط کا جواب محذوف ہے یعنی تو میں یہ حکم دیتا کہ تلوار کی شہادت کافی ہے) (اب ہماری شریعت کی رو سے اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھے، لیکن وہ کسی فعل شنیعہ میں مصروف نہ ہو اور پس اس کو مار ڈالے تو اس سے قصاص کیا جائے گا لیکن اگر فعل شنیعہ میں مصروف ہو تو قصاص نہ ہوگا۔ قانون دانوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ سخت اشتعال طبع کی حالت میں جو کوئی قتل کرے تو وہ قتل عمد نہیں ہے اور اس میں قتل کی سزا نہ دی جائے گی) اِنَّ عَلِیًّا اَرَادَ اَمْرًا فَتَتَایَعَتْ عَلَیْہِ الْاُمُوْرُ فَلَمْ یَجِدْ مَنْزَعًا حضرت علیؓ نے ایک امر کا ارادہ کیا، مگر دوسرے امور ان پر آگرے (ایسے پڑ گئے جیسے جنگ جمل اور جنگ خوارج اور جنگ صفین) کہ وہ ان میں سے نکل نہ سکے (سارا خلافت کا زمانہ انہی جھگڑوں میں گزر گیا جو تدابیر آپ نے اصلاح دین اور دنیا کے لئے سوچی تھیں وہ نہ کر سکے) نَعُوْذُ بِکَ اَنْ تَتَایَعَ بِنَا اَھْوَاءُنَا دُوْنَ الْھُدَی الَّذِیْ جَاءَ مِنْ عِنْدِکَ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری خواہشیں ہم کو اس ہدایت سے روک دیں جو تیرے پاس سے آئی ہے (یعنی نفس کی خواہش شریعت کی پیروی پر غالب آئے)

تَیْفَاقٌ (یہ باب الواو مع الفاء میں ذکر کرنا تھا) یا تُوْفَاقٌ، برابر مقابل آمنے سامنے ھُوَ بَیْتٌ فِی السَّمَاءِ تَیْفَاقَ الْکَعْبَۃِ یَعْنِی الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ آسمان پر ایک گھر ہے خانہ کعبہ کے مقابل یعنی بیت المعمور۔

تَیْکٌ۔ گٹھری، جوالق۔

تُیُوْکٌ تَاءِکٌ۔ یعنی احمق ہونا

تِیْکَ مرکب ہے تی سے اور کاف خطاب ہے اس کی تصغیر تَیَّاکَ ہے۔

تَتْیِیْمٌ یا تَتْیِیْمٌ غلام بنا دینا، تابعدار کر دینا۔

تِیْمَۃٌ یا تِیْمَۃٌ جو بکری چالیس پر زائد ہو اور دوسرے نصاب تک نہ پہنچے۔ یا جو بکری قحط کے زمانہ میں کاٹی جائے یا دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہے، جنگل میں نہ چرتی ہو۔

تَیْمَاءُ۔ ایک بستی ہے شام میں۔

اَلتِّیْمَۃُ لِصَاحِبِھَا۔ تیمہ بکری اس کے مالک کے پاس رہے گی۔ (اُس پر زکوٰۃ دینا نہ ہوگی) فَاَجْلَاھُمْ اِلٰی تَیْمَاءَ اَوْ اَرِیْحَاءَ۔ حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں کو تیما یا اریحا میں جلا وطن کیا (یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں ملک شام میں)

مُتَیَّمٌ محبت کے دام میں گرفتار، ذلیل اور خوار۔

کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے مُتَیَّمٌ اِثْرَھَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُوْلٌ محیط میں حدیث کو یوں لکھا ہے۔ اَلتِّیْمَۃُ لِاَھْلِھَا معنی وہی ہیں جو اوپر گزرے۔

تِیْنٌ۔ انجیر

تَیَّانٌ۔ انجیر فروش۔

تَانِ کَالْمُرَّتَانِ حدیث میں ایسا ہی مروی ہے۔ لیکن صحیح یوں ہے تَانِکَ الْمُرَّتَانِ یہ دونوں خصلتیں دو بار دو خصلتوں کے برابر ہیں اَلتِّیْنُ الْمَدِیْنَۃُ وَالزَّیْتُوْنُ بَیْتُ الْمَقْدِسِ وَطُوْرُ سِیْنِیْنَ اَلْکُوْفَۃُ قرآن شریف میں سورۃ وَالتِّیْنِ میں تین سے مراد مدینہ ہے اور زیتون سے بیت المقدس، اور طور سینین سے کوفہ اور البلد الامین سے مکہ مراد ہے۔

مَتَانَۃٌ جہاں انجیر بویا جاتا ہے۔

تَیْنَا۔ ایک لغت ہے سَیْنَا میں جیسے کہتے ہیں، طورتینا بجائے طور سینا کے (محیط میں ہے کہ انجیر تین طرح کا ہوتا ہے۔ سفید، سرخ، سیاہ۔ سفید سب سے اعلیٰ قسم ہے۔)

تِیْہٌ۔ تکبر کرنا غرور کرنا، حیران پریشان ہونا، راہ گم کرنا۔

اِتَاھَۃٌ۔ گمراہ کرنا، راستہ بھلا دینا۔

اِنَّکَ امْرَءٌ تَائِہٌ۔ تو مغرور آدمی ہے، فاتا، گھمنڈی،

فَتَاھَتْ بِہٖ سَفِیْنَتُہٗ۔ اُس کی کشتی بے راہ چلی گئی یَتِیْہٗ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مشرق کی طرف کے کچھ لوگ صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریں گے (ہندوستان مدینہ سے مشرق کی جانب ہے تمام مذہبی خرابیاں اِسی ملک سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں) مَا اَحْسَنَ تَوَاضُعَ الْاَغْنِیَاءِ لِلْفُقَرَاءِ وَاَحْسَنُ مِنْہُ تِیْہُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ اِتِّکَالًا عَلَی اللّٰہِ مالداروں کا فقیروں کے سامنے عاجزی کرنا کیسا اچھا امر ہے۔ اس سے بھی اچھا یہ ہے کہ فقیر مالداروں پر تکبر کریں، اللہ پر بھروسہ رکھیں (سچا فقیر وہی ہے جس کو مالدار کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو نہ اس کی خوشامد کرے، البتہ نیک اور صالح لوگوں سے گو وہ محتاج ہوں، بتواضع پیش آئے، دنیاداروں سے متکبر اور بے پرواہ رہے، جیسے کہتے ہیں اَلتَّکَبُّرُ مَعَ الْمُتَکَبِّرِیْنَ عِبَادَۃٌ مغروروں سے غرور کرنا عبادت ہے۔)

مترجم۔ کہتا ہے جب اس کتاب کا چھپنا شروع ہوا تو میں نے ایک دنیادار کو یہ لکھا کہ اگر تم سے کچھ اعانت ہو سکے تو کرو۔ یہ حال سُنکر ایک صاحب نے مجھ کو لکھا کہ وہ دنیادار تم سے صاف نہیں ہیں، وہ ہرگز اعانت نہ کریں گے۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ کیا خوب ہو اگر وہ کچھ اعانت نہ کریں میرا بھروسا اللہ پر ہے نہ کہ زید و عمر کی اعانت پر۔ آخر اللہ تعالیٰ نے بلا مِنّتِ غیرے اپنے خزانۂ غیب سے اس کتاب کا مصرف طباعت پورا کرا دیا۔ والحمد للّٰہ حمدًا کثیرًا۔

تِیْہُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ وہ جنگل جس میں بنی اسرائیل مصر سے نکل کر پھنس گئے تھے۔

مُوْسٰی مَاتَ فِی التِّیْہِ حضرت موسیٰؑ اسی جنگل میں گزر گئے

تَیْھُوْرٌ۔ نرم برابر زمین، نالہ کے بالائی حصے اور پہاڑ کے درمیان کی زمین، مغرور متکبر آدمی۔ ہموار زمین۔

بِہٖ تَیْھُوْرٌ۔ وہ مغرور ہے۔

تَیَّا۔ تا کی تصغیر ہے

مَنْ یَّعْرِفُ تَیَّا۔ اس چھوٹی لڑکی کو کوئی پہچانتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک دُبلی سُوکھی لڑکی کے لئے فرمایا۔ اُن کے صاحبزادے نے کہا، یہ آپ کی بیٹی ہے) تَیًّا مِنَ التَّوْفِیْقِ خَیْرٌ مِّنْ کَذَا

مِنَ الْعَمَلِ۔ ایک کاڑی (تنکا) اُٹھایا اور کہا اتنی ذرا سی توفیق اتنے بہت عمل سے بہتر ہے (یہ کسی اگلے شخص کا کلام ہے) کَیْفَ تِیْکُمْ۔ اب یہ کیسی ہے؟ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کو پوچھا، جب وہ بیمار تھیں اور مردودوں نے اُن پر طوفان جوڑا تھا خدا اُن سے سمجھے۔ آنحضرتؐ کے دل میں بھی کچھ شبہ پیدا ہوگیا تھا اور آپ حجرے کے باہر ہی باہر رہ کر کھڑے کھڑے حضرت عائشہؓ کی مزاج پرسی فرما کر چلے جاتے، ان کے پاس نہ آتے۔)

تم الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالیٰ اولہ حرف الثاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتابُ الثاء المثلثہ

بابُ الثاء مع الھمزہ

ثا۔ چوتھا حرف ہے حروفِ تہجی میں سے اس کا عدد حساب جمل میں ۵۰۰ ہے

ثَأَبٌ یا ثُؤَبٌ۔ سست ہونا اور سستی سے بلاقصد منہ کا کھل جانا،

تَثَأَّبٌ اور تَثَاؤُبٌ۔ جماہی لینا۔

ثُؤَبَاءُ۔ جماہی۔

ثَأَبٌ۔ بھی اسی معنے میں آیا ہے۔

اَثْأَبٌ۔ ایک درخت ہے جنگل کے درختوں میں سے۔

اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ جماہی شیطان کی طرف سے ہے (چونکہ بہت کھانے اور سستی کی وجہ سے ہوتی ہے) اور چھینک اللہ کی طرف سے ہے (چونکہ چھینک سے دماغ کی صفائی ہوتی ہے)، فَاِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطٰنُ جب زور سے منہ کھولے منہ بند نہ کرے، ہا ہا کی آواز نکالے تو شیطان ہنستا ہے۔ (کیونکہ پیٹ میں گھس جاتا ہے، اس پر ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے۔)

ثَأْدٌ۔ پیاسا ہونا، سیراب ہونا، تھم جانا، سیراب کرنا، پیاسا بجھا دینا، ہٹا دینا، روک دینا۔

تَثَاثُأً۔ سفر کا ارادہ کرکے پھر ٹھہر گیا، ڈر گیا۔

ثَأْثَأَةٌ۔ بکرے کا بکری کو جفتی کے لئے بلانا۔

ثَأْجٌ۔ بکری کا آواز کرنا۔ چیخنا۔

ثُؤَاجٌ۔ بکری کی آواز۔

لَا تَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى رَقَبَتِكَ شَاةٌ لَهَا ثُؤَاجٌ۔ دیکھو قیامت میں اس طرح نہ آئیو کہ گردن پر بکری لدی ہو، وہ میں کر رہی ہو اِنَّ لَهُمُ الثَّائِجَةَ چلانے والی بکری وہ لے لیں۔

ثَأْدٌ۔ تری، رطوبت، ٹھنڈک۔

ثَأَدٌ۔ تر ہونا، ٹھنڈا ہونا۔

ثَادَاءُ۔ لونڈی۔

قَالَ عُمَرُ فِيْ عَامِ الرَّمَادَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَجْعَلَ مَعَ كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلَهُمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ لَا يَهْلِكُ عَلٰى نِصْفِ شِبَعِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ فِيْهَا بِابْنِ ثَادَاءَ جس سال قحط ہوا تھا، مر گئے حضرت

عمر رضؓ نے کہا، میں نے یہ چاہا کہ ہر گھر میں جتنے لوگ ہیں اُتنے ہی لوگوں کا اور کھلانا اُن پر لازم کر دوں، کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے مرتا نہیں بلکہ اور چاق و چست رہتا ہے اِس طرح سب پل جائیں گے) لوگوں نے اُن سے کہا، تم ایسا کرو تو لونڈی زادے نہ ہو۔۔۔گے (یعنی بخیل اور عاجز یا احمق عورت کے جنے ہوئے نہ ہوں گے)۔

ثَأَجٌ۔ چیخنا۔

ثَئَاجٌ۔ شیر۔

ثَوَائِجُ۔ چیخنے والیاں۔

ثَأْرٌ۔ خون کا بدلہ چاہنا، خونی کو مارنا، دشمن جس کا خون کرنا منظور ہو، کینہ۔

یَالِثَارَاتِ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لینے والو! اَنَا لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ یا رسول اللہ! میں اُس نے میرا نقصان کیا ہے (میرے عزیز کو مارا ہے) میں اُس سے بدلہ لونگا (اس کو ماروں گا) یَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ اے عثمان رضؓ کے خون کا بدلہ چاہنے والو یا اے عثمانؓ کے تاکو! لَا تُغْمِدُوْا سُیُوْفَکُمْ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَأْرَکُمْ اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواریں نیام میں مت کرو، ایسا کروگے تو دشمن کو موقع دوگے وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے گا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا۔ ایسا کر ہم اسی سے بدلہ لیں، جس نے ہم پر ظلم کیا ہے نہ کہ ایک کے قصور کا بدلہ دوسرے سے لیں، جیسے جاہلیت والوں کا دستور تھا مَنْ تَرَکَهُنَّ خَشْیَةَ ثَائِرٍ جو شخص سانپوں کو چھوڑ دے اِس ڈر سے کہ اُس سے بدلہ لیا جائے گا (دوسرا سانپ آکر اس کو کاٹے گا) اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ یَطْلُبُ بِدَمِ الْحُسَیْنِ وَیَقُوْلُ نَحْنُ اَهْلُ الدَّمِ وَطُلَّابُ التِّرَةِ۔ جب اللہ کے حکم سے ایک شخص کھڑا ہوگا جو امام حسینؓ کے خون کا بدلہ چاہے گا اور کہے گا، ہم خون والے ہیں اور بدلہ چاہنے والے (شاید مراد مختار ہو جس نے قاتلین امام حسینؑ سے خوب بدلہ لیا)۔ بِکُمْ یُدْرِكُ اللّٰهُ ثَأْرَةَ کُلِّ مُؤْمِنٍ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ہر مومن کے خون کا بدلہ لے گا۔ اَشْهَدُ اَنَّكَ ثَارُ اللّٰهِ وَابْنُ ثَارِهٖ میں گواہی دیتا ہوں، تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعویدار اللہ تعالیٰ ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو اَرِنِیْ فِیْ عَدُوِّیْ ثَارِیْ میرا بدلہ جو میرے دشمن سے تو لے وہ مجھ کو دکھلا دے یعنی زندگی ہی میں اُس کی تباہی دیکھ لوں مَنْ تَرَکَ قَتْلَ الْحَیَّاتِ خَشْیَةَ الثَّارِ جو شخص اِس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سانپوں کا مارنا چھوڑ دے۔

ثَأَطٌ۔ بدبودار ہونا۔

ثُؤَاطٌ۔ زکام۔

ثَأْطَاءُ۔ احمق عورت، لونڈی۔

ثَأْطَةٌ۔ کالی کالی کیچڑ۔

ثَأْطٌ حَرْمَلَا۔ کالی بدبودار کیچڑ۔ عرب میں ایک مثل ہے ثَأْطَةٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ ایک تو کالی کیچڑ دوسرے اوپر سے پانی۔ اُس وقت کہتے ہیں جب کسی احمق کو کوئی منصب مل جاتا ہے اور اُس کی حماقت اور بڑھ جاتی ہے۔ جیسے کریلا اور نیم چڑھا۔

ثُؤْلُوْلٌ۔ دانہ، پھوڑی، گڑا، رسولی، گھنڈی، ٹھنٹی۔

کَاَنَّهٗ ثَآلِیْلُ۔ مہر نبوت گویا پھوڑی کی طرح تھی (چھوٹے چھوٹے دانے، گھنڈی یا مسے کی طرح)۔

ثَأْیٌ۔ بگاڑ، فساد، خرابی۔

وَرَاَبَ الثَّأْیَ۔ اور حضرت صدیقؓ نے فساد کی اصلاح کی۔ رَاَبَ اللّٰهُ الثَّأْیَ اللہ اس کی وجہ سے فساد کی اصلاح کرے ثَأَی بَیْنَهُمْ ان میں فساد کرا دیا عَظُمَ الثَّأْیُ بَیْنَهُمْ ان میں بڑا فساد ہوگیا اَثْاٰی اِثْئَاءً کشت و خون کیا، زخمی کیا۔

ثَأَطٌ۔ بدبودار ہونا (جیسے ابھی گذرا۔)

اِبْنُ الثَّأْطَاءِ۔ لونڈی کا جنا

ثَأْطَةٌ۔ ایک کیڑا جو ڈنک مارنے والا۔

بابُ الثاء مع الباء

ثَبٌّ۔ اطمینان سے بیٹھنا، پورا ہونا۔

جَارِیَةٌ ثَابَّةٌ بمعنی جَارِیَةٌ شَابَّةٌ یعنی جوان چھوکری

ثَبَاتٌ یا ثُبُوْتٌ۔ ٹھہرنا، ہمیشہ ہونا، دلیل سے معلوم ہونا

ثابت ہونا، ہمیشہ کرنا، مواظبت کرنا۔

ثَبُتَ ثَبَاتَةً وَثُبُوتَةً۔ بہادر اور شجاع تھا۔

تَثْبِیْتٌ اور اِثْبَاتٌ ثابت کرنا، اچھی طرح پہچاننا۔

اِثْبَاتٌ۔ جا رہنا، سُست کردینا ایسا کہ حرکت نہ کرسکے، (یعنی زخمی کرکے یا مار کے)۔

فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ۔ میں نے اُس کو برچھا مار کر ٹھہرا دیا، اب وہ حرکت نہیں کرسکتا۔

لِیُثْبِتُوْكَ۔ (جو قرآن میں ہے) تجھ کو مار کر بے حرکت کردیں یا قید کردیں۔

ثَوَابِتُ۔ وہ ستارے جو سبعہ سیارے کے علاوہ ہیں۔

دَاءٌ ثُبَاتٌ۔ وہ بیماری جو ہلنے نہ دے۔

اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ۔ جب صبح ہو تو ان کو یعنی پیغمبر صاحب کو مضبوط رسّی سے باندھ لو، قید کرلو۔ (یہ قریش کے کافروں نے رات کو دار الندوہ میں مشورہ کیا تھا) ثُمَّ جَاءَ اَثْبَتَ اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ۔ پھر گواہی آئی کہ وہ دن رمضان کا تھا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ وَّلَا ثَبَتٍ۔ بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے بِلَا ثَبَتٍ وَّلَا بَیِّنَةٍ بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے لَمْ یُثْبِتْ كَیْفَ مَنَازِلُهُمْ اور راوی نے یہ نہیں بیان کیا کہ ہر ایک پیغمبر کون کونسے آسمان پر تھے فَاسْتَثْبِتْ لِیْ مِنْهُ میرے لئے ان سے اس حدیث کی مضبوطی کرلو پوچھ لو (ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید یہ حدیث آنحضرتؐ کی نہ ہو، حکمت کی کتابوں میں انھوں نے دیکھی ہو اور بھول چوک سے آنحضرتؐ کی طرف نسبت کردی ہو، یہ نہیں کہ انھوں نے اُن کو جھوٹا سمجھا) ثَبَّتَنِیْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ معمر نے اس حدیث کو عروہ سے مضبوط کیا (یعنی زہری سے سنکر) وَكَانَ ذَا اَثْبَتَ وہ مضبوطی والا تھا ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ پھر اُن کے لئے مضبوط رہنے کی دعا کرو (یعنی سوالات کے جوابات ٹھیک طور سے دینے کے لئے دعا کرو) ۔ کہا اس حدیث سے تلقینِ میت کا ثبوت نہیں ہوتا مگر اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ تلقین ذکرِ الٰہی ہے اور میت اور حاضرین کو اعتقادی باتوں کا سنانا ہے، ان کے لئے دعا کرنا ہے

یہ سب اچھی باتیں ہیں اور بعض علماء نے تلقین میت کو مستحب رکھا ہے اور اس کے اثبات میں ایک حدیث نقل کی ہے، جس کا اسناد صحیح نہیں ہے مگر اس کی تائید دوسری روایتوں سے ہوتی ہے۔ اسی طرح میت کے پاس قرآن پڑھنا مستحب رکھا ہے اگر سارا قرآن پڑھا جائے تو اور اچھا ہے۔)

مؤلف کہتا ہے جب تک حدیثِ صحیح سے کسی امرِ دینی کا ثبوت نہ ہو اُس وقت تک اُس کے کرنے میں ثواب کجا بلکہ عذاب کا ڈر ہے کیونکہ اس کا کرنا بدعتِ شرعی ہوگا۔ مگر حدیثِ تلقین کے راوی جب صحابہؓ اور تابعینؒ ہیں، تو گو اُس کا اسناد ضعیف ہی سہی تلقین کا وجود قرونِ ثلٰثہ میں پایا گیا، پس وہ بدعتِ شرعی نہ ہوگی اور اس کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اب قرأتِ قرآن کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے مگر محققینِ اہلِ حدیث کا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو پہنچ سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہی امید ہے۔

ثُبَةٌ۔ جماعت، گروہ۔

ثَبَتٌ۔ سچا، ثقہ۔

ثَبَتٌ۔ دلیل اور حجت کو بھی کہتے ہیں۔

ثَبْتٌ۔ بہادر، مضبوط دل والا سوار۔

اَثْبَاتٌ۔ ثقات، معتبر لوگ، سچے (یہ جمع ہے ثَبَتٌ کی)

ثَبَجٌ۔ میانی، بیچ کی، نہ بہت اعلےٰ نہ بہت ادنیٰ، بیچ کا مقام، صدر مقام، مونڈھے اور پشت کا درمیانی حصہ۔

ثَبْجٌ۔ چھپا لینا، اچھی طور پر صاف بات نہ کہنا۔

ثَبْجٌ اور ثُبُوْجٌ۔ گوٹ مار کر انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا

تَثْبِیْجٌ بمعنی ثَبْجٌ ہے۔

اِثْبِجَاجٌ۔ بھر جانا، موٹا ہونا۔ اٹک جانا۔

ثَبَجَةٌ۔ متوسط شخص، نہ رذیل نہ شریف اعلیٰ درجہ کا۔

خِیَارُ اُمَّتِیْ اَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا وَبَیْنَ ذٰلِكَ ثَبَجٌ اَعْوَجُ لَیْسَ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنْهُ۔ میری امت میں بہتر وہ لوگ ہیں جو شروع میں ہیں (صحابہ اور تابعینؒ) اور جو اخیر میں

ہوں گے (امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ان دونوں کے بیچ میں ایک ٹیڑھا کج گروہ ہے (خارجی، رافضی، بدعتی، مشرک) نہ وہ میرا ہے نہ میں اس کا ہوں وَاَنْفِلُوا الثَّبَجَةَ زکوٰۃ میں بیچ کا مال دو نہ اعلیٰ درجہ کا نہ ادنیٰ درجہ کا۔ يُوشِكُ اَنْ يَّرَى الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِيْنَ وہ زمانہ قریب ہے جب ایک آدمی بیچوں بیچ مسلمانوں میں سے (یا مسلمانوں کے شرفاء اور عمائد میں سے) دیکھا جائے گا يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ اس سمندر کے بیچوں بیچ یا بیچے گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں۔ كُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ فَتَقْتُ بِهٖ ثَبَجَ بَحْرٍ جب میں عروہ سے کسی مسئلہ میں حکم چاہتا (یا اُن سے گفتگو کرتا) تو گویا ایک سمندر کے بیچ کا حصہ چیرتا (یہ عروہ کے کثرتِ علم کی تعریف ہے) وَعَلَيْكُمْ الرِّوَاقَ الْمُقْنَبَ وَاثْغِرُوا ثَبَجَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ رَاكِدٌ فِيْ كِسْرِهٖ ڈوریوں دار خیمہ لازم کر لو، اور اس کے بیچوں بیچ کو دیکھے (لگا دو) اس لئے کہ شیطان (سانپ وغیرہ) اس کے کنارے میں جم جاتا ہے (جب سب کھول ڈالو گے اور بیچ کا حصہ بھی کھڑا کر دو گے تو سانپ بچھو وغیرہ خود نکل جائیں گے) فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُثَيْبِجَ فَهُوَ لِهِلَالٍ اگر اس عورت کا بچہ اونچے مونڈھے اور پشت کا پیدا ہوا تو وہ ہلال کا نطفہ ہے (محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے) اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ (اُثَيْبِجُ تصغیر ہے اَثْبَجُ کی۔ اَثْبَجُ بڑے پیٹ والے کو بھی کہتے ہیں) تَتَقَاذَفَانِ اَثْبَاجُهَا اس کی موجیں ایک کو ایک ارتی اور پھینکتی ہیں۔

اِثْبِجْرَارٌ۔ ڈر سے کانپنا حیران ہونا، ضعیف ہو جانا، پیٹھ پھیر کر لوٹ آنا، ٹھونگ مارنا، اُلٹے بھاگنا، بہنا۔

ثَبَجَارَةٌ۔ وہ گڑھا جو پرنالے کا پانی گرنے سے پڑ جاتا ہے۔

ثَبْرٌ۔ سمندر کا اُتر جانا، روکنا، امید کرنا، ہنکانا، کشادہ ہونا، ورم کرنا۔

ثَبَرَتِ الْبَثْرَةُ پھنسی پھوٹ گئی۔

ثُبُوْرٌ۔ ہلاکت۔

مُثَابَرَةٌ۔ مداومت، مواظبت (ہمیشہ ایک کام کرنا)۔

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ۔ میں ہلاکت کی دعوت سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ جو شخص سنت کی ہر روز بارہ رکعتیں پڑھا کرے (ان پر مداومت کرے) اَتَدْرِيْ مَا ثَبَرَ النَّاسَ تم جانتے ہو اللہ کی اطاعت سے لوگوں کو کس چیز نے روک دیا (کونسی چیز اللہ کی اطاعت کرنے میں دیر کراتی ہے) فَاِذَا هِيَ قَدْ ثَبَرَتْ زکیا تو معاویہ کا زخم کھل گیا ہے وَاُخِذَ مَا تَحْتَ مَثْبِرِهَا فَغُسِلَ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ (حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے وہ ایک چمڑے پر اُٹھا لئے گئے) اور اُن کی ماں کا فرش جس پر بچہ گرا تھا زمزم کے حوض میں دھویا گیا

مَثْبِرٌ۔ جہاں بچہ گرے۔

اَشْرِقْ ثَبِيْرُ اے ثبیر چمک جا۔ (یعنی دھوپ سے تاکہ ہم مزدلفہ سے منا کو روانہ ہوں۔ مشرکوں کا یہی دستور تھا وہ مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے، جب پہاڑوں پر دھوپ پھیل جاتی۔ آنحضرتؐ نے ان کے خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے روانگی کا حکم دیا۔ ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔)

ثَبِيْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں، جو منا کو جانے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے۔

ثُمَّ اَفِضْ حِيْنَ يُشْرِقُ لَكَ ثَبِيْرٌ۔ پھر اس وقت لوٹ جب ثبیر دھوپ سے چمک جائے (یہ ثبیر مکہ کا پہاڑ ہے۔ کرمانی نے کہا مکہ میں پانچ پہاڑوں کا نام ثبیر ہے) كَبْشُ اِسْمٰعِيْلَ تَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ مِنْ قُلَّةِ ثَبِيْرٍ حضرت اسماعیلؑ کا مینڈھا حضرت جبرئیلؑ نے ثبیر کی چوٹی پر سے لیا (بعض روایتوں میں ہے کہ بہشت سے لے کر آئے)۔

ثَبْطٌ۔ روک دینا، دیر کرانا، سوج جانا، ٹھہرا دینا۔

تَثْبِيْطٌ۔ روک دینا۔

كَانَتْ سَوْدَةُ اِمْرَاَةً ثَبِطَةً۔ ام المومنین سودہ ایک بھاری بھرکم عورت تھیں (ایک روایت میں ثَبْطَةً ہے بکون

اِنْ هَمَمْتُ بِصَالِحٍ ثَبَّطَنِیْ اگر میں اچھی بات کا قصد کرتا ہوں تو مجھ کو روک دیتا ہے۔

ثَبْنٌ یا ثِبَانٌ۔ کپڑے کا کنارہ موڑنا یا سینا۔ اس میں کوئی چیز اٹھانے کے نئے تھیلے میں ڈالنا۔

اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ بِحَائِطٍ فَلْیَاْکُلْ مِنْهُ وَلَا یَتَّخِذْ ثِبَانًا جب کوئی تم میں سے کسی میوے کے باغ پر گزرے تو اس میں سے کھائے اور تھیلہ نہ بنائے (یعنی لاد کر نہ لیجائے)۔

باب الثاء مع الجیم

ثَجٌّ یا ثُجُوْجٌ۔ بہنا۔ بہانا۔

اِنْثِجَاجٌ۔ بہنا۔

ثَجَّاجٌ۔ خوب برسنے والا۔

ثَجَجَۃٌ۔ وہ باغ جس میں پانی کے حوض ہوں۔

ثَجِیْجٌ۔ بہاؤ، سیل۔

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔ افضل حج وہ ہے جس میں لبیک پکار کر کہنا ہو اور قربانی کا خون بہانا۔ فَحَلَبَ فِیْهِ ثَجًّا آپ نے اس میں خوب رواں دودھ دوہا۔ اِنِّیْ اَثُجُّهُ ثَجًّا میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں۔ (یعنی استحاضہ کا خون ہر وقت رواں رہتا ہے پانی کی طرح بہتا رہتا ہے) اَلْبَحْرُ الْمَوَّاجُ وَالْمَطَرُ الثَّجَّاجُ موج مارتا ہوا سمندر اور موسلا دھار مینہ۔ اِنَّهٗ کَانَ مِثَجًّا عبداللہ بن عباس بڑے معتبر بات کرنے والے آدمی تھے، ان کا کلام پانی کی طرح رواں ہوتا تھا۔ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اَثَجَّهٗ بَلَاءً جب اللہ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس پر بلاؤں برساتا ہے (امتحان کرتا ہے کہ کہیں محبت میں خام تو نہیں ہے) اَلْوَادِیْ یَتَثَجَّجُ۔ نالہ بہا (سیل کے پانی سے بھر گیا) سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملانا، بہانا۔

تَثْجِیْرٌ۔ کشادہ کرنا، بہانا، نرم ہونا، لٹک جانا۔

اِنْثِجَارٌ بمعنی اِنْفِجَارٌ ہے یعنی بہنا۔

ثُجْرَۃٌ۔ بیچوں بیچ سینہ کا یا میدان کا۔

اِنَّهٗ اَخَذَ بِثُجْرَۃِ صَبِیٍّ بِهٖ جُنُوْنٌ وَقَالَ اُخْرُجْ اَنَا مُحَمَّدٌ آنحضرتؐ نے ایک آسیب زدہ کا، جو بچہ تھا، سینہ تھاما اور فرمایا جن نکل جا میں محمدؐ ہوں (پھر اس کی بھلا کیا مجال تھی، جو نہ نکلتا آپ کے غلاموں سے آسیب اور شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ کی مجلس میں آسیب زدہ کو لاتے تو اچھا ہو جاتا۔ یہ حدیث شریف کی برکت تھی۔ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ جن کا مزار کچھوچھہ میں ہے، ان کے مزار پر جانے سے اب تک آسیب زدوں کو فائدہ ہوتا ہے، اس کا تجربہ کئی صلحائے کیا ہے)۔

لَا تَثْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملا کر مت بھگوؤ (کیونکہ ایسا کرنے سے نبیذ میں جلدی نشہ آجاتا ہے)۔ بعض نے کہا:

ثَجِیْرٌ۔ انگور کا گاڑھا شیرہ جو نیچے رہ جائے۔

ثُجْلَۃٌ۔ پیٹ کی بڑائی، جیسے صُقْلَۃٌ سر کی چھوٹائی۔

وَلَمْ تُزْرِ بِهٖ ثُجْلَۃٌ۔ پیٹ کی بڑائی میں ان پر کچھ عیب نہیں ہوا۔ ایک روایت میں نُحْلَۃٌ ہے یعنی دبلے پن سے

باب الثاء مع الخاء

ثَخُنَ یا ثُخُوْنَۃٌ یا ثَخَانَۃٌ۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

اِثْخَانٌ۔ ناتواں کرنا، بے طاقت کر دینا، زور توڑ دینا۔ کسی کام کو بہت کرنا اس میں مبالغہ کرنا۔

وَکَانَ قَدْ اُثْخِنَ۔ ابوجہل زخموں سے چور ہو کر بالکل بے طاقت ہو گیا تھا (انصار کے دو لڑکوں معاذ اور معوذ نے اس کو تلوار مار مار کر گرا دیا تھا) اَوْطَاَتْکُمْ اِثْخَانُ الْجِرَاحَۃِ تم کو زخموں کی کثرت نے روند ڈالا۔ لَمْ اَنْشَبْهَا حَتّٰی اَثْخَنْتُ عَلَیْهَا میں نے ان کو مہلت نہ دی یہاں تک کہ ان کو لاجواب کر دیا۔ اَثْخَنَتْهَا غَلَبَۃٌ میں ان پر غالب ہو گئی ان کو خاموش کر دیا۔ فَاَثْخَنَ کُلٌّ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ ابوعبیدہ اور ولید ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا (یعنی غزوۂ بدر میں، پھر حضرت حمزہؓ اور علیؓ نے اپنے اپنے حریف کو مار کر ولید کو بھی آن کر مار لیا اور حضرت ابوعبیدہؓ کو اٹھا لائے)

باب الثاء مع الدال

ثَدَّاءٌ۔ ایک گھانس ہے جو گرمی میں سوکھ جاتی ہے اور جاڑوں میں سرسبز ہوتی ہے۔

ثَدَغٌ۔ پھوڑنا جیسے شَدْخٌ ہے۔

اِنْثِدَاغٌ۔ پھوٹ جانا۔

ثَدَّاقٌ۔ کوشش کرنا، بہنا۔

ثَادِقٌ۔ ایک گھوڑے کا نام تھا جو منقذ بن طریف کا تھا

اِنْثِدَاقٌ۔ لٹک جانا۔

ثَدَنٌ۔ بدبودار ہونا، موٹا ہونا۔

ثَدِنٌ یا مَثْدُوْنٌ یا مَثْدَنٌ۔ ناقص الخلقت

فِیْھِمْ رَجُلٌ مُثَدَّنُ الْیَدِ یا مَثْدُوْنُ الْیَدِ۔ اُن خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا (ناقص، نخلقت) ایک روایت میں مُوْتَنُ الْیَدِ ہے۔ یہ یَتْنٌ سے نکلا ہے، یَتْنٌ کہتے ہیں بچہ کے پاؤں، سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا پیدا ہوتے وقت یہ ایک عیب ہے (ہندوستان کی عورتیں تو ایسے بچہ کو منحوس سمجھتی ہیں) بعضوں نے کہا مُثَدَّنٌ مقلوب ہے یہ اصل میں مُثَنْدُوَةٌ سے نکلا ہے ثَنْدُوَةٌ کہتے ہیں سرپستان (بعضی نحو

ثَدْیٌ یا ثِدْیٌ یا ثَدَیٌ۔ پستان، چھاتی۔ اس کی جمع اَثْدٍ اور ثُدِیٌّ (مرد اور عورت دونوں کی چھاتی کو ثَدْیٌ کہہ سکتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مرد کی چھاتی کو ثُنْدُوَةٌ کہیں گے جیسے بکری اور گائے کی چھاتی کو ضَرْعٌ اور اونٹنی کی چھاتی کو خِلْفٌ اور کتیا کی چھاتی کو طُبْیٌ کہتے ہیں)

اِمْرَأَةٌ ثَدْیَاءُ۔ بڑی چھاتی والی عورت ذُوالثُّدَیَّةِ چھوٹی چھاتی والا (یہ ایک خارجی کا لقب تھا، اُس کا نام نزلہ تھا جنگ نہروان میں مارا گیا۔ اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح چھوٹا تھا۔ ایک روایت میں ذُوالیُدَیَّةِ ہے یعنی چھوٹے ہاتھ والا) ثُدَیَّةٌ تصغیر ہے ثَدْیٌ کی۔ بعضوں نے کہا ثُنْدُوَةٌ کی۔

ذُوالثُّدَیَّتَیْنِ ایک شخص کا لقب ہے

مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا دُوْنَ ذٰلِكَ کچھ کرتے تو چھاتیوں تک پہنچتے تھے اور کچھ اس سے بھی چھوٹے یا کچھ اس سے نیچے

ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا مَاتَ فِي الثَّدْيِ۔ حضرت ابراہیم (آنحضرت کے صاحبزادے شیر خوارگی میں گزر گئے (ابھی دودھ بھی نہیں چھٹا تھا کہ آخرت کا سفر اختیار کیا، اللہ تعالیٰ کی اسی میں حکمت تھی کہ آپ کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا)۔

باب الثاء مع الراء

ثَرْبٌ۔ ملامت کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا۔

تَثْرِيْبٌ۔ ملامت کرنا، کپڑا لپیٹنا۔

اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَضْرِبْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے، تو اُس کو حد لگائے (کچھ اس کو کوڑے مارے) اور ملامت نہ کرے (حد لگانے کے بعد پھر زبان سے برا بھلا کہنا، جھڑکنا بے فائدہ ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ صرف گھڑکی، جھڑکی، ملامت پر اکتفا نہ کرے بلکہ حد لگائے) (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا) نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ إِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ كَالْأَثَارِبِ آنحضرت نے اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج آنتوں کی چربی کی طرح ہو جائے (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)

ثَرْبٌ۔ وہ چربی باریک جو آنتوں اور معدے پر ہوتی ہے، اس کی جمع ثُرُوْبٌ اور اَثْرُبٌ اور اَثَارِبُ جمع الجمع ہے۔

اِنَّ الْمُنَافِقَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ كَثَرْبِ الْبَقَرَةِ صَلَّاهَا منافق عصر کی نماز میں دیر کرتا ہے، جب سورج گائے کی باریک جھلی کی طرح رہ جاتا ہے۔ اس وقت نماز پڑھتا ہے۔

یَثْرِبُ۔ مدینہ منورہ کا نام ہے یہ عمالقہ میں سے ایک شخص کا نام تھا۔ آنحضرتؐ جب مدینہ میں آئے تو آپ نے اس نام کو برا جانا اور طابہ اس کا نام رکھا۔)

ثَرْثَرَةٌ۔ جدا کرنا، بھوڑنا، بک بک لگانا (بہت باتیں کرنا)۔
اَبْغَضُكُمْ اِلَيَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ سب سے زیادہ مجھ کو ناپسند بہت باتیں کرنے والے بک بک لگانے والے لوگ ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ بے ضرورت دنیا کمانے کے لئے باتیں بنائیں، جیسے بھانڈ نقال، داستان گو اور مسخرے وغیرہ)

ثَرْثَارٌ۔ کہتے ہیں نہر کو۔
اَهْلُ الثَّرْثَارِ يُخَوِّفُوْنَنَا بِالْجُوْعِ مَادَامَ ثَرْثَارُنَا تَجْرِيْ ثرثار والے ہم کو بھوک سے ڈراتے ہیں، جب تک ہماری ثرثار بہہ رہی ہے (یہ ثرثار والے وہ لوگ تھے جو گیہوں کا میدہ لیکر اس کی روٹی پکاتے، اس سے استنجا کرتے)۔ اَبْعَدُكُمْ مِنِّيْ مَسَاوِيْكُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ بہت دور مجھ سے وہ لوگ ہیں جو بد خلق ہیں، بہت باتیں کرنے والے۔

ثَرْدٌ۔ توڑنا، ڈبونا، ہلکا مینہ۔ پھوار۔
ثَرِيْدٌ۔ روٹی شوربے میں چور کر جو کھانا تیار کریں۔
فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ حضرت عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ـ (ثرید سب کھانوں سے افضل ہے کیونکہ اول تو مقوی دوسرے زود ہضم)۔ فَاَخَذَتْ اِزَارَ لَهَا قَدْ ثَرَدَتْهُ بِزَعْفَرَانٍ۔ انہوں نے اپنی ازار لی جس کو زعفران سے رنگا تھا (زعفران کے رنگ میں ڈبویا تھا)
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الثَّرِيْدِ وَبَارَكَ اللهُ لِاُمَّتِيْ فِي الثَّرِيْدِ وَالثَّرِيْدِ۔ ثرید سے زیادہ پسند مجھ کو کوئی کھانا نہیں اللہ میری امت کو اس میں برکت دے۔ كُلْ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ غَيْرَ مُثَرَّدٍ۔ وہ جانور کھا جس کے گلے کی رگیں کاٹی گئیں۔ ایسا مت کر کہ بغیر رگیں کاٹے اڑا لے۔

تَثْرِيْدٌ کے معنی یہ بھی آئے ہیں کہ بن رگیں کاٹے جانور کو مار ڈالنا (ایک روایت میں غَيْرَ مُثَرَّدٍ بفتحہ را بصیغہ مفعول ہے یعنی وہ جانور مت کھا جو بن رگیں کاٹے مارا جائے۔ ایک روایت میں كُلْ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ ہے یعنی ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اور بن رگیں کاٹے نہ مارے)۔ اِنْ كَانَ مَا دَمُوْهُ فَكُلُوْهُ وَاِنْ ثَرَدَ فَلَا (ایک اونٹ کو لوگوں نے لکڑی سے نحر کیا۔ سعید نے کہا اگر خون زمین پر بہا، تب تو اس کو کھاؤ، اور اگر بن خون بہے وہ مر گیا تو مت کھاؤ کیونکہ وہ مردار ہے موقوذہ ہے)

ثَرًّا یا ثُرُوْرَةً یا ثَرَارَةً یا ثُرُوْرٌ۔ بہت ہونا، دودھ یا پانی کا جدا کرنا، پراگندہ کرنا، کشادہ، بکی (بسیار گو)۔
ثَرَّبَ الْمَكَانَ تَثْرِيْبًا۔ گھر کو تر کیا (گیلا کیا)
ثَرَّةٌ۔ برچھے کی مار جس سے بہت خون نکلے۔
عَيْنٌ ثَرَّارَةٌ۔ چشمہ خوب پانی بہانے والا نَاقَةٌ ثَرَّةٌ اونٹنی بہت دودھ دینے والی سَحَابٌ ثَرٌّ۔ ابر بہت پانی والا۔
غَاضَتْ لَهَا الدِّرَّةُ وَنَقَصَتْ لَهَا الثَّرَّةُ (ایسا قحط ہوا کہ) اس سال دودھ خشک ہو گیا (جانوروں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا) اور چشمہ (پانی کا) گھٹ گیا (اس میں بالکل کم پانی رہ گیا)۔

ثَرَمٌ۔ کھنڈا ہونا۔ ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا۔
ثَرْمٌ۔ کھنڈا کرنا۔
نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِالثَّرْمَاءِ۔ آپ نے کھنڈی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔ اِنَّهٗ كَانَ اَثْرَمَ فرعون کھنڈا تھا اَثْرَمَهُ اللهُ اللہ اسے کھنڈا کرے۔ اس کے دانت توڑے۔

ثَرَاءٌ۔ مال و دولت بڑھ جانا۔
ثَرِيَ۔ متمول ہونا۔
اَثْرٰى۔ مالدار ہو گیا۔
ثَرْوَانُ۔ مالدار مرد۔
ثَرْوٰى۔ مالدار عورت۔
ثَرْوَةٌ۔ کثرت مال کی یا شمار کی۔

ثَرِیٌّ کثیر، بسیار، بہت۔

مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا بَعْدَ لُوْطٍ اِلَّا فِیْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کے بعد جتنے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے بہت تھے (ایک حضرت لوطؑ اس ملک میں پردیسی تھے، وہاں اُن کے کنبے والے نہ تھے، اسی واسطے فرمایا لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ) یَمْلِکُ مِنْ وَّلَدِكَ بِعَدَدِ الثُّرَیَّا تمہاری اولاد میں اتنے لوگ بادشاہ ہوں گے جتنے ثریا ستارے شمار میں ہیں (اشفا میں ہے کہ ثریا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے پر دُوربین سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا) اِنَّكَ اَثْرَیْتَ وَاَمْشَیْتَ (حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے بھائی حضرت اسحاقؑ سے کہا) تم تو مالدار ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت ہیں۔ صِلَةُ الرَّحِمِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِی الْاَثَرِ ناطہ جوڑنا مال و دولت کو بڑھاتا ہے (عمر کو بھی بڑھاتا ہے) موت کو پیچھے ہٹاتا ہے (ایک روایت میں مَنْسَأَةٌ لِلْاَجَلِ ہے معنی وہی ہیں) فَیَطِیْرُ مِنْهُ مَاطَارَ وَمَابَقِیَ ثَرَّیْنَاهُ۔ جو پیس کر اس پر پھونک مارتے جو (بھوسا) اُڑنے والا ہوتا وہ اُڑ جاتا، جو رہ جاتا اس کو گوندھ لیتے (روٹی پکاتے، آٹا چھلنی میں چھاننا یا میدہ اور رو انکالنا آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا) فَاُتِیَ بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ ستو لے کر آئے، تو آپؐ نے حکم دیا (اور) وہ بھگوئے گئے۔ اَنَا اَعْلَمُ بِجَعْفَرٍ اِنَّهٗ اِنْ عَلِمَ ثَرَّاهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ اَطْعَمَهٗ میں جعفر بن ابی طالب کا حال خوب جانتا ہوں، اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (کچھ نہ رکھیں گے کیونکہ جعفر بڑے سخی آدمی تھے، اسی طرح ان کے فرزند عبداللہ بن جعفر بھی بڑے سیر چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما) فَاِذَا کَلْبٌ یَاْکُلُ الثَّرٰی دیکھا تو ایک کتا (پیاس کی وجہ سے) کیچڑ کھا رہا ہے (کیچڑ میں ذرا تری ہوتی ہے، اسی کو چاٹ چاٹ کر پیاس بجھا رہا ہے) وَالشَّجَرُ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ درخت اور نمناک مٹی ایک اُنگلی پر لے لیگا فَبَیْنَا هُوَ فِیْ مَکَانٍ ثَرْیَانَ اتنے میں حضرت موسیٰؑ جو ایک نمناک (مرطوب) مقام میں تھے

اَرْضٌ ثَرْیَا۔ نمناک زمین۔

اِنَّهٗ کَانَ یُقْعِیْ فِی الصَّلٰوةِ وَیُثَرِّیْ۔ عبداللہ بن عمرؓ (بڑھاپے میں بیماری کی وجہ سے) کیا کرتے کہ دونوں سجدوں کے بیچ اقعا کرتے (اکڑوں بیٹھتے) اور ہاتھ زمین ہی پر رکھے رہتے (یعنی پہلا سجدہ کر کے دونوں ہاتھ زمین سے نہ اُٹھاتے، اکڑوں بیٹھ جاتے اسی طرح دوسرا سجدہ کرتے)

"محیط المحیط" میں ہے تَثْرِیَةٌ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ہاتھ نمناک زمین پر رکھنا۔ "نہایۃ" میں ہے یہ ثَرٰی سے ماخوذ ہے کیونکہ صحابہ رضا اکثر زمین ہی پر نماز پڑھتے، فرش بچھا کر نماز پڑھنے کا دستور نہ تھا۔

ثُرَیْرٌ ایک مقام کا نام ہے حجاز میں۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الطَّاءِ

ثَطٌّ۔ کھوسا، جس کی ڈاڑھی نہ ہو صرف ٹھوڑی کے تلے دو چار بال ہوں مَافَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الثِّطَاطُ یہ ان بے ڈاڑھی والے سُرخ لوگوں نے کیا کیا؟ ایک روایت میں بجائے ثِطَاطٌ کے ثَطَانِطٌ ہے یہ جمع ہے ثُطْنَاطٌ کی، یعنی لمبا۔

فَرَاٰهُ اَشْغٰی ثَطًّا۔ حضرت عثمان رضا کے پاس عامر بن عبد القیس لائے گئے، دیکھا تو وہ اشغی ہیں اور کھوسے (اشغی کہتے ہیں اس کو جس کے دانت اوپر تلے ناہموار ہوں)۔

ثَطَاطٌ احمق ہونا۔

ایک عورت بچے کو نچا رہی تھی اور یہ شعر پڑھ رہی تھی

ذُؤَالُ یَاابْنَ الْقَرْمِ یَاذُؤَالَهْ یَمْشِی الثَّطَا وَیَجْلِسُ الْهَبَنْقَعَهْ (آنحضرتؐ نے فرمایا داری نیک بخت) ذُؤال مت کہہ وہ تو سب درندوں میں بدتر ہے (شعر کے معنی یہ ہیں ہمارے بھیڑیے سردار کے بیٹے ارے بھیڑیے بچوں کی طرح چلتا ہے اور ہبنقعہ کی طرح بیٹھتا ہے (ہبنقعہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھے، اور انگلیوں کی نوکیں زمین سے لگائے، بعضوں نے کہا، اکڑوں بیٹھنا اور ٹانگیں ملا کر اور پاؤں کھول کر) ہبنقعہ احمق کو بھی کہتے ہیں، جو عورتوں

بات چیت کرنے کا دیوانہ ہو۔)

بابُ الثاء مع العین

ثَعْبٌ۔ بہنا، بہانا۔

وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا۔ اُس کا زخم خون بہا رہا ہوگا۔ جیسے وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا۔ حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا (معلوم ہوا کہ اس حال میں بھی نماز پڑھ لینی چاہیے گو کپڑے اور بستر بھی خون آلود ہوں، بدن سے خون بہہ رہا ہو۔ اور بعضے بزرگوں سے جو اس حال میں نماز موقوف رکھنا منقول ہے، ان کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی)۔

سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَاءِ پانی بہنے کے مقاموں سے پانی بہہ نکلا

مجمع البحرین میں ہے کہ:

مَثَاعِبُ جمع ہے مَثْعَبٌ کی۔ یعنی حوض

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ میں نے اس کی ران کی رگ کاٹ دی، خون اوپر ابھر آیا۔ وَإِنْ سَالَ مِثْلَ الْمَثْعَبِ۔ اگرچہ حوض کی طرح بہے۔

ثُعْجُرَةٌ۔ بہانا۔

مُثْعَنْجِرٌ۔ بہنے والا۔

يَحْمِلُهَا الْأَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ۔ اس کو سبز گہرا اٹھاتا ہے

مُثْعَنْجَرٌ۔ بفتح جیم بیچوں بیچ سمندر کا پانی جو بہت گہرا ہوتا ہے۔

عبد اللہ بن عباس رضؓ نے کہا: فَإِذَا عِلْمِي بِالْقُرْآنِ فِي عِلْمِ عَلِيٍّ كَالْقَرَارَةِ فِي الْمُثْعَنْجَرِ۔ مجھ کو جو قرآن کا علم ہے، وہ حضرت علیؓ کے علم کے مقابلہ میں ایسا نکلا، جیسے ایک چھوٹا گڑھا (پانی کا گڑھا) سمندر کے بازو (کہاں سمندر اور کہاں ایک گڑھا، اب جو لوگ علم میں شیخین کو حضرت علی رضؓ پر فضیلت دیتے ہیں، ان کو عبداللہ بن عباس کے جو قرآن اور حدیث کے بڑے عالم تھے، اس قول میں غور کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شیخین کا بھی علم دین بہت وسیع تھا مگر یہ کہ ان کا علم حضرت علی رضؓ کے علم سے زیادہ تھا، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے ازالۃ الخفاء میں جو دلائل اس پر قائم کئے ہیں، ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے حضرت علی رضؓ کے اقوال کا پورا استیعاب نہیں کیا ہے۔ اگر یہ سب اقوال جمع کئے جائیں، تب شیخین کے اقوال سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور حضرت عمر کا یہ قول کہ اگر علی رضؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا، ہمارے مطلب کو پورا ثابت کرتا ہے)

ثَعْدٌ۔ تر کھجور یا گدر کھجور جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو اور نرم ہو گئی ہو

يَتَنَاوَلُونَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَأَشْلٍ مِنْ لَحْمٍ وَيَتَنَاوَلُونَ مِنْ أَسْقِيَةٍ قَدْ عَلَاهَا الطُّحْلُبُ۔ پکی کھجور اور گدر کھجور اور حلوان کے گوشت کے ٹکڑے کچھ لوگ اڑا رہے تھے پرانی مشکوں سے جن پر کائی جم گئی تھی، شراب یا پانی پی رہے تھے

بعضوں نے ثعد کے معنی بالائی (ملائی) رکھے ہیں۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی (فارسی میں ملائی کو کفک شیر، اور سر شیر کہتے ہیں۔ عربی میں زبدہ)

ثَعْرٌ۔ ایک قسم کا زہری گوند

ثُعْرُورٌ۔ (ککڑی) بونا پھنسی۔ چھوٹی ککڑی۔ ثَعَارِيرُ جمع ہے۔

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الثَّعَارِيرُ کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے، وہ اس طرح بڑھیں گے جیسے ککڑیاں بڑھتی ہیں (ان کا نشو ونما جلد ہوگا، یا ایسے سفید ہو جائیں گے، جیسے طرثوث کا سرا۔ طرثوث ایک بھاجی ہے مائل بہ سرخی۔)

ثَعٌّ۔ قے کرنا۔

تَعْتَعَةٌ۔ پے در پے قے ہونا۔

اِنْثِعَاعٌ۔ منہ سے قے نکلنا ناک سے خون۔

أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي هٰذَا بِهٖ جُنُونٌ فَمَسَحَ صَدْرَهٗ وَدَعَا لَهٗ فَثَعَّ ثَعَّةً فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ جِرْوٌ أَسْوَدُ۔ ایک عورت آنحضرت صلعم کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا یہ بچہ باولا (دیوانہ) ہے۔ آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی، تب اس نے قے کی۔ اس کے پیٹ میں سے کتے کا

ایک کالا بچہ نکلا (معاذ اللہ یہ شیطان ہوگا یہ صورت کتے کے یا پیٹ میں کتے کے زہر سے یہ بلا پیدا ہو گیا ہوگا)۔

ثَعَلٌ۔ بکری یا گائے یا اونٹنی کا زائد تھن ہونا ایک عیب ہے لَیْسَ فِیْهَا ضَبُوْبٌ وَّلَا ثَعُوْلٌ۔ نہ ان میں کوئی ایسی بکری ہے جس کے دودھ نکلنے کا مقام تنگ ہو۔ نہ ایسی بکری ہے جس کا تھن زائد ہو۔

ثَعْلَبٌ۔ لومڑی، سوراخ جس میں سے مینہ کا پانی نکلے۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا حَتّٰی یَقُوْمَ اَبُوْ لُبَابَةَ یَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهٖ بِاِزَارِهٖ۔ یا اللہ ہم پر پانی برسا، اتنا برسا کہ ابو لبابہ کھڑا ہو کر اپنی کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اَرْضٌ مُّتَعْلِبَةٌ۔ جس زمین میں لومڑیاں بہت ہوں۔

دَاءُ الثَّعْلَبِ۔ ایک بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں۔

عِنَبُ الثَّعْلَبِ۔ کوہ (کاموئی) مشہور دوا ہے۔

بابُ الثاء مع الغین

ثَغْبٌ۔ گڑھے یا نالے میں جو پانی بچ رہے، ذرا سا رہ جائے۔

مَا شَبَّهْتُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بِثَغْبٍ ذَهَبَ صَفْوُهٗ وَبَقِیَ کَدَرُهٗ جو دنیا باقی رہی ہے اس کی مثال میں اور کچھ نہیں دیتا یہی مثال ہے جیسے بچا ہوا نالے کا پانی، اچھا اچھا تو بہہ گیا اور غلیظ میلا کچیلا رہ گیا۔ بعضوں نے کہا:

ثَغَبٌ۔ بہ فتحتین، وہ گڑھا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو، اس میں برسات کا پانی جمع ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا اور اخیر کا تھوڑا حصہ باقی ہے۔ مگر چودہ سو برس کے قریب گزرے ہنوز دنیا اپنے حال پر ہے تو معلوم ہوا کہ دنیا کی مدت لاکھوں برس کی ہے نہ کہ سات ہزار برس کی۔ جیسے بعض ضعیف روایتوں میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتیں بنی اسرائیل سے لی گئی ہیں۔)

فَشُنَّتْ بِسُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءِ ثَغْبٍ۔ گڑھے یا کنڈے کے صاف پانی سے اس کی تیزی توڑی گئی (یعنی اس میں ملا دیا گیا)

ثَغْرٌ۔ سوراخ کرنا۔ سوراخ بند کرنا۔ وہ مقام جہاں سے دشمن کے آنے کا ڈر ہو، ملک کی سرحد، چوکی۔ سامنے کے دانت۔ دانت توڑنا۔ دانت گرنا۔

اَثْغَرَ الْغُلَامُ۔ بچے نے دانت توڑے، دانت نکالے۔

ثُغْرَةٌ۔ ہنسلی کی سوراخ۔ گھوڑے اور اونٹ کے سینہ کے اوپر کا گڑھا۔

فَلَمَّا مَرَّ الْاَجَلُ قَفَلَ اَهْلُ ذٰلِكَ الثَّغْرِ جب مدت گزر گئی، تو وہ چوکی والے لوٹ کر آئے۔ وَقَدْ ثَغَرُوْا مِنْهَا ثُغْرَةً وَّاحِدَةً۔ اس میں انہوں نے ایک سوراخ کر لیا لِتَسْتَبِقَ اِلٰی ثُغْرَةِ ثَنِیَّةٍ گھاٹی کے سوراخ تک آگے بڑھ جائے اَمْکَنَتْ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ۔ تو نے ہنسلی کی کابوں بیچ تھام لیا مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ سینے کی ہنسلی سے بَادِرُوْا ثُغَرَ الْمَسْجِدِ مسجد کے رستوں کی طرف لپکو یا مسجد کی بلندیوں پر یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّعَلِّمُوا الصَّبِیَّ الصَّلٰوةَ اِذَا اثَّغَرَ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ بچے کو اس وقت نماز سکھلائیں جب اُس کے دودھ کے دانت گر جائیں یا اصلی کے دانت نکل آئیں) لَیْسَ فِیْ سِنِّ الصَّبِیِّ شَیْءٌ اِذَا لَمْ یُثْغِرْ بچے کا دانت توڑنے میں کوئی دیت لازم نہ ہوگی جب اُس کے دانت گرے نہ ہوں (یعنی دودھ کے دانت ہوں)، اَفْتِنَا فِیْ دَابَّةٍ تَرْعَی الشَّجَرَ فِیْ کَرِشٍ لَّمْ تَثَّغِرْ ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو گھاس چرتا ہے اور ابھی اس کے دانت نہیں ٹوٹے (دودھ کے دانت ہیں) اِنَّهٗ وُلِدَ وَهُوَ مُثَّغِرٌ وہ جب پیدا ہوا تھا تو دانت نکل آئے تھے۔

ثَغَامَةٌ۔ ایک قسم کی سفید گھاس (فارسی میں اس کو درمنہ کہتے ہیں)

کَاَنَّ رَاْسَهٗ ثَغَامَةٌ۔ گویا ان کا سر ثغامہ تھا یعنی بالکل سفید۔

ثُغَاءٌ۔ بکری کا آواز کرنا۔ ممیانا۔

ثَاغِیَةٌ۔ بکری۔

مَالَهٗ ثَاغِیَةٌ وَّلَا رَاغِیَةٌ۔ نہ اُس کے پاس بکری ہے نہ اونٹنی عَمَدْتُ اِلٰی عَنْزٍ لِّاَذْبَحَهَا فَثَغَتْ فَسَمِعَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُغْوَتَهَا فَقَالَ لَا تَقْطَعْ دَرًّا وَّلَا نَسْلًا میں ایک بکری کی طرف گیا کہ اُس کو ذبح کروں (کیونکہ میں سمجھا کہ آپ بھوکے ہیں) اس نے آواز کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز سُنی تو فرمایا کہ دودھ کا جانور اور جننے کا جانور مت کاٹ

باب الثاء مع الفاء

ثُفَّاءٌ۔ رائی یا حب الرشاد (ہالون)

مَاذَا فِي الْاَمَرَّيْنِ مِنَ الشِّفَاءِ۔ دو کڑوی چیزوں میں کتنی تندرستی ہے۔ ایلوے اور حب الرشاد (سپندان) میں۔

اُثْفِيَّةٌ۔ چولہے کا پتھر۔

مُثْفٍ۔ وہ مرد جس کی تین بیویاں مرگئی ہوں یا زیادہ۔

اَثَافِي الْاِسْلَامِ ثَلٰثَةٌ الصَّلٰوةُ وَ الزَّكٰوةُ وَ الْوَلَايَةُ۔ اسلام کے چولہے کے تین پتھر ہیں، نماز اور زکوٰۃ اور امامت (یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے ان کے نزدیک اماموں کا پہچاننا بھی اصولِ ایمان میں داخل ہے)۔

ثَفْرٌ۔ ہانکنا۔

اِسْتِثْفَارٌ۔ لنگوٹ کسنا۔

اِنَّهٗ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَسْتَثْفِرَ۔ آپ نے مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم دیا (یہ "ثفر" سے نکلا ہے یعنی دمچی)۔

فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ طِوَالٍ كَاَنَّهُمُ الرِّمَاحُ مُسْتَثْفِرِيْنَ ثِيَابَهُمْ۔ یکایک ہم نے کیا دیکھا، برچھیوں کی طرح لانبے لوگ لنگوٹ کسے ہوئے۔ فَاَقْعٰى وَ اسْتَثْفَرَ سرین کے بل بیٹھا اور دُم اپنے دونوں پاؤں کے درمیان فَاِنْ رَأَتْ دَمًا شَيْئًا اِغْتَسَلَتْ وَ احْتَشَتْ وَ اسْتَثْفَرَتْ فِي كُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ اگر مستحاضہ تازہ خون دیکھے تو ہر نماز کے وقت غسل کرلے اور ایک پھاہا فرج میں رکھ لے اور لنگوٹ باندھ لے۔

ثَفْرُوْقٌ۔ کھجور کی ڈالی۔

اِذَا حَضَرَ الْمَسَاكِيْنُ عِنْدَ الْجِدَادِ اُلْقِيَ لَهُمْ مِنَ الثَّفَارِيْقِ۔ جب کھجور کاٹتے وقت مسکین لوگ آجائیں تو اُن کے سامنے ڈالیں ڈالدی جائیں (جن میں کھجوریں لگی ہوں)۔

ثُفْلٌ۔ دانہ تلچھٹ۔

مَنْ كَانَ مَعَهٗ ثُفْلٌ فَلْيَصْطَنِعْ۔ جس کے پاس غلہ ہو، وہ پکائے (روٹی پکائے) اِنَّ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنَ الثُّفْلِ مِمَّا يَقْتَاتُ الرَّجُلُ۔ صدقہ فطر ان غلّوں میں سے نکالا جاسکتا ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں (جیسے جو جوار گیہوں چاول راگی اور باجرا وغیرہ) كَانَ يُحِبُّ الثُّفْلَ۔ آپ کو ثفل (ثرید) پسند تھا (ترمذی رح نے کہا کہ یہاں ثفل سے وہ کھانا مراد ہے جو دیگ میں نیچے بچ رہے (تہ دیگی) فائق میں ہے کہ "ثفل" اصل میں تلچھٹ کو کہتے ہیں۔ یہ تلچھٹ تیل کا ہو یا شیرے کا یا شوربے کا یا شربت کا یا شراب کا یا اور کسی پتلی چیز کا۔ پھر جو چیز پی نہیں جاتی، اُس کو بھی ثفل کہنے لگے، جیسے روٹی وغیرہ۔ طیبی نے کہا ثفل سے حدیث میں تہ دیگی مراد ہے)، تَكُوْنُ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الثَّفَالِ تو اس فتنے میں مثمس (بطی الحرکت بھاری) اونٹ کی طرح ہو۔ كُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ۔ میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا وَتَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ دَقَّ الرَّحٰى بِثِفَالِهَا۔ فتنے اور فساد ان کو اس طرح پیس گے جیسے چکّی ثفال پر یا ثفال سے مل کر پیستی ہے۔

ثِفَال۔ بکسرہ ثا، وہ چمڑہ جو چکّی کے نیچے بچھاتے ہیں تاکہ آٹا اُس پر گرے، یا چکّی کا نیچے کا پتھر (پاٹ) (بعضوں نے کہا کہ نیچے کے پاٹ کو ثُفال بہ ضمہ ثا کہتے ہیں) اِسْتَحَارَ مَدَارُهَا وَ اضْطَرَبَ ثِفَالُهَا اُس کا کھونٹا حیران ہو رہا ہے اور اُس کا نیچے کا پتھر ہل رہا ہے (وہ برابر نہیں گھومتی) غَسَلَ يَدَيْهِ بِالثِّفَالِ اپنے دونوں ہاتھ لوٹے سے دھوئے۔

ثَائِلُ اَصْغَرُ اور ثَافِلُ اَكْبَرُ دو پہاڑ ہیں، مکہ کی راہ میں۔ یزید ملعون جب مکہ سے لوٹ کر گیا تو یہ شعر پڑھنے لگا:

اِذَا جَعَلْنَا ثَافِلًا يَمِيْنًا ✦ فَلَا نَعُوْدُ بَعْدَهٗ سِنِيْنَا

یعنی جب ہم نے ثافل کو داہنی طرف کیا (مکہ سے لوٹے) تو اب ہم برسوں پھر وہاں نہیں آنے کے (اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، اس کو پھر مکہ آنا نصیب ہی نہ ہوا۔ اپنی حکومت کے چوتھے ہی سال واصل جہنم ہوا۔ اُس کے بیٹوں کو بھی سلطنت نہ ملی، مروان تخت پر بیٹھ گیا اور یزید کی بیوی کو نکاح میں لایا۔ اس کے بیٹے کو گالی دی۔ آخر اُس کی ماں نے مروان کو فرش فروش اور تکیوں میں دبا کر مار ڈالا، وہ بھی یزید سے مل گیا)۔

ثَفْنٌ۔ دھکیلنا، پیچھے سے آنا۔

ثَفِنٌ۔ موٹا اور سخت ہونا۔

ثَفِنَۃٌ۔ ہر جاندار کے وہ مقامات جو زمین پر لگتے لگتے سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اونٹ کا گھٹنا پٹھا وغیرہ اور آدمی کا گھٹنا اور کولھا وغیرہ (اس کی جمع ثَفِنَاتٌ ہے)۔

کَانَ اَنَسٌ عِنْدَ ثَفِنَۃِ نَاقَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔ انس رضؓ جس سال حج وداع ہوا آنحضرتؐ کی اونٹنی کے گھٹنے یا اور کسی سخت مقام کے پاس تھے۔ کَاَنَّھَا ثَفِنُ الْاِبِلِ خارجیوں کے ہاتھ گویا اونٹ کے سخت مقامات تھے (رَاٰی رَجُلًا بَیْنَ عَیْنَیْہِ مِثْلُ ثَفِنَۃِ الْبَعِیْرِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَکُنْ ھٰذِہٖ کَانَ خَیْرًا) ایک شخص کو دیکھا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) گٹھہ تھا، جیسے اونٹ کا گٹھہ ہوتا ہے (سجدہ کرتے کرتے اور زور سے پیشانی زمین پر لگاتے لگاتے وہاں کی کھال سخت ہو گئی تھی، نشان پڑ گیا تھا) تو فرمایا اگر یہ گٹھہ نہ ہوتا تو بہتر ہوتا (کیونکہ اس میں ریا کا ڈر ہے۔ لوگ بڑا عابد سمجھیں اگر ریا کی نیت نہ ہو اور خود بخود یہ گٹھہ پڑ جائے تب کچھ قباحت نہیں) کَانَ ذُو الثَّفِنَاتِ (امام زین العابدینؒ کے جسم مبارک پر جا بجا گٹھے تھے (کثرت عبادت سے یہ گٹھے پڑ گئے تھے آپ ان کو کٹوا ڈالتے پھر پڑ جاتے) فَحَمَلَ عَلَی الْکَتِیْبَۃِ فَجَعَلَ یَثْفِنُھَا لشکر پر حملہ کیا اس کو ہٹانے لگے (ایک روایت میں یَفِنُھَا ہے فن سے اس کے معنی بھی ہٹانے کے ہیں) وَلَا مُثَافَنَۃَ اور صحبت نہیں یہ ثَافَنَہٗ سے نکلا ہے، یعنی میں اُس کے ساتھ بیٹھا مُثَافَنَۃَ اَھْلِھَا۔ اس کے گھر والوں سے صحبت رکھنا۔

بابُ الثاء مع القاف

ثَقْبٌ۔ پھاڑنا، سوراخ کرنا۔

ثُقُوْبٌ۔ چمکنا، روشن ہونا، جھکنا، نافذ ہونا۔

تَثْقِیْبٌ سوراخ کرنا، روشن کرنا۔

نَحْنُ اَثْقَبُ النَّاسِ اَنْسَابًا۔ ہم نسب کی رو سے سب لوگوں میں نورانی اور روشن ہیں۔

اِنْ کَانَ لَمِثْقَبًا۔ عبد اللہ بن عباس رضؓ بڑے صاحب الرائے آدمی تھے یا بڑے علم والے تھے ثَقَبْتُ النَّارَ یا اَثْقَبْتُھَا میں نے آگ روشن کی۔

ثَقُوْب یا ثِقَاب۔ باریک باریک چھپٹیاں جن سے آگ روشن کریں۔ اِنَّ عَلٰی کُلِّ ثَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِھَا مَلَکًا یَحْفَظُھَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ مکہ اور مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہے جو اُن کو طاعون اور دجّال سے بچاتا ہے (ایک روایت میں نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِھَا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچانے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر سکتے ہیں۔ مگر بحکم الٰہی مِثْقَب برمے کو بھی کہتے ہیں یعنی سوراخ کرنے کا آلہ)

ثَقْفٌ۔ کونچا دینا غالب ہونا پکڑ پانا

ثَقِفٌ اور ثَقُفٌ اور ثَقَافَۃٌ۔ ہلکا پھلکا، عقلمند ہوشیار

تَثْقِیْفٌ۔ سیدھا کرنا، تعلیم اور تہذیب سکھانا۔

مُثَاقَفَۃٌ اور ثِقَافٌ۔ لڑنا، بحث کرنا۔

ثَقَافٌ۔ عقلمند عورت۔

وَھُوَ غُلَامٌ لَقِنٌ ثَقِفٌ۔ وہ ایک لڑکا تھا زود فہم عقلمند

ثَقِیْفٌ اور ثَقْفٌ اور ثَقُفٌ تینوں طرح سب کے معنی عقلمند۔

اِنِّیْ حَصَانٌ فَمَا اُکَلَّمُ وَثَقَافٌ فَمَا اُعَلَّمُ میں پاکدامن ہوں، مجھ پر کوئی بات نہیں لگا سکتا۔ اور عقلمند ہوں مجھ کو کوئی سکھا نہیں سکتا۔

ثَقَّافٌ۔ لڑنے والا، جلاد۔

وَاَقَامَ اَوَدَہٗ بِثِقَافِہٖ۔ انہوں نے اُس کی کجی اُس آلہ سے دور کی، جس سے برچھا سیدھا کیا جاتا ہے۔ اَمَا لَیُسَلَّطَنَّ غُلَامُ ثَقِیْفٍ ذَیَّالٌ مَیَّالٌ۔ تم پر ایک ہلکا پھلکا مغرور ظالم مسلط کیا جائے گا (اس سے مراد یزید ہے، بعضوں نے کہا حجاج بن یوسف ثقفی) ثقیف ایک مشہور قبیلہ ہے) فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ ثقیف قبیلہ میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبید ثقفی) اور ایک ہلاکو خونخوار (حجاج بن یوسف) مَسْجِلًا ثَقِیْفٍ کو ذکی ... مَلَکَ اثْنَا عَشَرَ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ کَعْبٍ کَانَ الثِّقَافُ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَۃُ۔ جب بنی عمرو بن کعب کے بارہ

آدمی حکومت کریں گے تو قیامت تک لڑائی اور مار دھاڑ رہے گی۔

ثِقَلٌ یا ثِقَالَۃٌ۔ بھاری ہونا۔

ثَقْلٌ۔ بوجھ کا اندازہ کرنا۔

ثَقَلٌ۔ مسافر کا سامان، بیماری کا زیادہ ہونا۔

تَثْقِیْلٌ۔ بھاری کرنا، بھاری بوجھ ڈالنا اِثْقَالٌ بھی وہی ہے۔

اَثْقَلَتِ الْمَرْأَۃُ۔ عورت کا پیٹ کھل گیا (حمل نمایاں ہو گیا)

ثَاقَلَ۔ ثقیل کھانا کھایا۔

اِثَّاقَلَ۔ دیر کی۔

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ۔ میں تم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے میرے اہلِ بیت (بعضوں نے کہا ان کو ثقلین اس لئے کہا کہ ان پر عمل کرنا مشکل اور بھاری ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ ان دونوں سے دین کی اصلاح اور درستی اور آبادی ہوتی ہے جیسے ثقلین، یعنی جن اور انس سے دنیا کی آبادی ہے۔ غرض آنحضرتؐ کی اس نصیحت اور وصیت پر صرف وہ اہلِ حدیث عامل ہیں جو قرآن اور اہلِ بیت کرام دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے، خارجی اور ناصبی اور مقلدین اور نام کے اہلِ حدیث نے اہلِ بیت کو چھوڑ دیا، اب خارجی اور ناصبی تو معاذ اللہ اہلِ بیت کے دشمن بن گئے ان کو برا کہنے لگے، اور مقلدوں نے کیا کیا کہ زبانی اہلِ بیت کی محبت کی ڈینگ مارتے ہیں لیکن عملاً ذرا بھی اہلِ بیت کی طرف توجہ نہیں اُن کی کتابوں میں جہاں دیکھو ابو حنیفہ اور شافعی اور مزنی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن اور زفر کے اقوال بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے آج تک کسی حنفی یا شافعی کو نہیں دیکھا جو امام جعفر صادق رضا یا امام باقر رضا یا دوسرے اہلِ بیت کے اقوال تلاش کرے اور اُن پر چلے۔ اِن مقلدوں کا جہل اس درجہ پہنچ گیا ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ اہلِ بیت کرام کے اقوال و افعال جمع کرے یا ان کے اجتہاد پر چلے تو اس کو شیعہ کہتے ہیں کیا سبحان اللہ اگر یہی تشیع ہے تو خدا ہم کو شیعہ ہی رکھے، اسی طریق پر مالک ملک دکن میں مولانا حسن الزماں محمد چشتی نظامی محدث نے بڑی عرق ریزی اور جاں فشانی سے ایک کتاب اِحیاء المیت فی فقہ اہلِ بیت" تالیف کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کتاب پوری نہ چھپنے پائی، اور مولانا نے سفرِ آخرت اختیار کیا۔ اب محبینِ اہلِ بیت کرام کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پوری چھپوا کر شائع کریں۔ خیر یہ تو نام کے سُنیوں کا حال ہوا، اب رافضیوں کو دیکھیے، انھوں نے اہلِ بیت کو تو لیا لیکن قرآن کو پسِ پشت ڈال دیا سچے سُنی وہی ہیں جو اللہ کی کتاب پر چلتے ہیں۔ پھر حدیث شریف پر جو سرا سر اہلِ بیت کا ارشاد ہے۔ پھر اہلِ بیت کے اقوال و افعال پر اور اہلِ بیت کے اقوال اور اجتہادات کو دوسرے فقہا اور مجتہدین کے اقوال اور اجتہاد پر مقدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ بھی اگر کسی مسئلہ میں مختلف ہوں، تو حضرت علی کا قول اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو دوہری فضیلت حاصل ہے صحابی بھی ہیں اور اہلِ بیت یعنی اصحابِ کساء میں بھی ہیں)

یَسْمَعُہَا مَنْ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ قبر کے عذاب کے وقت مردہ جو چیختا ہے تو اس کو پورب اور پچھم کے درمیان جتنے جاندار ہیں سب سُنتے ہیں، ایک جن اور آدمی نہیں سُنتے (اس لئے کہ اگر سُنیں تو ایمان بالغیب نہ رہے) بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ۔ آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا۔ حُجَّ بِہٖ فِیْ ثَقَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سائب کو آنحضرتؐ کے سامان اور زنانہ کے ساتھ حج کرایا گیا۔ ظَنُّوْا اَنَّہُمْ ثَقُلُوْا عَلَیْہِ وہ سمجھے کہ ہم آپ پر بار ہیں (ہمارا رہنا آپ کو شاق ہے) لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب آنحضرت صلعم کی بیماری زیادہ ہو گئی، فَثَقُلَتْ آپ کی ران بھاری ہو گئی۔ مَخَافَۃَ اَنْ یُثَقِّلَ اس ڈر سے کہ کہیں لوگوں پر بار نہ ہو۔ لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے (کیونکہ یہ وقت سونے اور استراحت کے ہوتے ہیں) لَا تَتَثَاقَلْ عَنِ الصَّلٰوۃِ نماز میں اہستی مت کرو (یعنی سستی اور دیر مت کرو) اَلثَّقَلُ الْاَکْبَرُ اللہ کی کتاب اَلثَّقَلُ الْاَصْغَرُ اہلِ بیت کرام علیہم السلام ثَقَّلَ اللّٰہُ مِیْزَانَہٗ اللہ اس کا پلہ بھاری کرے (یعنی نیکیوں کا پلہ، معلوم ہوا کہ آخرت میں اعمال حقیقۃً تولے جائیں گے کیونکہ وہ مجسم ہو جائیں گے، جیسے قبر میں اعمال مجسم ہو کر نمودار ہوں گے) اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَہْلًا وَثَقَلًا و

هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ اَهْلُ بَيْتِيْ۔ ہر پیغمبرؐ کے گھر والے اور بال بچے ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ یعنی علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، میرے گھر والے اہل بال بچے ہیں (یا اللہ ہم ان ہی کے غلام اور خادم ہیں، ہم کو قبر اور حشر میں انہی کی خدمت میں رکھ)۔

مِثْقَالٌ۔ وزن، تول کم ہو یا زیادہ، لیکن شرع میں مثقال بیس قیراط کا اور ہر قیراط تین جَو کا، ہر جَو تین چاول کا ہے۔ اور عرف میں ایک دینار کو مثقال کہتے ہیں اور دس درم کے سات مثقال ہوتے ہیں اس حساب سے ہر مثقال ایک درم اور ۳/۷ درم کا ہوا اور ہر درم بیالیس جو کا لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ۔ جس کے دل میں چیونٹی برابر ایمان ہو وہ دوزخ میں نہیں جانے کا (یعنی اس مقام میں جہاں کافر اور منافق رہیں گے)۔ ذَرَّةٌ چھوٹی چیونٹی (بعضوں نے کہا سو چیونٹیاں ایک جَو کے ہم وزن ہوتی ہیں اور ذرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا میں باریک باریک اڑتا ہے) فِيْ اُذُنِهٖ ثِقَلٌ اس کے کان بھاری ہیں، یعنی کم سنتا ہے فَمَا وَجَدْنَا ثِقَلَ شَيْءٍ۔ میں نے کسی چیز کا بوجھ نہیں پایا ثِقْلَةُ الشَّيْءِ کسی چیز کا وزن۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْكَافِ

ثَكَلٌ یا ثُكْلٌ یا ثُكُلٌ۔ عورت کا بچہ مر جانا۔

ثَاكِلَةٌ اور ثَكْلٰى اور ثَكُوْلٌ اور مِثْكَالٌ وہ عورت جس کا بچہ گزر گیا ہو۔

اَثْكَلَهَا اللّٰهُ۔ اللہ اس عورت کو ثکلی کرے، اس کا بچہ مر جائے

ثُكْلٌ۔ موت اور ہلاکت، محبوب یا فرزند کا گم ہو جانا۔

ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ۔ تیری ماں تجھ کو گم کرے (تو مر جائے اس سے مقصود بد دعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک محاورہ ہے، جو عرب لوگ خفگی کے وقت کہتے ہیں، جیسے تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ) فَاَمَتْ فَجَاءَ بِهَا نَكْدٌ

مَثَاكِيْلُ۔ مثاکیل مثکال کی جمع ہے مِثْكَالٌ وہ عورت جس کی سب اولاد مر گئی ہو، یا اکثر گزر گئی ہو۔ نہایہ میں ہے کہ مِثْكَالٌ وہی ثکلی یعنی جس عورت کا بچہ مر گیا ہو لَا تَدَعِيْ بِذُلٍّ وَّلَا ثُكْلٍ یوں نہ کہو وَا ذُلَّاهُ ایک روایت میں بِوَيْلٍ ہے یعنی وَاوَيْلَاهُ وَ ثُكْلَاهُ ۔ ثَكِلَتْكِ اُمُّكِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ ارے تیری ماں تجھ پر روئے، یہ جو میں نے کیا یہ تو آنحضرتؐ کی سنت ہے وَا ثُكْلِيَاهُ ہائے موت وَ اُثْكُلَ اُمِّيَاهُ ہائے ماں کی خرابی وَ اثْكَلْيَاهُ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ثَكَمٌ یا ثَكْمٌ۔ ڈھونڈھنا، لازم کر لینا، اقامت کرنا، بیان کرنا کھول دینا۔

ثَكَمُ الطَّرِيْقِ۔ متوسط راستہ، بیچ کا راستہ فَاِنَّهُمَا ثَكَمَا لَكَ الْحَقَّ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے تو تمہارے لئے سچائی کا راستہ کھول دیا (اسی راستہ پر چلے جاؤ۔ یہ بی بی ام سلمہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ثَكَمَا الْاَمْرَ فَلَمْ يَظْلِمَاهُ ابوبکرؓ اور عمرؓ تو سچی بات پر جمے رہے یا سچے راستہ پر چلے، ظلم نہیں کیا۔ (ادھر ادھر نہیں مڑے)۔

ثُكْنَةٌ۔ جھنڈا نشان اور قبر آگ کا گڑھا۔ فوجوں کے جاؤ کا نشان نیت۔ اس کی جمع ثُكَنٌ ہے يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثُكَنِهِمْ لوگ اپنی نیتوں پر حشر کئے جائیں گے (یعنی مرتے وقت جو ان کی نیت تھی ایمان یا کفر کی اسی حال پر اٹھیں گے یا جس نشان اور جھنڈے کے ساتھ وہ مریں اگر کافروں کے ساتھ مریں تو کفر پر، مسلمانوں کے ساتھ مریں، تو اسلام پر) يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ عَلٰى ثُكَنِهِمْ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اپنے اپنے جھنڈے لیکر آتے ہیں۔ كَاَنَّهَا اُخْتُثِتَ مِنْ حِضْنَيْ ثَكَنٍ گویا میری گود سے ثکن اٹھ گیا (ثکن ایک پہاڑ ہے حجاز میں)

اُثْكُوْنٌ۔ شاخ۔

خَلِّ لَهٗ عَنْ ثُكْنِ الطَّرِيْقِ۔ اس کے لئے راستہ کے بیچ کو چھوڑ دے۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ اللَّامِ

ثَلْبٌ۔ ملامت کرنا، عیب لگانا، اینٹھنا، دور کرنا۔ دھتکارنا، گالی دینا

ثَلَبٌ۔ میلا ہونا۔ سمٹ جانا۔

ثِلْبٌ۔ وہ اونٹ جس کے بڑھاپے سے دانت گر گئے ہوں

مَثَالِبُ۔ عیوب (یہ مناقب کی ضد ہے)۔

یہ مَثلَبۃ کی جمع ہے بمعنی عیب
لَهُمْ مِّنَ الصَّدَقَةِ الثِّلْبُ وَالنَّابُ۔ زکوٰۃ کے جانوروں میں سے بوڑھا دانت ٹوٹا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی وہ رکھ لیں (یعنی ایسے جانور زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے) اِنَّكَ جَرَّبْتَنِي فَوَجَدْتَنِي لَسْتُ بِالْغُمْرِ الضَّرَعِ وَلَا بِالثِّلْبِ الْفَانِي (عمرو بن عاص نے معاویہ کو لکھا) تم تو مجھ کو آزما چکے ہو، تم نے دیکھا نہ میں جاہل ناتوان ہوں نہ بوڑھا پھونس ہوں۔ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْاِثْلَبُ۔ بچہ اُسی کا ہوگا جو عورت کا خاوند یا مالک ہے اور بدکار کے لئے مٹی یا پتھر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں بِفِيْهِ الْاِثْلَبُ اس کے منہ میں مٹی) رَجُلٌ ثِلْبٌ۔ عیب والا آدمی۔

ثَلْثٌ۔ تہائی مال لینا، تیسرا ہونا، تین یا تیس کا عدد پورا کرنا۔

تَثْلِيثٌ۔ کھجور کا تیسرا حصہ پک جانا۔ شراب کو اتنا پکانا کہ تہائی حصہ جل جائے۔ تین خداؤں کا قائل ہونا (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ، بیٹا، روح القدس۔ اصل میں یہ ہند کے مشرکوں سے نکلی ہے وہ بھی کہتے ہیں کہ ذاتِ الٰہی تین پیکروں میں ظاہر ہوئی۔ برہما بشن شیو)

ثَالُوثٌ۔ تین کا ایک ہونا۔ جس کے نصاریٰ قائل ہیں۔

ثَلٰثَةٌ۔ تین مرد۔

ثَلٰثٌ۔ تین عورتیں۔

ثَلَاثَاءُ یا ثُلُوثٌ منگل کا روز۔

ثُلُثٌ۔ تیسرا حصہ۔

ثُلَاثَ۔ تین، تین۔

مُثَلَّثٌ۔ وہ شراب جس کے دو حصے جل گئے ہوں۔ اور وہ سطح جو تین خطوں سے محیط ہو △

ثُلَاثِيٌّ۔ وہ کلمہ جس میں تین حرف اصلی ہوں۔

وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰى (دو بار، تین تین بار میں پیو اور اللہ کا نام لو۔ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا۔ قتل شبہ عمد کی دیت تین طرح کے جانوروں سے ہوگی (یعنی ۳۳ حقے (تین برس کے اونٹ جو چوتھے میں لگے ہوں) ۳۳ جذعے (چار سال کے ہوکر پانچویں میں لگے ہوں) ۳۴ ثنیہ (جو پانچ سال کے ہوکر چھٹے میں لگے ہوں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی تہائی قرآن کا مضمون اس میں ہے کیونکہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں، معرفتِ ذاتِ مقدس معرفت صفات واسماء اور معرفتِ احکام۔ اور قل ہو اللہ میں معرفتِ ذات اور تقدیس بوجہ احسن موجود ہے) یا قل ہو اللہ کے پڑھنے میں تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے یہیں سے بعض حافظوں نے یہ نکالا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہیں۔ مگر اس کی اصل حدیث شریف سے کچھ نہیں ہے اور اسی وجہ سے مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے، حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ہو اللہ کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص ہر رکعت میں ایک سورت پڑھ کر قل ہو اللہ کو بھی پڑھا کرتا، آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا، تو بار بار قل ہو اللہ کیوں پڑھتا ہے؟ اس نے کہا، اس سورت سے مجھ کو بہت محبت ہے۔ اس میں پروردگار کی ذات و صفات کا بیان ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، یہ تیری محبت جو اس سورت سے تجھ کو ہے، تجھ کو بہشت میں لے جائے گی۔ بعضوں نے کہا قرآن میں یا قصص ہیں یا احکام یا ذات و صفاتِ الٰہی کا بیان ہے۔ اور قل ہو اللہ آخر امر پر مشتمل ہے تو وہ تہائی قرآن ہوا)۔

شَرُّ النَّاسِ الْمُثَلِّثُ بدترین آدمی وہ ہے جو تین شخصوں کو تباہ کرتا ہے (یعنی جو بادشاہ یا حاکم کے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چغلی کھائے اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا، گنہگار کیا، دنیا میں عزت کھوئی، چغل خور بنا بھائی مسلمان کو تباہ کیا، بادشاہ اور حاکم کو تباہ کیا اور اس کو ظلم میں پھنسایا) حضرت عمرؓ نے ابوہریرہؓ کو معزول کیا، پھر ان کو خدمت دینا چاہی تو انہوں نے کہا اَخَافُ ثَلٰثًا وَّاثْنَتَيْنِ مجھے تین اور دو باتوں کا ڈر ہے (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پانچ باتیں کیوں نہیں کہتے؟ ابوہریرہؓ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ وہ بات کہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور بغیر علم کے فیصلہ کروں اور میری پیٹھ پر مار پڑے اور میری عزت پر گالیاں پڑیں، اور میرا مال جرمانہ میں لیا جائے) ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا ——

فَاَعْطَانِی الثُّلُثَ الْاٰخِرَ اللہ تعالیٰ نے امت کا آخری تیسرا حصّہ بھی
مجھ کو مرحمت فرمایا (یعنی اس کو بھی دائمی عذاب نہ ہوگا، بلکہ شفاعت کی وجہ سے
دوزخ سے نجات ہوگی)، ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا
جب یہ تینوں باتیں ظاہر ہوں گی، تو کسی کا اُس وقت ایمان لانا اس کو فائدہ
نہ دے گا (آخری بات سورج کا پچھم سے نکلنا ہے) وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ
اور تیسری بات سے سکوت کیا کہتے ہیں، تیسری بات یہ تھی کہ حضرت اسامہؓ
کی فوج کا سامان کر دینا۔ بعضوں نے کہا کہ آپ کی قبر کو عید
نہ بنانا (عید کی طرح وہاں سالانہ مجمع میلہ ٹھیلہ نہ کرنا)، اِس حدیث سے
صاف عُرس کی ممانعت نکلتی ہے جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا
ہے۔ اولیاء اللہ کی قبروں پر سالانہ مجمع کرتے ہیں۔ میلہ لگاتے ہیں۔ اور لطف
یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمان رضؓ کا کوئی عرس نہیں
کرتا۔ جو بہتے اولیاء اللہ سے کہیں افضل ہیں) اَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ
میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا (یعنی مجھ سمیت کل تین شخص مسلمان ہوئے
تھے۔ یہ سعد کا قول ہے شاید ان کو اور لوگوں کے اسلام کی خبر نہ ہوئی ہوگی
جیسے حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہ رضؓ وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مُراد
وہ لوگ ہیں جو آزاد اور بالغ تھے) وَبِالثُّلُثِ وَثُلُثِهٖ فِیْ وَصِیَّتِهٖ
الزُّبَیْرِ اور زبیرؓ کی وصیت میں جو ثلث مال کی تھی پھر اس ثلث کا ثلث
عبداللہ بن زبیر رضؓ کی اولاد کو دلایا تھا (چونکہ وہ کثیر الاولاد تھے) فَوْقَ
ثَلٰثٍ مِنًی۔ منا کے تین دنوں سے زیادہ قَالَ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا
تین بار آپ نے یہی فرمایا، دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اَعَادَھَا ثَلٰثًا
تین بار یہی کلمہ فرمایا لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَسَعْدَیْكَ ثَلٰثًا تین بار آنحضرتؐ
نے معاذ کو پکارا اور ہر بار معاذ نے تین بار لبیک وسعدیک یا رسول اللہؐ کہا
وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ ثَلٰثًا۔ آنحضرتؐ جب کسی قوم کے
پاس جاتے تو تین بار اُن کو سلام کرتے (ایک بار تو اذن کے لئے دوسرے
جب اندر جاتے، تیسرے جب رخصت ہوتے) اَفَاضَ الْمَاءَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ تین بار اپنے اوپر پانی بہایا وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ تین باتوں
میں میری رائے حکمِ الٰہی کے موافق ہوئی (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ اگرچہ
اور باتوں میں بھی، جن کی تعداد پندرہ تک پہنچتی ہے، ان کی رائے حکمِ الٰہی
کے موافق ہوئی اگر یہ تین باتیں اہم تھیں، اِس لئے ان کا ذکر کیا) ثَلٰثَۃٌ

لَا یُکَلِّمُھُمُ اللہُ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کرے گا
(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بات کرتا ہے اور معتزلہ اور اہل
کلام کا رد ہوا) (ان پر بہت غصہ ہوگا کیونکہ بڑھاپے میں عقل کامل ہو جاتی
ہے، شہوت ضعیف ہو جاتی ہے، باوجود اس کے حرام کاری کرنا سخت
بے حیائی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس میں خوفِ الٰہی مطلق نہیں ہے۔ اسی طرح
حاکم کو کسی کا ڈر نہیں وہ کیوں داہنت کرے، اسی طرح غریب محتاج ہو کر
کیوں معاصی کرے۔ بقول شخصے فرعون بے سامان کبر زشت و از گدایاں
زشت تر) هٰذِهِ الثَّلٰثُ دَرَجَاتٌ یہ تینوں سیڑھیاں ہوئیں (معلوم
ہوا کہ منبر کی تین سیڑھیاں رکھنا مستحب ہے) مَکْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَکَّۃَ
بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِهٖ ثَلٰثًا جو شخص مکہ سے ہجرت کر گیا تھا وہ حج کے ارکان
ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا تھا، پھر مدینہ میں اُس کو جانا
ضروری تھا۔ جس ملک سے آدمی ہجرت کرے پھر وہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے
اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ تہائی مال کی وصیت کر یا تہائی مال کافی ہے
مال بہت ہے مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اِثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ
(مسلم کی روایت میں یوں ہی ہے اور بخاری کی روایت میں بثالث ہے
وہی صحیح معلوم ہوتا ہے) یعنی جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو
وہ ایک تیسرا شخص اور لیجائے اس کو بھی کھلائے (بعضوں نے کہا
مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہے یعنی فَلْیَذْهَبْ بِمَنْ یُتِمُّ ثَلٰثَۃً
اُس کو بھی ساتھ لے جائے جو تین کا عدد پورا کر دے۔ میں کہتا ہوں
کی روایت کے ایک معنی اور ہو سکتے ہیں۔ یعنی جس کے پاس اپنے
کے علاوہ دو باہر کے آدمیوں کا کھانا ہو، وہ دو کے بدلے تین لے
فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ ہم کو تین باتوں کی وجہ سے لوگوں
پر فضیلت ہے (اس روایت میں دو ہی باتیں مذکور ہیں، تیسری بات
کی روایت میں ہے۔ یعنی سورہ بقرہ کی آخری آیتیں ہم کو ملیں) هَلَکَتْ
خَدِیْجَۃُ قَبْلَ اَنْ یَّتَزَوَّجَنِیْ بِثَلٰثٍ (حضرت عائشہ رضؓ
ام المومنین خدیجہ رضؓ میری شادی سے تین برس پہلے گزر گئیں (
شادی سے دخول اور صحبت مُراد ہے نہ کہ عقد، کیونکہ حضرت عائشہؓ
کا عقد حضرت خدیجہ رضؓ کے مرنے کے ڈیڑھ سال بعد ہوا) یُتَوَفّٰی
ثَلٰثٌ جس کے تین بچے گزر جائیں (دوسری روایت میں دو اور

بچوں میں بھی یہی فضیلت مذکور ہے، اگر کفر کی حالت میں گزر گئے ہوں یا بچوں کے بچے گزر جائیں تو اس میں اختلاف ہے) لَمْ يَتَكَلَّمْ إِلَّا ثَلٰثَةٌ بچپن میں تین ہی آدمیوں نے بات کی (مگر دوسری روایت میں اوروں کا بھی بات کرنا مذکور ہے۔ جیسے حضرت یوسف ؑ کا گواہ، فرعون کی آیا کا بیٹا، شاید اُس وقت تک آنحضرت ؐ کو ان لوگوں کا حال نہ بتلایا گیا ہوگا) ثَلٰثٌ لَهُمْ أَجْرَانِ تین آدمیوں کو دُہرا ثواب ہے (اس سے حصر مقصود نہیں ہے) ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (حالانکہ اس میں پانچ باتیں مذکور ہیں۔ مگر تین باتیں درحقیقت ایک ہی بات ہیں، وہ کیا ہیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کو نہ ستانا، اُس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہنا اس کا ایمان سے باہر نہ ہونا، توحید کی شہادت کے ساتھ نبوت کی شہادت بھی ضروری ہے) زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ (آنحضرت ؐ کے وقت میں جمعہ کی دو اذانیں تھیں، ایک جب امام منبر پر بیٹھتا، دوسری نماز شروع ہوتے وقت۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) تیسری اذان زوراء پر بڑھا دی (زوراء ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) مثل أَصْحَابُ الثَّلٰثَةِ جو شخص ایمان کی چاروں باتوں کو نہ مانے، تین ہی کو مانے، یا جو شخص چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ مانے بلکہ اگلے تین ہی خلفاء کو مانے وہ گمراہ ہو گیا لَعَلَّكَ تَرٰى أَنَّهٗ مِثْلُ الثَّلٰثَةِ تو شاید اس نماز کو ان تین آدمیوں کے برابر سمجھتا ہے اَلنَّصَارٰى مُثَلِّثُوْنَ غَيْرُ مُوَحِّدِيْنَ نصاریٰ تثلیث والے ہیں توحید والے نہیں ہیں۔

حُمَّى الْمُثَلَّثَةُ وہ بخار جو تیسرے دن چڑھا کرے (جیسے حمی الربع چوتھے دن چڑھا کرے)

ثَلْطٌ۔ لتھڑ جانا۔ (گائے کا) گوبر کرنا۔ ہگنا۔

تَثْلِيْجٌ۔ لتھیڑنا۔ گوبر میں آلود کرنا۔

ثَلْطٌ۔ پتلا ہگنا۔ بعضوں نے کہا، ہاتھی کی لید سے خاص ہے۔ دست ہگنا۔

ثَلْجٌ۔ برف، یا برف برسانا۔

إِثْلَاجٌ۔ کھودتے کھودتے کیچڑ تک پہنچ جانا، موقوف ہو جانا، بس کرنا۔

ثَلَاجِيٌّ۔ بہت سفید۔

ثَلْجٌ اور ثُلُوْجٌ۔ خوش ہونا، مطمئن ہونا۔

إِثْلَاجٌ۔ برف برسانا۔

حَتّٰى أَتَاهُ الثَّلْجُ وَالْيَقِيْنُ۔ یہاں تک کہ آپ کے دل کو اطمینان اور یقین حاصل ہو گیا وَثَلِجَ صَدْرُكَ تیرا سینہ ٹھنڈا ہو گیا (بیقراری جاتی رہی) أُعْطِيْكَ مَا تَثْلُجُ إِلَيْهِ میں تجھ کو وہ چیزیں دوں گا جس سے تجھ کو اطمینان ہو جائے وَاغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال (کیونکہ یہ پانی صاف ستھرا غیر مستعمل ہوتا ہے) مَنْ لَعَنَ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عِنْدَ شُرْبِ الْمَاءِ حَشَرَهُ اللّٰهُ ثَلِجَ الْفُؤَادِ جو شخص پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ وعلی آبائہ السلام کے قاتل پر لعنت کرے گا (یہ قاتل شمر لعین تھا یا سنان بن انس نخعی یا خولی) اللہ تعالیٰ حشر کے وقت اس کو برف کی طرح دل ٹھنڈا اُٹھائے گا۔ اطمینانِ قلب کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مگر مجھ کو اس کی صحت میں شبہ ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام حسین ؓ کا قاتل بالاتفاق ملعون ہے، مگر ہماری شریعت میں لعنت کرنا باعث اجر اور ثواب نہیں سمجھا گیا ہے۔ شیطان سب سے زیادہ ملعون ہے۔ اگر کوئی دن بھر اُس پر لعنت کرتا رہے تو کیا یہ تسبیح و تہلیل کی طرح موجب ثواب ہوگا؟) مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ جو شخص کسی مسلمان کی مشکل دور کریگا وہ اپنی قبر سے ٹھنڈے دل نکلے گا۔

ثَلَّاجٌ۔ برف بیچنے والا۔

مَاءٌ ثَلِجٌ۔ ٹھنڈا پانی۔

ثَلْطٌ۔ پتلا ہگنا۔ اونٹ یا بیل وغیرہ کا گوبر کرنا۔

فَبَالَتْ وَثَلَطَتْ۔ اس نے پیشاب کیا، پتلا گوبر نکالا (نہایہ میں ہے کہ ثَلْطٌ اکثر اونٹ اور گائے اور ہاتھی کے ہگنے میں استعمال کیا جاتا ہے) كَانُوْا يَبْعَرُوْنَ وَأَنْتُمْ تَثْلِطُوْنَ ثَلْطًا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم تو مینگنی کی طرح (خشک) اجابت کرتے تھے (کیونکہ کم کھاتے تھے) اور تم تو خوب گوبر ہگتے ہو (طرح طرح کے کھانے وہ بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہو)

ثَلْغٌ۔ کچلنا۔

إِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِيْ كَمَا تُثْلَغُ الْخُبْزَةُ تو جب میرا سر وہ

کی طرح کچل ڈالیں گے وَ اِذًا مُوَ یَهْوِیْ بِالصَّخْرَةِ فَیَثْلَغُ بِهَا رَأْسَهٗ وہ پتھر لے کر اس کی طرف جھکتا ہے اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔

ثَلْغٌ۔ بعین مہملہ کے بھی یہی معنیٰ ہیں۔

اِنْثِلَاغٌ۔ کچل جانا، پختہ ہو جانا۔

اَثْلَغِیْ۔ مرد۔

مُثَلَّغٌ۔ جو کھجور پختہ ہو کر درخت سے گرے اور پھٹ جائے۔

ثَلٌّ۔ گرانا، مٹی نکالنا، ہلاک کرنا۔

ثَلَلٌ۔ ہلاکت۔

ثَلَّةٌ۔ بکریوں کا گلہ۔

ثُلَّةٌ۔ آدمیوں کا گروہ۔

لَاحِمَی اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ ثَلَّةِ الْبِئْرِ۔ تین چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں جگہ محفوظ نہیں ہو سکتی (کہ دوسرا کوئی وہاں آنے یا کھیتی کرنے یا عمارت بنانے نہ پائے) ان تین چیزوں میں سے ایک وہ کنواں ہے جو ایسی زمین میں بنایا جائے، جس کا کوئی مالک نہیں، تو ایسے کنویں والے کے لئے اتنی جگہ محفوظ کر دیجائے گی، جتنے میں وہ اس کنویں کی مٹی وغیرہ ڈالے۔ لَهُمْ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ عَلٰی دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَ ثُلَّتِهِمْ وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہیں اُن کی بستیاں اور مال اور جماعت سب پناہ میں ہیں۔ لَمْ تَكُنْ اُمُّهٗ بِرَاعِیَةِ ثَلَّةٍ اس کی ماں بکریوں کا گلہ چرانیوالی نہ تھی اِذَا كَانَتْ لِلْیَتِیْمِ مَاشِیَةٌ فَلِلْوَصِیِّ اَنْ یُصِیْبَ مِنْ ثَلَّتِهَا وَرِسْلِهَا اگر یتیم بچہ کے جانور ہوں تو ولی کو ان کا اُون اور دودھ استعمال کرنا درست ہے (کیونکہ اس میں یتیم کا کوئی نقصان نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ دودھ اور اون کو بھی اگر محتاج نہ ہو تو فروخت کر کے یتیم کے مال میں جمع کر دے) كَادَ یُثَلُّ عَرْشِیْ قریب تھا کہ میرا تخت (یا گھر) گرا دیا جائے (میری عزت جاتی رہے، یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں فرمایا۔ جب ایک شخص نے وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں مجھ کو ایسا ڈر ہوا کہ ابھی تباہ اور ذلیل ہوتا ہوں، پھر اللہ تعالےٰ نے فضل و کرم کیا اور مجھ کو بچا لیا سبحان اللہ جب حضرت عمرؓ کا باوصف اس عدالت اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ حال ہوا ہو تو دوسرے بادشاہوں اور حاکموں کا کیا حال ہونا ہے ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے)۔

ثَلَلْتُ۔ میں نے گرا دیا۔

اَثْلَلْتُ۔ میں نے بنا لیا۔

ثَلْمٌ۔ رخنہ ڈالنا، کنارہ توڑ دینا۔

ثَلَمٌ اور اِنْثِلَامٌ۔ رخنہ دار ہونا، کنارہ ٹوٹا ہونا۔

ثَلِمٌ بمعنی ثَلِمٌ۔ رخنہ شدہ وعیب دار۔ سوراخ جو پیالے یا رکابی میں ٹوٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ۔ پیالہ جہاں سے ٹوٹا ہو وہاں سے پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اُس پر منہ اچھی طرح نہیں جمتا۔ احتمال ہے کہ مُنہ کٹ جائے، یا پانی باہر بہہ کر بدن یا کپڑا تر ہو جائے یا اس مقام پر کوئی کیڑا وغیرہ ہو وہ مُنہ میں چلا جائے) اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِی الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا یَسُدُّهَا شَیْءٌ۔ جب دین کا عالم مرجاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جو کسی چیز سے بند نہیں ہوتا (سوا اس کے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے دوسرا کوئی دین کا عالم اسی طرح کا کھڑا کر دے)۔

بَابُ الثَّاءِ مَعَ الْمِیْمِ

ثَمْدٌ یا ثَمَدٌ تھوڑا پانی، جیسے ثِمَادٌ ہے۔

مَاءٌ ثَمْدٌ۔ وہ پانی جو کنویں یا گڑھے میں جمع کر لیا جائے اور میں رہے گرمی میں سوکھ جائے۔ ثَمَدَتْهُ النِّسَاءُ عورتوں نے اس کی منی جماع کرا کر تمام کر دی۔ رَجُلٌ مَثْمُوْدٌ وہ آدمی جس کا مال لوگ مال لیکر سب تمام کر دیں، یا عورتیں اس کی منی کو تمام کر دیں۔

ثَمُوْدُ۔ اگلے عرب کا ایک قبیلہ تھا۔ صالح ؑ پیغمبر ان کی طرف بھیجے گئے تھے

اِثْمِدٌ۔ سرمہ کا پتھر۔

مَنْ لَمْ یَاْخُذِ الْعِلْمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَمَّمَنْ اِلَیْهَا

سلہ یہاں ثَلَّہ سے مجازاً اُون مراد لیا، جیسے کہتے ہیں کساء جید الثلۃ اس کملی کا اون عمدہ ہے۔ ۱۲ منہ

وَدَيْنَهُ التَّمْرُ الْعَظِيْمُ جو شخص اللہ کے پیغمبر سے دین کا علم حاصل نہ کرے وہ ایک تھوڑا اسڑا پانی تو چوستا ہے (جو قطرہ قطرہ نکلتا ہے ؛ اور بڑی نہر کو چھوڑ دیتا ہے (یا شام نے چراغ کو لئے پھرتا ہے اور آفتاب کا اُس سے مقابلہ کرتا ہے، ایسا شخص احمق اور بے وقوف ہے) اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ اثمد کا سرمہ آنکھوں میں لگاؤ وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے وَ اَفْجَرَ لَهُمُ الثَّمَدَ اور آنحضرتؐ نے ان کے لئے ایک تھوڑے سے پانی کو رواں کر دیا (بہت کر دیا) حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ آپ حدیبیہ کے پرلے سرے پر جہاں تھوڑا سا پانی تھا جا کر اترے سُقْتُهٗ اِلٰى اَرْضِ ثَمُوْدَ میں اس کو ثمود کے ملک تک ہانک لے گیا (یہ ملک تبوک کے قریب ہے)۔

ثَمَرٌ یا ثِمَارٌ۔ پھل، میوے۔

ثَمَرَةٌ۔ ایک پھل۔ جیسے تَمْرَةٌ ہے۔ جمع ثُمُرٌ ہے اس کی جمع اَثْمَارٌ ہے لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ پھل میوے اور کھجور کے گودے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یہاں ثمر سے مراد وہ میوہ ہے جو درخت پر لگا ہو۔ نہایہ میں ہے وہ ثمرہ کہتے ہیں پکی تازی کھجور کی رطب کو جب تک وہ درخت میں لگی ہو جب درخت سے اس کو توڑ کر اتار لیں اور گودام میں رکھیں تو پھر اس کو وہ تمرہ کہیں گے۔ كَيَانَبْتِهَا ثَامِرًا فَرْعُهَا اس کا اگنا پاکیزہ، اس کی شاخ میوہ دار (میوہ بھی کیسا پکا ہوا) عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرٌ ثَامِرٌ وہ درخت جس کا میوہ پختہ ہو گیا ہو قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا (یعنی اس کے فرزند کو۔ فرزند کو بھی ثمرہ کہتے ہیں کیونکہ وہ باپ کا پھل ہے) مَا تَسْئَلُ عَمَّنْ ذَبُلَتْ بَشَرَتُهٗ وَقُطِعَتْ ثَمَرَتُهٗ اس کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا جسم سوکھ گیا ہو اور اس کی نسل کٹ گئی (عورتوں کے کام کا نہیں رہا)۔ فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ اُس نے اُن کو اپنے ہاتھ دے ڈالی (یعنی بیعت کر لی) اور دل کا پھل حوالے کیا (یعنی سچا اقرار کیا) اِنَّهٗ اَخَذَ بِثَمَرَةِ لِسَانِهٖ انھوں نے اپنی زبان کا سرا تھاما۔ فَاُتِيَ بِسَوْطٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ ایک کوڑا لایا گیا جس کا پھندنا نہیں کاٹا گیا تھا اِنَّهٗ اَمَرَ بِسَوْطٍ فَدُقَّتْ ثَمَرَتُهٗ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حکم دیا، ایک کوڑے کا پھندنا کوٹا گیا (تاکہ نرم ہو جائے اور زیادہ مار نہ لگے) هَلْ عِنْدَكِ قِرًى قَالَتْ نَعَمْ خُبْزٌ خَمِيْرٌ وَلَبَنٌ ثَمِيْرٌ وَحَيْسٌ جَمِيْرٌ معاویہؓ نے ایک چھوکری سے پوچھا، تیرے پاس مہمانی کا سامان ہے؟ کہنے لگی، ہاں ہے خمیری روٹی، بالائی دار دودھ، جما ہوا حیس (حیس کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی نکال کر اس کو گھی اور سکھائے ہوئے دودھ میں ملا کر اس کا حلوہ بنانا) نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ درخت کا پھل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ۔ تازی کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے آپ نے منع فرمایا، یا درخت پر جو پختہ کھجور ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے۔ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ میں نے اس کی مزدوری کا مال بڑھایا۔

ثَمْرٌ۔ مال و زر کو بھی کہتے ہیں۔

اِسْتِثْمَارُ الْمَالِ تَمَامُ الْمُرُوْءَةِ۔ مال کو بڑھانا (یعنی خیرات کرنا) مروت کو پورا کرنا ہے۔

ثُمُرٌ۔ بضمتین مال و زر کو بھی کہتے ہیں۔

اُمُّكَ اَعْطَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا تیری ماں نے اپنے دل کا پھل تجھ کو دیا۔

ثَمْغٌ۔ سفیدی میں سیاہی ملا دینا۔ تر کرنا۔ رنگنا۔

ثَمْغَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

اِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ اِنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ وَكَذَا وَكَذَا جَعَلَهٗ وَقْفًا (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ان پر کوئی حادثہ ہو (موت آ جائے) تو ثمغ اور ابن اکوع کا صرمہ اور فلاں فلاں مال یہ سب وقف ہیں (ثمغ اور صرمہ ابن اکوع دونوں کھجور کے باغ اور حضرت عمرؓ کی ملک تھے)۔

ثَمْلٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہرنا، فریاد رسی کرنا۔ کھلانا، پلانا، کھانا۔

ثَمَلٌ۔ مست ہونا۔

ثُمَالٌ۔ پھین۔ بالائی۔

ثِمَالٌ۔ اپنی قوم کا حامی، فریاد رس۔

مَحَلَبَ فِیْہِ ثَجًّا حَتّٰی عَلَاہُ الثُّمَالُ۔ آپ نے اُس میں خوب بہتا ہوا دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ پر جھین آ گیا (چکنائی اوپر آ گئی بالائی جم گئی)، ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچاؤ (یہ ابو طالب کے ایک بڑے قصیدے کا مصرعہ ہے جو انھوں نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا تھا)، فَاِنَّھَا ثِمَالُ حَاضِرَتِھِمْ وہ اُن لوگوں میں جو حاضر ہیں، اُن کی پشت پناہ ہے فَاِذَا حَمْزَۃُ ثَمِلٌ دیکھا تو حضرت حمزہؓ نشہ میں چور ہیں فَضَرَبَ بِالثَّمْلَۃِ فِیْ صَدْرِہٖ وَقَالَ اَعْبُدٌ اَعْیَدُ مِنِّیْ (حضرت عمرؓ اپنے اونٹ پر خارشت کا روغن مل رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے کہا، تم اگر اپنے غلام سے کہتے تو وہ یہ کام کر دیتا۔ اُنھوں نے کیا کیا کہ وہ روغن ملنے کا چیتھڑا اُٹھا کر اُس کے سینے پر مارا اور کہا (کیا کوئی غلام مجھ سے بھی زیادہ غلامی کرنے والا ہے؟" (یعنی میں سب سے بڑھ کر اپنے مالک کا غلام ہوں) اِنَّھَا انْطَلَقَتْ اِلٰی اَبِیْھَا وَھُوَ ثَمِلٌ۔ حضرت خدیجہؓ اپنے والد کے پاس گئیں، وہ نشہ میں مست تھے۔

فَتَثْمُلُہٗ۔ پھر تو اس کو درست کرلے۔

(پوری روایت نہایہ میں یوں ہے لاجابنہ امراۃ جلیلۃ فحسرت عن ذراعیہا وقالت ہذا من احتراش الضباب فقال عمر لوا خذت اُنصیب فورتیہ ثم دعوت بکتفہ فثملتہ کان ابرح فَسِرَّا اِلَیْھَا مُنْطَوِیَ الثَّمِیْلَۃِ (عبد الملک نے حجاج سے کہا، میں نے تجھ کو دونوں عراق کا ایک بارگی والی کر دیا اب ہلکا پیٹ ہو کر وہاں جا۔

ثَمٌّ۔ روندنا، درست کرنا، اکٹھا کرنا۔

ثَمَّ۔ وہاں (اسم اشارہ ہے بعید کے لئے۔ جیسے ھُنَا اسم اشارہ ہے قریب کے لئے۔ یعنی یہاں۔

ثُمَّ۔ حرفِ عطف ہے مع الترتیب والتراخی (بعضوں نے کہا کہ ثُمَّ میں ترتیب زمانی ضروری نہیں ہے۔ جیسے حدیث میں ہے ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِیْسٰی حالانکہ دوسری سب روایتوں میں ہے کہ آپ حضرت عیسٰیؑ سے پہلے ملے تھے، اس کے بعد حضرت موسےؑ سے) کُنَّا اَھْلَ ثُمِّہٖ وَرُمِّہٖ ہم اس کے اصلاح کرنے والے اور مرمت کرنے والے تھے، (محدثین اس کو بہ ضمہ ثا اور را روایت کرتے ہیں یعنی اَھْلُ ثُمِّہٖ وَرُمِّہٖ تو ثُمٌّ کہتے ہیں گھر کے سامان کو اور رُمٌّ مرمت کو۔ بعضوں نے کہا اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم ان کے متولی اور ان کے کام درست کرنے والے تھے، محیط میں ہے جَعْجَعَ بِیَ الدَّھْرُ عَنْ ثُمِّہٖ وَرُمِّہٖ زمانہ نے مجھ کو قلیل اور کثیر سب سے روک دیا) مَا لَہٗ ثُمٌّ وَلَا رُمٌّ یا لَا یَمْلِکُ ثُمًّا وَلَا رُمًّا نہ اس کے پاس گھر کا سامان ہے نہ گھر کی درستی ہے اُغْزُوْا وَالْغَزْوُ حُلْوٌ خَضِرٌ قَبْلَ اَنْ یَّصِیْرَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا ثُمَّ حُطَامًا۔ جہاد کرو اور جہاد شیریں اور سبز ہے اس سے پہلے کہ تمام ہو جائے، پھر پرانا ہو جائے، پھر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

ثُمَامٌ۔ ایک کمزور گھاس ہے۔

یُنَقِّیْ مَا ثَمَّ وہاں پر جو نجاست وغیرہ ہو اس کو صاف کرے مَنْ تَعَاطٰی مَا ثَمَّ ھَلَکَ۔ جو شخص اس مقام کا طالب ہو وہ تباہ ہوا (یعنی ذاتِ الٰہی کی معرفت چاہے) وَالْمَسْجِدُ فِیْمَا ثَمَّہٗ اور مسجد اس جگہ وہاں ہے فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ ثُمَّ ضَحّٰی آپ نے اس کو لٹایا اور ذبح شروع کیا۔ پھر بسم اللہ کہی، اور قربانی کی۔ ثُمَّ ادْعُھُمْ صحیح ثُمَّ کا نہ ہونا ہے۔ کیونکہ یہ تفسیر ہے ان تینوں باتوں کی، ابو داؤد کی روایت میں ثُمَّ کا لفظ نہیں ہے ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تین بار ایسا ہی کیا (یعنی نیند سے اُٹھے، مسواک کی، وضو کیا) آگے جو سِتَّ رَکَعَاتٍ ہے وہ بیان ہے ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کا ثُمَّ اِنْ کَانَ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ تہجد گزاری کے بعد قربت کرتے۔ بعضوں نے کہا کہ یہاں ثُمَّ تراخی اخبار کے لئے ہے نہ تراخی زمانی کے لئے قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اخیر تک ثُمَّ رَدَّ عَلَیْنَا ذٰلِکَ قَالَ مِثْلَ ھٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مطلب یہ ہے کہ آپ وہ ذکر اللہ وحدہٗ کے بعد دعا کرتے، پھر یہی ذکر کرتے۔ بعضوں نے کہا ثُمَّ یہاں واؤ کے معنی میں ہے قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ ثم جلس ابن عباس کا بھی ہے تَمَّتِ الشَّاۃُ بکری تمام ہو گئی اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ اخیر تک اس حدیث میں ثم تراخی اخبار کے لئے ہے نہ کہ تراخی زمان اور رتبہ کے لئے کیونکہ بعد کا گناہ پہلے سے بڑا ہے۔

ثَمَنٌ۔ مالیت۔ روپیہ۔ اشرفی۔ قیمت مقررہ۔
ثُمْنٌ۔ مال کا آٹھواں حصہ لینا، یا آٹھواں شخص ہونا۔
ثَمَانِيَةٌ۔ آٹھ مرد۔
ثَمَانٍ۔ آٹھ عورتیں۔
ثَامِنٌ۔ آٹھواں شخص۔
ثُمُنٌ۔ آٹھواں حصہ۔

ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ۔ اپنے باغ کا مول مجھ سے کرو۔ خُذْ اِحْدٰی رَاحِلَتَيَّ فَقَالَ بِالثَّمَنِ ابو بکر رضہ نے عرض کیا آپ میری ایک سانڈنی لے لیجئے آپ نے فرمایا، (میں قیمت دیکر لوں گا مفت نہیں لوں گا)۔

بابُ الثاء مع النون

ثُنْدُوَةٌ یا ثُنْدُوَّةٌ۔ مرد کی چھاتی۔
كَانَ عَارِيَ الثُّنْدُوَتَيْنِ۔ آنحضرتؐ کی چھاتیاں پر گوشت نہیں، یا اُن پر زیادہ بال نہ تھے اِذَا اجْدِعَتْ ثُنْدُوَتُهٗ نِصْفُ الْعَقْلِ جب ناک کا سرا (نرمہ بینی) کاٹ ڈالا جائے، تو آدھی دیت دینا ہوگی۔

ثَنْطٌ۔ چیرنا۔
لَمَّا مَدَّ اللّٰهُ الْاَرْضَ مَادَتْ فَثَنَطَهَا بِالْجِبَالِ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے اور جھکولے کھانے لگی۔ آخر پہاڑوں سے اس کو چیرا (پہاڑ اس میں اُتارے تاکہ وہ بھاری ہو جائے اور حرکت کرنے میں جھکولے نہ کھائے۔ ایک روایت میں فَنَخَطَهَا ہے اور ایک میں فَثَبَّطَهَا ہے یعنی اس کو بھاری کیا روک دیا)۔

ثُنَّةٌ۔ ناف اور پیڑو کے درمیان۔
اِنَّ اٰمِنَةَ قَالَتْ لَمَّا حَمَلْتُ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا وَجَدْتُهٗ فِيْ قَطَنٍ وَّلَا ثُنَّةٍ آمنہ آنحضرتؐ کی والدہ فرماتی ہیں، جب آپ میرے پیٹ میں تھے تو آپ کا بوجھ کو معلوم ہی نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں سَدَدْتُ فِيْ ثُنَّتِهٖ میں نے اپنا ہتھیار حضرت حمزہؓ کے پیڑو پر لگایا فَتَقَ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى ثُنَّتِهٖ اُس نے آپ کے سینے اور پیڑو کے بیچ میں چیرا وَبَلَغَ الدَّمُ ثُنَنَ الْخَيْلِ (نہاوند میں ایسی جنگ ہوئی) خون گھوڑوں کے پاؤں یا ہاتھوں کے آخر میں جو بال ہوتے ہیں وہاں تک آگیا۔ فَاَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهٖ میں نے اپنا حربہ اُن کے پیٹرو پر جمایا۔

ثَنْيٌ۔ موڑنا، ایک کو دوسرے پر اُلٹنا، روکنا۔
تَثْنِيَةٌ۔ دو کرنا، تعریف کرنا۔
ثَنَاءٌ۔ تعریف کرنا۔
تَثَنِّيْ۔ مُڑنا، جیسے اِنْثِنَاءٌ ہے۔
ثَنِيٌّ۔ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔ یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو۔ لَا ثِنَى فِي الصَّدَقَةِ زکوٰۃ ایک سال میں دوبار نہیں لی جائے گی یا صدقہ میں رجوع نہ ہو سکے گا۔ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ آپ نے استثنا سے منع فرمایا، مگر جب مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ معلوم ہو۔ (کیونکہ جب مستثنیٰ منہ یا مستثنیٰ مجہول ہو تو جھگڑا ہوگا۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی، یا غلہ کا یہ ڈھیر بیچا مگر دس سیر اس میں سے نکال لوں گا، یا کچھ نکال لوں گا۔ بعضوں نے کہا مزارعت کا استثنا مُراد ہے۔ مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من یا دو من غلہ مستثنیٰ کرے) مَنِ اسْتَثْنٰى فَلَهٗ ثُنْيَاهُ جو شخص استثناء کرے وہ اپنے استثنا سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں شخص کے مجھ پر سو روپے ہیں مگر دس کم تو نوّے روپے دینا ہوں گے) لَا ثُنْيَا فِي الْهِبَةِ ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے مَنْ اَعْتَقَ اَوْ طَلَّقَ ثُمَّ اسْتَثْنٰى فَلَهٗ ثُنْيَاهُ جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر استثنا کیا تو وہ اپنے استثنا سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے، میں نے اس کو تین طلاق دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق پڑیں گی۔ یا میں نے ان غلاموں کو آزاد کیا سوا اس فلاں غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ ہوگا۔ نہایہ میں ہے یہاں "ثنیا" سے شرط بھی مُراد ہو سکتی ہے مثلاً یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو جب تک وہ اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی یہ جمہور فقہا کے مذہب کے

موافق ہے اور محققین اہلِ حدیث کے نزدیک جب تک طلاق سنت کے موافق اس طہر میں نہ دے، جس میں وطی نہ کی ہو تو طلاق نہیں پڑتی اسی طرح طلاق مشروط یا معلق میں بھی اُن کا اختلاف ہے۔ امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ اگر وہ شرط طلاق کے مناسب ہو، مثلاً یوں کہے تو فلاں سے بات کرے گی یا اس کو اپنے گھر آنے دے گی یا اس کے گھر جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن اگر شرط طلاق سے مناسبت نہ رکھتی ہو، مثلاً یوں کہے، تو اگر آم کھائے گی تو تجھ کو طلاق ہے۔ اور شرط پائی گئی تب بھی طلاق نہ پڑے گی۔ بعضے اہلِ حدیث کہتے ہیں کہ طلاق معلق اور مشروط ہر طرح کی لغو ہے اِسی طرح اگر دو یا تین طلاق ایک بار گی دیدے یا ایک ہی طہر میں یا حیض کی حالت میں تو صرف ایک طلاق پڑے گی۔ بعض کے نزدیک ایک بھی نہیں پڑے گی۔ اگر حیض کی حالت میں طلاق دی لیکن پہلی دو صورتوں میں ایک طلاقِ رجعی پڑ جائے گی) كَانَ لِرَجُلٍ نَاقَةٌ نَجِيْبَةٌ فَمَرِضَتْ فَبَاعَهَا مِنْ رَجُلٍ وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا ایک شخص کے پاس ذات والی اونٹنی تھی، وہ بیمار ہوئی تو اس نے بیچ ڈالی لیکن یہ شرط کرلی کہ اس کے سری پائے میں لوں گا اَلشُّهَدَاءُ ثَنِيَّةُ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ شہید لوگ اللہ کے مستثنیٰ ہیں، اس کی مخلوق ہیں (یعنی نفخِ صور کے وقت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، مگر شہید لوگ) كَانَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهٗ وَهِيَ بَارِكَةٌ مَثْنِيَّةٌ بِثِنَايَيْنِ حضرت عمرؓ اپنے اونٹ کو نحر کرتے وہ بیٹھا ہوتا، دو رسیوں سے بندھا ہوتا۔

ثِنَايَةٌ۔ وہ رسی جس سے اونٹ کا ہاتھ باندھ دیتے ہیں فَاَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ اَثْنَاءَهٗ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے دین کی رسی کے دونوں کنارے تھامے اور جہاں سے مُڑ مُڑ گئی تھی، (ٹوٹنے کو تھی) وہاں باندھ دیا (گرہ دیدی، مضبوط کر دیا) كَانَ يُثْنِيْهِ عَلَيْهِ اِثْنَاءً اُس کپڑے کو موڑ لیتے (دُہرا کر لیتے، کیونکہ بہت لانبا چوڑا تھا) لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُتَثَنِّيْ۔ آنحضرتؐ لانبے ڈھانڈھو نہ تھے (بلکہ میانہ قامت تھے) صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى رات کی (نفل، نماز) دو دو رکعتیں ہیں (ہر دوگانہ کے بعد تشہد پڑھے سلام پھیرے) اٰتِ لَهَا مَلَامَةٌ وَثِنَاؤُهَا نَدَامَةٌ وَثِلَاثُهَا

عَذَابٌ حکومت اور سرداری شروع میں ملامت ہے (حاکم کیسا ہی اچھا ہو لوگ ایک نہ ایک عیب اُس کا بیان کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت میں دو شخصوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے پھر جس کے خلاف فیصلہ ہوا تو وہ مخالف بن جاتا ہے اور طرح طرح کے عیب لگاتا ہے) اس کے بعد دوسرا درجہ ندامت اور شرمندگی ہے (جب وہ چھن جاتی ہے یعنی تو اس ندامت اور شرمندگی سے جان دیدیتے ہیں) اور تیسرا درجہ قیامت کا عذاب ہے (لعنت ایسی حکومت اور عہدے پر، غریب رہ کر جینا سو درجہ ایسی حکومت سے بہتر ہے؎

کجا من شکر ایں نعمت گزارم ٭ کہ زورِ مردم آزاری ندارم

يَكُوْنُ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ۔ شروع بھی بُرائی کا اُن ہی سے ہو اور خاتمہ بھی بُرائی کا ان ہی پر ہو (یعنی کافروں پر انھوں ہی نے ہم کو بیت اللہ کے طواف سے روکا، یہ گناہ اُن پر ہوا اب لڑائی بھی اُن ہی کو شروع کرنے دو۔) هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ سورۂ فاتحہ سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں کم سے کم دو بار پڑھی جاتی ہیں، یا ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہیں کم سے کم سترہ بار فرضوں میں، یا اِس لئے کہ وہ دو بار اُتری ہے، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں، یا اِس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں، اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے۔ بلکہ ایک قرأت میں یوں بھی ہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَغَيْرِ الضَّالِّيْنَ تو ساتواں لفظ "غیر" ہوگا۔ بعضوں نے کہا مثانی اس کو کہتے ہیں کہ اس میں پروردگار کی ثنا اور صفت ہے پھر دُعا عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ۔ تم نے سورۂ انفال کو جو مثانی میں سے تھی (یہاں مثانی سے وہ سورتیں مراد ہیں جو ذات المئین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی۔ بعضوں نے کہا سارا قرآن مثانی ہے کیونکہ ہر جگہ رحمت کے ساتھ عذاب کا ذکر لگا ہوا ہے) مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقْرَأَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ بِالْمَثْنَاةِ لَيْسَ اَحَدٌ يُغَيِّرُهَا قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ (لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر ٹھمری گائیں گے، کوئی اس کو موقوف نہ کرے گا) نہایہ میں ہے کہ مَثْنَاةٌ کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا، انھوں نے کہا اللہ کی

کتاب کے سوا اور کتابوں سے جو کچھ لکھا جائے۔ بعضوں نے کہا مَثْنَاۃٌ وہ کتاب ہے جو یہود کے علماء نے بنائی تھی اور اُن میں برخلاف اللہ کی کتاب کے جو مضامین چاہے درج کئے تھے۔ میں کہتا ہوں "مثناۃ" میں مثنویاں اور غزلیں اور شعر شاعری، قصے افسانے، ناولیں غیر مفید مضامین سب داخل ہیں، اور مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کے قریب قرآن وحدیث کا تو درس چھوڑ دیں گے اور ان واہیات میں مشغول ہوں گے، ہمارے زمانہ میں بالکل یہی حال ہے) اَمَرَ بِالثَّنِیَّۃِ مِنَ الْمَعْزِ قربانی میں آپ نے دو برس کی بکری کا حکم دیا جو تیسرے برس میں لگی ہو۔

ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا ثَنِیَّۃٌ سے مُراد وہ بکری ہے، جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو، اور گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو اور اُونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو، اور نر کا بھی یہی حکم ہے، نر کو ثَنِیٌّ کہیں گے۔ مَنْ یَّصْعَدُ ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ حُطَّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ جو شخص مرار کی گھاٹی پر (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) چڑھ جائیگا اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے آپ نے اُس وقت فرمایا جب صحابہؓ رات کے وقت اُس گھاٹی پر پہنچے تھے، حدیبیہ کو جا رہے تھے اور یہ گھاٹی بڑی دشوار گزار تھی) اَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَایَا (یہ حجاج ظالم کا قول ہے) میں مشہور شخص ہوں پہاڑیوں اور گھاٹیوں پر چڑھنے والا (یعنی سخت اور مشکل کاموں کو سر کرنے والا) مَنْ قَالَ عَقِیْبَ الصَّلٰوۃِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَہٗ جو شخص نماز کے بعد پاؤں موڑے (یعنی تشہد کی وضع پر بیٹھا ہوا) ایک روایت میں ہے مَنْ قَالَ عَقِیْبَ الصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ یَّثْنِیَ رِجْلَہٗ جو شخص نماز کے بعد اپنا پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی نماز کا قعدہ بدلنے سے پہلے) یوں کہے تو مطلب وہی ہے جو اگلی حدیث کا ہے اور لفظ ایک دوسرے کے مخالف ہیں) لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُھَا اُس کا سامنے کا دانت نہیں توڑا جائے گا کَسَرَتْ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ اُس نے ایک لڑکی کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا۔

ثَنَایَا۔ سامنے کے چاروں دانت، دو اوپر کے دو نیچے کے۔

فَانْتَزَعَ ثَنِیَّتَہٗ اُس نے جو ہاتھ کھینچا تو سامنے کا دانت اُس کا نکال لیا۔ یَدْخُلُ مَکَّۃَ مِنْ ثَنِیَّتِہِ الْعُلْیَا مکہ میں بالائی گھاٹی سے (جنت المعلٰے پر سے) داخل ہو، اور نشیبی گھاٹی سے جو باب شبکہ کے پاس ہے نکل جائے اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا تم نے اُس کی بُرائی بیان کی۔ ثَنَاءٌ عام ہے مدح وذم دونوں کو شامل ہے، گو اکثر استعمال اُس کا مدح میں ہے فَاَثْنٰی عَلَیْہِ خَیْرًا اُس کی بھلائی بیان کی (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اچھے اور نیک لوگ اس میت کی تعریف کریں نہ کہ فاسق اور فاجر لوگ وہ تو فاسق اور فاجر کی بھی تعریف کرتے ہیں) مَنْ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ جو شخص حلف کرے اور اُس کے بعد انشاء اللہ نہ کہے فَالْتَوَی تِنْتَیْنِ جو دو تہ ہو گیا حَتّٰی ثَنّٰی عَلَیْہِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ چار بار وہی کہا فَانْثَنٰی فِیْ جَوْفِھَا وہ اپنے پیٹ میں مڑ گیا۔ نَحْنُ الْمَثَانِی الَّتِیْ اَعْطَاھَا اللّٰہُ نَبِیَّنَا ہم (یعنی اہل بیت کرام رض) مثانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبرؐ کو عنایت کی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ آنحضرتؐ نے ہم کو رکھا، فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن اور دوسرے عترت (یعنی میرے اہل بیت)، مگر افسوس ہے کہ امت میں سے بعض نے تو قرآن کو چھوڑ دیا، اُس کو "بیاض عثمانی" قرار دیا اور بعضوں نے اہل بیت کو چھوڑ دیا، الغتوں کو امام بنایا) اَلْوُضُوْءُ مَثْنٰی مَثْنٰی وضو کے اعضاء دو دو بار دھونے چاہئیں یا وضو میں دو عضو کا دھونا ہے دو کا مسح کرنا (امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ وضو میں ہر ایک عضو کو دو بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔ اور دو عضو یعنی مُنہ اور ہاتھوں کا دھونا ہے اور دو عضو یعنی سر اور پاؤں کا مسح کرنا) اَثْنِ عَلٰی رَبِّکَ اپنے پروردگار کی تعریف کر لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا مَنْ اُتِیَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَلْیُکَافِ عَلَیْہِ فَاِنْ عَجَزَ فَلْیُثْنِ اگر کوئی شخص بھلائی کرے تو اُس کا بدلہ کرے اور کچھ نہ ہو سکے تو اُس کی تعریف کرے (زبان ہی سے اُس کا شکریہ ادا کرے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ لوگ بھلائی کے بدلے بُرائی کرتے ہیں۔ اور جو شخص احسان کرے اُسی کے دشمن بن جاتے ہیں، اُس کو بُرا کہنے لگتے ہیں۔ مجھ کو اس کا

تجربہ کئی مسلمانوں پر ہوا ہے، اللہ رحم کرے اور اُن کو نیک توفیق دے)
فَاَیْنَ اَھْلُ ثَنْوَی اللّٰہِ وہ لوگ کدھر گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ
کیا۔ ثَنْوٰی اور ثُنْیَا دونوں کے معنی استثنا۔

ثَنَوِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے جو دو خداؤں کا قائل ہے۔ ایک بھلائی
کا (جس کو یزدان کہتے ہیں) دوسرا برائی کا (جس کو اہرمن کہتے ہیں)
بعضے کہتے ہیں نور کا خالق یزدان ہے اور ظلمت کا اہرمن۔ اِن لوگوں
میں بعضوں سے میں ملا ہوں، وہ اِس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یزداں ہی
نے اہرمن کو پیدا کیا مگر اہرمن اُس سے باغی ہو کر خود مختار بن بیٹھا،
اور دونوں میں جنگ جاری ہے جو قیامت تک رہے گی؛ بعضے کہتے
ہیں نور اور ظلمت دونوں قدیم ہیں اسی قسم کی خرافات باتیں بناتے ہیں
سچ یہ ہے کہ انھوں نے سچے خدا کو اور اس کی صفات کو اب تک نہیں
پہچانا۔ وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے جو اپنی ایک مخلوق کے مقابل یا دوسرے
کسی کے مقابل عاجز ہو) مَکَّۃُ یَاْتِیْھَا رِزْقُھَا مِنْ اَعْلَاھَا وَاَسْفَلِھَا
وَالثَّنِیَّۃِ کہ میں روزی اوپر تلے گھاٹیوں سے آتی ہے حَلَفَ لَا
یَسْتَثْنِیْ اَنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ انھوں نے بغیر استثنار
کے (بے اِنشاء اللہ کہے) قسم کھائی کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے
اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ تُو نے جیسے خود اپنی تعریف کی ہے
ویسا ہی ہے فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ کَانَ
مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ یکایک میں (قبر سے اُٹھ کر) موسیٰ پیغمبر کو
دیکھوں گا۔ اب میں نہیں جانتا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے
یا وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے
فرمایا فصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض الا ما شاء اللہ۔
اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی اذان کے کلمے دو دو بار کہے جائیں فَقَالَ
الثَّانِیَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ دوسری بار پھر کہا
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ یعنی جو شخص اپنے پروردگار
کے سامنے جانے سے ڈرتا ہوگا، آخرت کا یقین رکھتا ہوگا، اُس کو دو
باغ ملیں گے۔

باب الثاء مع الواو

ثَوْبٌ یا ثُؤُوْبٌ۔ لوٹنا، جمع ہونا کپڑا کتان کا ہو یا روئی کا یا
اُون کا یا ریشم کا بھر جانا یا بھرنے کے قریب ہونا، پانی حوض میں جمع
ہونا۔

ثَوَبَانٌ۔ تندرستی کی طرف آنا۔ دُبلے پن کے بعد موٹا ہو جانا۔

تَثْوِیْبٌ بمعنی ثَوْبٌ۔ اور پیش کرنا، مزدوری دینا، مؤذن
کا لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا حی علی الصلوٰۃ کہہ کر یا فجر کی اذان میں
الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا دوبارہ دعا کرنا یا اذان کے بعد پھر لوگوں
کو آواز دینا۔ الصلوٰۃ ایہا المؤمنون کہہ کر تکبیر کہنا۔ فرض کے
بعد دو رکعت سنت پڑھنا، کپڑا اُٹھا کر مدد کے لئے بلانا۔

اِثَابَۃٌ اور اِثْوَابٌ۔ جسمانی صحت پھر لوٹ آنا، چنگا ہو جانا
بھر دینا، مزدوری دینا۔

تَثَوُّبٌ۔ فرض کے بعد نفل پڑھنا، ثواب کمانا۔

اِسْتِثَابَۃٌ۔ لوٹانے کی درخواست کرنا، بدلہ مانگنا۔

ثَائِبٌ۔ سخت آندھی، جو بارش سے پہلے ہوتی ہے۔ سمندر
وہ پانی جو گھٹاؤ (جزر) کے بعد بڑھے۔

ثَوَابٌ۔ اعمال کا بدلہ بُرا ہو یا بھلا لیکن اکثر اس کا استعمال
آخرت کے بہتر بدلہ میں ہوتا ہے۔ اور کبھی بُرے بدلہ میں بھی، جیسے ہل
ثوب الکفار ما کانوا یفعلون۔ اور جزا کو ثواب اس لئے
ہیں کہ محسن اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور ثواب شہد اور شہد کی مکھی
کو بھی کہتے ہیں اور ثواب ایک شخص کا بھی نام تھا جو ہر ایک کی بات
مان لینے اور اطاعت کرنے میں شہرۂ آفاق تھا۔ وہ کہیں سفر پر
تھا، مدت تک اس کی خبر نہ آئی، اُس کی بیوی نے منت مانی کہ
وہ لوٹ آیا تو اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر اس کو کہ میں لاؤں گی
جب وہ لوٹ کر آیا تو بیوی نے اپنی یہ منت اس سے بیان کی
کہا جو منت تو نے مانی ہے وہ پوری کر۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی
اَطْوَعُ مِنْ ثَوَابٍ یعنی ثواب سے بھی زیادہ مطیع اور تابعدار
ثَوَابُہٗ یعنی اس کی بھلائی اور بزرگی بڑی ہے۔

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَأْتُوْھَا جب نماز کی تکبیر ہو
اطمینان کے ساتھ آؤ (یہ نہیں کہ دوڑتے ہوئے) تثویب کہا
معنی یہ بھی کہ فریادی فریاد کرتا ہوا آئے اور اپنے کپڑے سے اشارہ

کرے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں، پھر وُہ اکو تثویب کہنے لگے بعضوں نے کہا یہ ثَابَ "یَثُوبُ" سے نکلا ہے۔ تو "تثویب" کے معنی یہ ہوں گے کہ دوبارہ نماز کے لئے پکارنا۔ یعنی ایک بار تو اذان سے پکارتے ہیں، پھر دوبارہ موذّن آکر کہے کہ نماز تیار ہے چلو، یا اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ کہ کر مسجد ہی میں سے پھر پکارے، یا فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہے، یہ سب تثویب میں داخل ہے) اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اُثَوِّبَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ آنحضرت ؐ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں صبح کی نماز کے سوا اور کسی نماز میں تثویب نہ کروں (یعنی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فجر کی اذان کے سوا اور کسی اذان میں نہ کہوں) اِنَّ عَمُوْدَ الدِّیْنِ لَا یُثَابُ بِالنِّسَاءِ اِنْ مَالَ دین کا ستون اگر جھک جائے تو عورتیں اُس کو دوبارہ سیدھا نہیں کر سکتیں (یہ بی بی اُمّ سلمہ رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا، جب وہ بصرہ جانے لگیں) فَجَعَلَ النَّاسُ یَثُوْبُوْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لوگ آنحضرت ؐ کے پاس لوٹ کر آنے لگے۔ لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا انْتَقَصَ مِنْ سُبُلِ النَّاسِ اِلٰی مَثَابَاتِہٖ شَیْئًا۔ میں کسی کو ایسا نہ پاؤں جو لوگوں کے عام رستوں سے کچھ زمین لے کر اپنے گھروں میں ملالے (یعنی راستہ کی زمین اپنے گھر میں شامل کر دے) اِلَیَّ کَانَ ثُمَّ مَثَابَۃَ سَفَھِہٖ۔ کیا احنف میرے پاس آکر اپنی حماقت کا ذکر رہا تھا (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے اُس وقت فرمایا جب احنف سے بات ہوئی) اَجِدُنِیْ اَذُوْبُ وَلَا اَثُوْبُ میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں (روز بروز) گُھلتا جاتا ہوں اور صحت کی طرف نہیں لوٹتا (یہ عمرو بن عاص رضؓ نے مرضِ موت میں کہا) اَثِیْبُوْا اَخَاکُمْ اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ ثَوَابٌ کے معنی بدلہ خواہ اچھا ہو یا بُرا۔ لیکن اکثر استعمال اچھے میں ہوتا ہے۔ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ آنحضرت ؐ ہدیہ قبول کرتے اور اُس کا بدلہ عطا کرتے فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا ہمارے بدن پھر پہلے حال میں آگئے (موٹے تازے ہو گئے) ثَوْبِیْ حَجَرُ۔ ارے پتھر میرے کپڑے دے (یہ حضرت موسےٰ نے اُس وقت کہا جب پتھر اُن کے کپڑے لیکر بھاگا تھا) اَمَرَ فَعَتْنِیْ وَ اَبَاھَا ثُوَیْبَۃُ۔ مجھ کو اور اُس کے باپ (یعنی حضرت حمزہ رضؓ کو) ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (تو اُن کی لڑکی میری بھتیجی ہوئی، ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی) حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے۔

ثَوَّبَ۔ آواز سے پکارا۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُھْرَۃٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ جو شخص شہرت اور ناموری کا (فخر کی نیت سے) کپڑا پہنے، اللہ تعالیٰ اُس کو ذلّت اور رُسوائی کا کپڑا پہنائے گا دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَھَا ثُمَّ ذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا (ابو سعید خدری رضؓ جب مرنے لگے) انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لیے پھر یہ حدیث آنحضرت ؐ کی بیان کی کہ مُردہ اُنہی کپڑوں میں اُٹھے گا جن میں وہ مرے گا (بعضوں نے اِس حدیث کے یہ معنی کیے ہیں کہ جیسے حال اور خیال میں مرے گا ویسے ہی حال اور خیال میں اُٹھے گا) اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ جو شخص ایسے امر سے اپنی سیری ظاہر کرے جو اُس کو نہ دی گئی ہو (مثلاً ایک کوڑی پاس نہ ہو اور کہے مجھ کو فلاں نے اتنا روپیہ دیا، یا اتنا روپیہ دے رہا تھا میں نے قبول نہیں کیا) اس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے (کیونکہ اُس نے دو جھوٹ بولے ایک تو اپنے پاس اس چیز کا ہونا بیان کیا، جو اس کے پاس نہیں ہے، دوسرے دینے والے پر بُہتان کیا۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ ایسا کرتے کہ قمیص کی آستین دُہری رکھتے، تاکہ لوگ یہ جانیں کہ وہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہوئے ہیں، تو یہ دو کپڑے فریب کے ہوئے۔)

ثُوَبَاءُ۔ جماہی۔ یہ تلیین ہے ثُؤَبَاءُ کی جو اوپر گزر چکا

مَنْ سَمِعَ شَیْئًا مِّنَ الثَّوَابِ۔ جو شخص ثواب کی بات سُنے سُئِلَ الشَّافِعِیُّ عَنِ التَّثْوِیْبِ الَّذِیْ یَکُوْنُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ فَقَالَ مَا نَعْرِفُہٗ۔ امام شافعی رحؒ سے پوچھا گیا یہ جو لوگ اذان اور اقامت کے بیچ میں تثویب کرتے ہیں (پھر لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہیں اور یوں کہتے ہیں الصّلوٰۃ حاضر

یا الصّلوٰۃ ایّہا المؤمنون یا الصّلوٰۃ واجب الوتر یا الصّلوٰۃ سنّۃ التّراویح رحمکم اللہ یا الصّلوٰۃ واجب العیدا اِس کا کیا حکم ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم تثویب کو نہیں پہچانتے (یعنی مشروع نہیں ہے بلکہ بدعت ہے)، اِنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ مَسْجِدًا فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ اُخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مسجد میں گئے، وہاں مؤذن نے تثویب کی تو انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا، چلو اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور کہیں نماز پڑھ لیں گے۔ بھائیو! دیکھو، صحابہؓ کو بدعت سے کیسی نفرت تھی کہ جس مسجد میں کوئی بدعت دیکھی وہاں نماز تک پڑھنا گوارا نہیں کیا۔ تثویب سے یہی مراد ہے کہ اس کمبخت مؤذن نے اذان کے بعد پھر الصّلوٰۃ ایّہا المؤمنون کہہ کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا۔ ارے بیوقوف اذان خود بلاوا ہے پھر اب دوبارہ کیوں بلاتا ہے؟) اِتَّسِعِيْ فِيْ فِجَاجِكِ وَاَتْرِعِيْ فِيْ مَثَابِكِ اپنے راستوں کو کشادہ کر اور بیچ میں پانی سے بھر جا۔

ثَیِّبَۃٌ وہ مرد یا عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو۔

لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ ثَیِّبٍ۔ کوئی مرد رات کو اجنبی ثیبہ عورت کے پاس نہ رہے (کیونکہ گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہے اور کنواری میں اتنا ڈر نہیں ہوتا، وہ مردوں سے ڈرتی ہے اور اپنے تئیں بے عزّتی کے ڈر سے بچائے رکھتی ہے) لَهَا مَا اَتَا بِهَا سَیِّدُهَا لونڈی کا ہے جو اُس کا مالک اُس کو دے۔ ثَوْبَان۔ مشہور صحابی ہیں۔ کَانَ یَجْمَعُ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ آپ اُحد کے شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے (یعنی دو دو کو ایک ہی قبر میں رکھتے)۔

ثَوْجٌ۔ ٹوکرا یا ٹپی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی، مٹی چونا اُٹھانے کی

ثَوْخٌ۔ گھس جانا۔

ثَوْرٌ یا ثُؤُوْرٌ یا ثَوَرَانٌ۔ جوش میں آنا، جوش مارنا، اُڑنا، کودنا، حملہ کرنا۔

تَثْوِیْرٌ۔ جوش دلانا، بحث کرنا، غور کرنا۔

ثَوْرٌ۔ بیل اور بڑا ٹکڑا قروت کا، اس کی جمع اَثْوَارٌ اور ثِوَرَۃٌ اور ثِیَارٌ اور ثِیَرَۃٌ اور ثِیْرَانٌ ہے۔

اِنَّهٗ اَكَلَ اَثْوَارَ اَقِطٍ۔ آپ نے قروت (جمے ہوئے دودھ) کے ٹکڑے کھائے۔ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ۔ جس کھانے کو آگ لگی ہو (آگ سے پکا ہو یا گرم کیا گیا ہو) اُس کو اگر کھاؤ تو وضو کرو اگرچہ قروت کا ٹکڑا ہی ہو۔ اَتَیْتُ بَنِيْ فُلَانٍ فَاَتَوْنِيْ بِثَوْرٍ وَّقَوْسٍ وَّكَعْبٍ میں فلاں لوگوں کے پاس گیا، اُنھوں نے قروت اور بچی ہوئی کھجور اور تھوڑا گھی میرے سامنے رکھا۔ صَلُّوا الْعِشَاءَ اِذَا سَقَطَ ثَوْرُ الشَّفَقِ عشاء کی نماز اُس وقت پڑھو جب شفق کی تیزی (اُس کی سرخی کا پھیلاؤ) موقوف ہو جائے (اندھیرا ہو جائے)۔ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَثُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھوٹ رہا تھا۔ بَلْ هِيَ حُمّٰى تَثُوْرُ نہیں یہ تو بخار ہے جو جوش مار رہا ہے ایک روایت میں تَفُوْرُ ہے۔ مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیُثَوِّرِ الْقُرْاٰنَ جو شخص علم کا طالب ہو وہ قرآن میں غور کرے (اُس میں سب علم موجود ہیں، یعنی اجمالاً تمام علوم کی طرف اشارہ ہے اور اصل مقصود قرآن کا جو علم ہے اُس کا تفصیل کے ساتھ بیان ہے) وَیَتَبَیَّنَ مَا فِیْهَا مِنَ الْفَوَائِدِ اس میں جو فائدے ہیں اُن کو نکالے۔ كَتَبَ لِاَهْلِ جُرَشٍ بِالْحِمٰى حِمَاۃً لَهُمْ لِلْفَرَسِ وَالرَّاحِلَۃِ وَالْمُثِیْرَۃِ۔ آپ نے جُرَش (بہ ضمہ جیم و فتحہ را یمن کا ایک ملک) والوں کے لئے زمین محفوظ ہونے کی سند لکھ دی، گھوڑے اور اونٹ اور بیل کے لئے مُثِیْرَۃ سے مراد گائے بیل ہیں کیونکہ وہ اُبھارتے ہیں یعنی ہل چلاتے ہیں، زمین کھودتے ہیں (دکن میں ناگر کہتے ہیں اور فارسی میں قلبرانی) جَاءَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ ایک شخص بکھرے بال والا آیا یَقُوْمُ اِلٰى اَخِیْهِ ثَائِرًا فَرِیْصَتُهٗ اپنے بھائی مسلمان کی طرف رگ پھلا کر (غصہ میں) اُٹھے۔ اصل میں فریصہ کہتے ہیں اُس گوشت کو جو پہلو اور مونڈھے کے بیچ میں ہے (خوف یا غصہ میں پھڑکنے لگتا ہے۔ یہاں گردن کی رگ اور پٹھا مراد ہے) حَرَّمَ الْمَدِیْنَۃَ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ۔ آنحضرتؐ نے مدینہ کا حرم عیر سے ثور تک قرار دیا (عیر تو مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے لیکن

تو کم میں ہے، شاید راوی نے غلطی کی، دوسری روایت میں مَا بَیْنَ عَیْرٍ وَ اُحُدٍ ہے۔ یا یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی قرار دی، جتنی مسافت مکہ میں عیر سے ثور تک ہے۔)

مترجم کہتا ہے، اب جن صاحبوں نے مکہ کے سوا اور کہیں کی زمین حرم مقرر کرنے کو شرک قرار دیا ہے (مثلاً محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسماعیل شہید وغیرہما) وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں، اور مشہور روایت میں یہی ہے، عیر سے ثور تک۔ تو یہ غلطی نہیں ہو سکتی حافظ ابو محمد بصری نے کہا۔ اُحد کے برابر پیچھے کی طرف مدینہ میں ایک پہاڑ ہے چھوٹا، اس کو ثور کہتے ہیں۔ اور شیخ عفیف الدین نے اپنے والد سے نقل کیا کہ، اُحد کے پیچھے ایک چھوٹا گول پہاڑ ہے اُس کو ثور کہتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے اہلِ مدینہ اس کو پہچانتے چلے آئے ہیں کَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا (جب اللہ نے مجھ کو اچھا کر دیا اور جادو کا اثر دور کر دیا۔ تو اب مجھ کو بُرا معلوم ہوا کہ لوگوں میں ایک شر پھیلاؤں (ایک روایت میں اُثِيْرَ ہے معنی وہی ہیں) كَادُوْا يَثْتَا وَرُوْنَ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کو تھے فَثَارَ الْحَيَّانِ دونوں قبیلے (اوس اور خزرج) اُٹھ کھڑے ہوئے (لڑنا چاہتے تھے) فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَثَارَهٗ اُس پر بیٹھ گئے۔ پھر اس کو اُٹھایا (کھڑا کیا)۔

ثُوَّارٌ۔ بہادر لوگ۔

اَثَارَ بِهِ النَّاسُ۔ لوگ اُس پر پل پڑے۔

غَارُ ثَوْرٍ وہ غار جس میں آنحضرتؐ ابو بکر صدیقؓ کے ہجرت کے وقت چھپ رہے تھے۔

اَبُوْ ثَوْرٍ۔ عمرو بن معدیکرب کی کنیت ہے۔ وہ ایک بچھڑے کا گوشت کھا جاتے اور اوپر سے شراب کی ایک مشک پی لیتے تھے

بُرْجُ ثَوْرٍ۔ ایک برج ہے آسمان میں۔ بیل کی شکل پر۔ سفیان ثوری مشہور امام ہیں اہلِ سنت کے اور اولیائے کبار سے ہیں۔ امامیہ کا یہ کہنا کہ وہ ہشام بن عبدالملک کی مجلس میں جایا کرتے تھے اور حضرت زید بن علی بن حسین کے قتل یا ایذا دہی میں شریک تھے، محض غلط اور بہتان ہے۔ وہ معاصر تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے، لیکن علمِ حدیث میں امام ابو حنیفہؒ سے کہیں زیادہ دستگاہ رکھتے تھے۔ محدثین کے نزدیک وہ بڑے ثقہ اور حافظ گنے جاتے ہیں اور فقہا کے نزدیک بڑے فقیہ)۔

ثَوْلٌ۔ احمق ہونا، دیوانگی شروع ہونا، بہا دینا، شہد کی مکھیوں کی جماعت۔

اِنْثِيَالٌ۔ جمع ہو جانا۔

تَثَوُّلٌ۔ بھی وہی معنی رکھتا ہے۔

اِنْثَالَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ لوگ ان پر اکٹھا ہو گئے، گر پڑے

لَا بَأْسَ اَنْ يُّضَحِّيَ بِالثَّوْلَاءِ۔ ثولا بکری کی قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں (ثولا، وہ بکری جس کی گردن اکڑ گئی ہو یا دیوانی ہو کر بکریوں سے الگ گھومتی رہے) سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ مَسِّ ثَوْلِ الْاِبِلِ فَقَالَ لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ۔ عطاء سے پوچھا گیا، اگر کوئی اونٹ کا ذکر عضو تناسل چھوئے تو کیا پھر وضو کرے؟ انھوں نے کہا نہیں۔

ثول ایک لغت ہے، اصل میں ثیل کہتے ہیں اونٹ کے ذکر کی تھیلی کو یا خود ذکر کو۔

ثُؤْلُوْل۔ تھوڑی رسولی جو بدن پر نکلے ثَآلِيْل اس کی جمع ہے۔

ثَوَاءٌ یا ثُوِيٌّ۔ ٹھہرنا، اترنا، مرجانا۔ اسی طرح اِثْوَاءٌ ہے وَعَلٰى نَجْرَانَ مَثْوَى رُسُلِيْ۔ نجران کے نصاریٰ پر میرے سفیروں کو ٹھہرانا، اُن کی مہمانی کرنا ضروری ہے۔ اَصْلِحُوْا مَثَاوِيَكُمْ۔ اپنے مکانوں کو درست رکھو، صاف پاک یا مع مَثْوَاىَ گھر والی کے ساتھ (یعنی جس عورت کے گھر میں رات کو رہا تھا اسی کے ساتھ صحبت کی تھی۔ مراد بھٹیاری ہے نہ کہ بیوی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ نے زنا کاری حرام کی ہے؟ وہ کہنے لگا، نہیں میں نہیں جانتا)۔

تَثَوَّيْتُهٗ۔ میں نے اُس کی ضیافت کی۔

رُمْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمّٰى الْمُثْوِيَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برچھے کا نام مثوی تھا

(کہتے ہیں دہ دشمن کو ٹھہرادیا ایک ہی بار میں بے حس وحرکت کردیا)

ثُوَیَّۃ - ایک مقام کا نام ہے، کوفہ میں۔

لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ - مہمان کو یہ درست نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اس کو تنگ کردے

ثَوِیٌّ - مہمان۔

اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ مَثَابَتِیْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّمُنْقَلَبٍ - یا اللہ اپنے پاس میرا ٹھکانا بڑا کر اور مجھ کو ہر ٹھکانے اور ہر لوٹانے میں حضرت محمد صلعم اور ان کی آل کے ساتھ رکھ۔ اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ طُوْلَ الثَّوَاءِ فِیْ قَبْرِیْ میں قبر میں مدت سے رہتے رہتے عاجز ہوگیا ہوں، اس کا شکوہ تم سے کرتا ہوں۔ اِنَّکُمْ اَثْوِیَاءُ مُؤَجَّلُوْنَ - تم دنیا میں ایک مدت معین کے لئے مہمان ہو۔ اَلثُّوَیَّۃُ لَیْسَتْ مِنْ عَرَفَۃَ ثویہ عرفات سے خارج ہے (اس کی حد ہے) اَلثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّرَجْمٌ بِالْحِجَارَۃِ - جب ثیب مرد ثیبہ عورت سے زنا کرے (یعنی دونوں کی شادی ہو چکی ہو) تو سو کوڑے لگائیں، پھر پتھروں سے مار ڈالیں۔

بابُ الثّاء مع الہاء

ثَھَتٌ یا ثُھَاتٌ - آواز کرنا۔

ثَھْلٌ - زمین پر پھیل جانا۔

ثَھْوٌ - حماقت۔

ثَھْوَدٌ - گبرو۔ پورے اعضا والا موٹا لڑکا۔

بابُ الثّاء مع الیاء

ثَیْتَلَۃٌ - عقلمندی کے بعد بیوقوف ہو جانا۔

ثَیْتَلٌ - نامرد اور چیتل، یعنی پہاڑی بیل یا پہاڑی بکرا۔ فِی الثَّیْتَلِ بَقَرَۃٌ - اگر محرم شخص چیتل کا شکار کرے تو ایک گائے فدیہ میں دے۔

محیط میں ہے کہ ثَیْتَل موٹے آدمی کو، جس میں بھلائی کا توہم گمان کرے۔

ثَیْخٌ - ورم یا نرم چیز میں گھس جانا، جیسے ثَوْخٌ ہو اور گزرا۔

ثِیْلٌ - اونٹ کے ذکر کی تھیلی یا خود اس کا ذکر اور ایک قسم کی بوٹی ہے اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں گرہ دار اس کو نجم اور نجیل بھی کہتے ہیں۔ بطور سفنج کے اس کا استعمال ہوتا ہے لوگ اس کو تین کہتے ہیں اور عرق الانجیل اور یہ تحریف ہے نجیل کی طبرستان والے اس کو بندواش کہتے ہیں۔

اَثْیَلُ - بڑا اونٹ۔

ثَیْنٌ - دریا سے موتی نکالنے والا یا موتی چھیدنے کا آلہ۔

ثَاھَۃٌ اصل میں ثَیْھَۃٌ تھا مشوڑھا۔

ثِیَۃٌ - بکریوں کا مقام، جہاں وہ رات کو رہتی ہیں ٭

تمّت

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
2-12-2011

ناشر
میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سیرت پر نہایت جامع و صحیح تالیف

اصح السیر

مع مختصر خصائلِ نبوی یعنی نبوی لیل و نہار

تالیف

جناب مولانا حکیم ابو البرکات عبد الرؤف دانا پوری

رسول اللہ کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک فعل اسلام میں حجت ہے۔ روایات کے الفاظ اور مفاہیم کے ادنیٰ تغیر سے مذاہب بن گئے ہیں اس کتاب میں ہر لفظ، ہر سطر اور ہر روایت کو پوری جانچ اور کمال احتیاط کے ساتھ نہایت مستند کتب سے لکھا گیا ہے۔

ناشر

میر محمد کتب خانہ

آرام باغ، کراچی